بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ اللہ کہے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملادیتے ہیں

قصرعارفاں

تذکرۂ اولیائے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ وقادریہ

بیادگار خلیفہ حضرت محدث دکن قدس سرہٗ
عارف باللہ رہبر شریعت پیر طریقت حضرت العلامہ ابو الفداء
پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد الستار خان قدس اللہ سرہٗ
نقشبندی مجددی قادری، سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

......: ترتیب و تہذیب :......
ابو رجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی وقادری
خلیفہ حضرت ابو الفداء رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام
ابو الفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : **قصرعارفاں** (تذکرۂ اولیائے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ وقادریہ)

ترتیب وتہذیب : **ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر** بخاری نقشبندی وقادری

ناشر : حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی وقادری

سرورق : مولانا ڈاکٹر حافظ وقاری سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی قادری صاحب

کمپیوٹر کتابت : سید عبد المغنی ارشد نقشبندی قادری-9391266257

سنہ اشاعت : رجب المرجب 1437ھ م اپریل 2016ء

تعداد : ایک ہزار

قیمت : **250** روپے

....:ملنے کے پتے:....

۱} دکن ٹریڈرس، سردار محل، چار مینار، حیدرآباد 66822350 ,24521777 - 040

۲} عرشی کتاب گھر، منڈی میر عالم۔فون: 9440068759

۳} ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر 9885775719AFIRC

۴} ادارۂ قرآن فہمی، مسجد سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ شکر گنج، حیدرآباد

۵} بیت البرکات، سید شاہ سعد اللہ بشیر انس، 040-24500711
19-3-703/A/8/2/A, Shakkar Gunj, Hyd-53, India.

۶} محمد عبد الحنان، محمد مختار خاں، مسجد تکیہ حضرت ظہور شاہؒ، سید علی چبوترہ، حیدرآباد

۷} جامعہ انوار القرآن للبنات، حکیم پیٹ، حیدرآباد۔فون: 9848313768

۸} مولانا محمد منظور احمد صاحب، مسجد شاہ میر اولیاؒ، حویلی منجلی بیگم، شاہ علی بنڈہ، 9985354250

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

گذارش: اہل علم وقارئین حضرات سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ جہاں کہیں اصلاح کی گنجائش محسوس کریں تو عاجز کی رہنمائی کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے دور کیا جاسکے۔(مرتب)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شرف انتساب

اس مبارک کتاب کو عاجز انتساب کر کے مسرت محسوس کرتا ہے

میرے والدین کریمین اور

میری اہلیہ امۃ الروف نسیم بغدادی

میری دختر سیدہ امۃ الخیر عظمیٰ سعد

میری دختر سیدہ امۃ الحلیم اسماء جمشید

میری دختر سیدہ امۃ المنان طہٰ کلیم

میری دختر سیدہ امۃ الستار جویریہ حجاز

میری دختر سیدہ امۃ العزیز شفاء ماجد

میرے فرزند حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری

میرے فرزند قاری سید شاہ سعد اللہ بشیر انس

اور اُن کے فرزندان ودختران کے نام

اللہ ان تمام کو سلامت رکھے اور دین واسلام پر قائم رکھے (آمین)

اور ہم سب کو جنت میں ملاقات کرائے۔آمین بجاہ سید المرسلین

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قطعہ تاریخ اشاعت کتاب

"قصرعارفاں"

تذکرۂ اولیائے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ وقادریہ

از: محترم المقام ڈاکٹر **عقیل ہاشمی** صاحب، سابق صدر شعبہ اردو جامعہ عثمانیہ

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سنٹر

یہ تذکرہ ہے خوب کہ لاریب جاوداں
یعنی ولائے حق و شہ دیںؐ کا ترجماں

تاریخ طبع وجد کناں کہہ اٹھا عقیلؔ
۱۳+

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

دولت سرائے عشق ہے یہ قصر عارفاں

۱۳ + ۲۰۰۳ = ۲۰۱۶ء

❀❀❀

فہرست موضوعات

دعائے عظیم: مفتی اعظم استاذالاساتذہ حضرت العلامہ مفتی محمد عظیم الدین صاحب 9
پیش لفظ: حضرت مولانا خواجہ سید غیاث الدین چشتی صاحب 10
تقریظ: حضرت العلامہ ڈاکٹر شعائراللہ خاں قادری وجیہی صاحب 13
تقریظ: حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفی شریف نقشبندی قادری صاحب 16
تقریظ: حضرت مولانا حافظ وقاری مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری صاحب 21
حرف محبت: ازمرتب ابورجاء سیدشاہ حسین شہیداللہ بشیر بخاری نقشبندی صاحب 24

حصہ اول:

تذکرہ اولیائے نقشبندیہ مجددیہ

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم 39
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ 71
حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ 72
حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ 73
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ 73
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ 74
حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ 75
حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ 76
حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ 76
حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ 77

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت خواجۂ جہاں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ	77
حضرت خواجہ مولانا محمد عارف ریوکری رحمۃ اللہ علیہ	79
حضرت خواجہ مولانا محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ	80
حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ	80
حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ	82
حضرت سیدالسادات حضرت خواجہ سیدامیر کُلال رحمۃ اللہ علیہ	82
خواجہ خواجگان پیر پیراں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ	83
حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	84
حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ	85
حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ	86
حضرت خواجہ محمد شرف الدین زاہد رحمۃ اللہ علیہ	87
حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ	87
حضرت خواجہ مولانا خواجگی محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ	88
حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	89
حضرت امام ربانی مجددالف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	90
حضرت عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	92
حضرت ایشان حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ	94
حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ	96
حضرت سیدالسادات حضرت سیدنور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ	96
عارف باللہ قیوم زماں قطب جہاں حضرت مرزامظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ	97
قطب الاقطاب حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	98
شیخ واصل مرشد کامل عارف باللہ حضرت شاہ سعداللہ رحمۃ اللہ علیہ	100

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

شیخ وقت قطب دوراں عارف باللہ حضرت سیدمحمد بادشاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ 105
شیخ واصل مرشد کامل حضرت ابوالحسنات سیدعبداللہ شاہ محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ 109
شیخ واصل حضرت ابوالفداء محمد عبدالستار خان رحمۃ اللہ علیہ 125
اشغال نقشبندیہ مجددیہ 135
مراقبات نقشبندیہ مجددیہ 138
کلمات نقشبندیہ 139
مقامات عشرہ 140
سیدالاستغفار 140
مسبعات عشر 141
شجرہ مبارکہ نقشبندیہ مجددیہ 142
منظوم شجرہ نقشبندیہ مجددیہ 145
ختم خواجگان نقشبندیہ 147
درودتاج 149

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

معروضہ حضرت جامی علیہ الرحمہ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند
کہ برنداز رہ پنہاں حرم قافلہ را

ترجمہ:

عجب ہی قافلہ سالار ہیں یہ نقشبندی
کہ لے جاتے ہیں پوشیدہ حرم تک قافلے کو

قدرِ گل و مل بادہ پرستاں جانیں
نَے خود منش و تنگ دستاں جانیں

ہے نقش سے بے نقش تک پہنچنا ممکن
یہ نقشِ عجیب نقش بنداں جانیں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قصرعارفاں

گہر ہدایت قصر عارفاں

۱۴۳۷ھ

مفتی اعظم استاذ الاساتذہ حضرت العلامہ مفتی محمد عظیم الدین صاحب مدظلہ العالی

صدر مفتی جامعہ نظامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سنٹر

اسلام میں روحانی نظام کا سلسلہ جن بزرگوں اور مشائخ کرام سے جاری و ساری ہے۔ انہی پیران عظام کے اسماء مبارک کے سلسلہ کو شجرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جو اس کے متواتر اور مستند ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ مختلف اصحاب نے شجرے مرتب کیے ہیں، لیکن زیر نظر کتاب "قصر عرفاں" کے نام سے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ و قادریہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے تذکرہ کو ان بزرگوں کے مختصر حالات، مستند حوالہ جات کے ساتھ کمال الفت و محبت سے مکرمی ابو رجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بخاری نقشبندی و قادری خلیفہ مجاز حضرت ابو الفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد الستار خاں نقشبندی قادری رحمۃ اللہ (خلیفہ حضرت محدث دکن قدس سرہ) نے مرتب کیا ہے۔ اس کا مادہ تاریخ "گہر ہدایت قصر عارفاں" ۱۴۳۷ھ استخراج کیا گیا۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی کاوشوں کو حسن قبول عطا فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسٓ۔ مخلص

محمد عظیم الدین غفرلہ
مفتی جامعہ نظامیہ

۱۶؍ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۷ھ
۲۶؍ مارچ ۲۰۱۶ء

تقریظ

تقدس مآب حضرت مولانا خواجہ سید غیاث الدین چشتی صاحب

جانشین دیوان سید صولت حسین علی خانؒ، درگاہ خواجہ غریب نوازؒ، اجمیر القدس

قرآن کریم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے بزرگان دین، صوفیائے کرام اور اُن کی خانقاہیں بہترین مراکز رہی ہیں۔ صوفیائے کرام کا فیضان اور ان کی تعلیمات کسی خاص قوم اور قبیلے کے لیے نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لیے ہے۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی میں نہ کوئی تمیز ان مقدس حضرات کے یہاں پہلے تھی اور نہ ہی اب ہے۔ آج بھی صوفیائے کرام کی خدمت میں اور درگاہوں میں کیا بادشاہ، کیا فقیر، کیا امیر کیا غریب سب کے سب حاضر ہوتے ہیں۔ قرآن کریم اور حدیث شریف میں پیغمبر اسلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات کتاب وحکمت کے علاوہ تزکیہ نفس اور صفائی قلب کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ اسی طرح صوفیائے کرام نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ باطن کی صفائی پر زور دیا اور لوگوں کے دلوں سے نفرت، کینہ، لڑائی جھگڑے اور دنیاداری، خودغرضی سے دلوں کو پاک کیا، بھٹکی ہوئی انسانیت آج بھی ان کے آستانوں سے سکون پاتی ہے۔ قلبی و ذہنی سکون انہیں کے خانقاہوں میں نظر آتا ہے۔

زیر نظر کتاب ''**قصر عارفاں** (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ وقادریہ)'' جس کو حضرت مولانا ابورجا سید شاہ حسین شہیداللہ بشیر بخاری نقشبندی قادری، جانشین وخلیفہ اول حضرت ابوالفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خان رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ محدث دکنؒ نے بڑے سلیقہ سے مرتب کیا ہے۔ مولانا موصوف کو حضرت ابوالفداءؒ نے مکہ شریف میں

خلافت اور اجازت اور صوفیائے کرام کی تعلیمات سے سرفرازی فرمائی۔ آپ بچپن ہی سے حضرت ابوالفداءؒ و دیگر نامور بزرگان دین کی صحبت میں رہ کر خاموش خدمت انجام دے رہے ہیں۔ نام و نمود سے دور دین کی خدمت میں شبانہ روز مصروف رہتے ہیں۔ اس عاجز کو بھی کئی جلسوں و کانفرنسوں میں شرکت کی سعادت حاصل ہے۔

آپ کی علمی مصروفیات کا دائرہ بہت وسیع ہے لیکن زیادہ تر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تصوف اور بزرگان دین کی تعلیمات پر بڑی محنتیں کرتے ہیں۔ کتابوں کا لکھنا، مواد کا جمع کرنا، شائع کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ پھر اللہ والوں کے سوانح حیات لکھنا اور بھی مشکل ہے۔ علمی محافل ربیع الاول شریف میں (30) روزہ محافل میلاد و سیرت النبی کا انعقاد، کئی دینی مدارس اور انجمنوں کی نگرانی، حفظ و صباحیہ و مسائیہ مدارس کا چلانا، درس قرآن و حدیث و تصوف کا پابندی کے ساتھ دینا، ذکر و مراقبہ کی مجالس اور نعت شریف محافل کے علاوہ کئی کانفرنسیں، سمینارس اور سمپوزیمس کا انعقاد وغیرہ۔ خاص طور سے نوجوان بچوں کو اپنے ساتھ جوڑنا اور ان میں دینی جذبہ و ذوق پیدا کرنا، گویا آپ آنے والی نسلوں کی بھی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولف موصوف کی عمر اور وقت میں برکت دے۔

آمین بجاہ سید المرسلین۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ نے بے شمار کتابوں کی تصنیف بھی کی ہے جن میں قابل ذکر، دلائل الخیرات، تذکرۂ محدث دکن، مکاتیب، معمولات ابوالفداءؒ، مراقبات و ملفوظات اولیاء وغیرہ ہیں۔

قصر عارفاں کتاب کے ذریعہ مولانا نے اولیاء کرام کے سوانح مبارک ان کی تعلیمات، ظاہری و باطنی علوم کی اہمیت، صحبت با اولیاء، علمی و دینی خدمات صوفیاء کو مفصل بیان کیا ہے۔ اور ابتداءً سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختصار کے ساتھ مگر دلنشین پیرائے میں جمع فرما کر اہل اسلام کے لیے بڑی خدمت انجام دی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا موصوف کی عمر اقبال میں ترقی عطا فرمائے۔

سلسلہ عالیہ قادریہ ونقشبندیہ کی مزید خدمات اوراس کتاب کومقبولیت عطافرمائے اورمزید علمی خدمات کی توفیق، ہمت اور طاقت عطافرمائے۔آمین۔ثم آمین

شرحدستخط

خواجہ سید غیاث الدین چشتی

جانشین دیوان سید صولت حسین علی خاں

درگاہ خواجہ غریب نوازؒ، اجمیرالقدس

9/ جمادی الاولیٰ 1437ھ

19/ فروری 2016ء بروز جمعہ

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تقریظ

صاحب العلم والعمل حضرت العلامہ ڈاکٹر **شعائر اللہ خاں قادری وجیہی** صاحب

چیف ایڈیٹر ماہنامہ ’’ضیاء وجیہ‘‘ و مہتمم مدرسہ جامع العلوم فرقانیہ، رامپور

عارفانِ قادریت و نقشبندیت کا حسین ترین گلدستہ

وسطی ہندوستان کے مشہور بزرگ حضرت مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (م:1313ھ) نے مولانا محمد علی مونگیری سے ایک مرتبہ فرمایا کہ

’’ہم نے دہلی میں شاہ غلام علی صاحب کی دکان دیکھی ہے کہ اس دکان میں عشق کا سودا بکا کرتا تھا‘‘ (فضل رحمانی حصہ دوم صفحہ 29)

حضرت عشق کے سودے کی جو خرید و فروخت انھوں نے دہلی میں ہوتے دیکھی تھی وہ دراصل مرزا مظہر جان جاناں کی خانقاہ تھی۔ سرزمین دکن میں اسی خانقاہ مظہری کے فیوض یافتہ حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے فیض یافتہ خلیفہ حضرت ابوالفداء رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔ حضرت ابوالفداء رحمۃ اللہ علیہ کے نائب و جانشین مولانا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری ہیں، جن کے چراغ علم و فن اور آفتاب روحانیت کے کمالات سرزمین دکن کو منور کر رہے ہیں۔

حضرت سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری مدفیوضہ سے میری شناسائی تقریباً 25 سال قبل سے تھی لیکن دیدار کا شرف اور بالمشافہ ملاقات 19 اکتوبر 2014ء میں اس وقت ہوئی جب کہ آں محترم نے مصطفیٰ آباد عرف رامپور میں قدم رنجہ فرمایا اور خانقاہ احمدیہ قادریہ مجددیہ (قائم شدہ 1839ء) کے 44 ویں تصوف سمینار میں مسند صدارت کو رونق بخشی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اس سمینار میں رامپوراور بیرون رامپور کے کثیر اہل علم نے اپنے پُرمغز مقالات پیش کیے۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں جوبیش بہا ملفوظ ارشادفرمائے۔ حاضرین محفل ان سے خوب محظوظ ہوئے۔صوفی کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ''صوفی وہ ہے جس کا دل دنیا سے متنفر اور فرمان الٰہی کو ماننے والا ہو'' آپ نے فرمایا کہ ''علماء کبھی شوق اور کبھی خوف کے ذریعے جنت کی طرف بلاتے ہیں اور صوفیا عشق ومحبت کے راستے جنت کی طرف بلاتے ہیں''۔آپ کے ان ملفوظات سے اہل رامپور، طلبہ واساتذہ جامع العلوم فرقانیہ عش عش کر اٹھے۔

حضرت بشیر بخاری مدفیوضہ کے استاذ گرامی حضرت ابوالفداءڈاکٹرعبدالستار خاں نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1433ھ) میرے نادیدہ کرم فرماؤں میں سے تھے۔ نانا جان علیہ الرحمۃ (بحر الشریعت والطریقت مفتی معظم خطیب اعظم حضرت مولانا شاہ وجیہ الدین احمد خاں صاحب قادری مجددی (ولادت: 1899، وصال: 1987ء) سے حضرت ابوالفداء کے دیرینہ اور مخلصانہ روابط تھے۔ خانقاہ مظہری۔ دہلی میں حضرت مولانا سیدی شاہ زید ابوالحسن فاروقی علیہ الرحمۃ کے واسطے سے خطیب اعظم کی ملاقاتیں بھی رہیں۔ اسی ناطے اس عاجز وناکارہ سے حضرت ابوالفداء سے مراسلت قائم ہوگئی تھی یہ سلسلہ حضرت کے وقت وصال تک جاری رہا اور میں حضرت کی دعاؤں سے بہرہ ور ہوتا رہا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

میری اس خوش بختی میں اس وقت مزید اضافہ ہوا جب حضرت ابوالفداءؒ کے جانشین وخلیفہ سیدشاہ حسین شہیداللہ بشیر بخاری مدظلہ العالی نے اس سلسلہ مراسلت کو استحکام بخشا اور علمی تحائف سے نوازنا شروع کردیا۔

یوں تو حضرت شہیداللہ بخاری مسلسل علمی میدان سر کرتے رہے ہیں لیکن اس وقت آپ کی ایک عظیم الشان تالیف ہمارے ہاتھوں میں ہے جس کا نام ''قصرعارفاں'' ہے۔

حقیقت میں عارفان راہ طریقت کی جملہ خانقاہیں رشد و ہدایت کے مراکز کی حیثیت رکھتی ہیں جو علم وعمل کی کرنوں سے عالم بھر کو روشن ومنور کرتی ہیں۔ ایسی ہی قادری اور نقشبندی خانقاہوں کی خدمات کا مفصل احوال اس کتاب یعنی ''قصر عارفاں'' کے اندر بہترین انداز پر موجود ہے۔ بخاری صاحب نے سالکان راہ طریقت کی حیات وخدمات کو ''قصر عارفاں'' میں نہایت عمدگی کے ساتھ سمودیا ہے۔ اس بے مثال علمی کاوش کے لیے میں انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اس شعر پر اپنی بات ختم کرتا ہوں ؎

ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کریں تجھ پر
مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں

شعائراللہ خاں قادری وجیہی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تقریظ

حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفی شریف نقشبندی قادری صاحب
سابق صدر شعبہ عربی، جامعہ عثمانیہ وسابق ڈائرکٹر دائرۃ المعارف العثمانیہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء و اشرف المرسلین و علی آلہ الطیبین الطاھرین وصحبہ الأکرمین أجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین ۔وبعد

اللہ رب العزت نے قلم اور رشحات قلم کی قسم کھا کر علم اور علماء کی تکریم وتوقیر فرمائی۔ارشاد باری ہے کہ: نٓ والقلم وما یسطرون۔اسی طرح متعدد روایات میں قلم اور صاحب قلم کی قدرومنزلت کی طرف اشارہ کیا گیا۔علی سبیل المثال: اول ما خلق اللہ القلم۔الخ۔ایک اور مقام پر مذکور ہے۔

استعن بیمینك وقیدوا العلم بالکتابة وغیرھا من الرویات۔

ان ہی آیات وروایات کی روشنی میں ہر عصر ومصر میں علماء ربانیین نے ہمیشہ اپنا رابطہ قلم سے جوڑ رکھا اور علم دین کی ایسی عظیم الشان خدمات انجام دیں جن کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قرآن مجید اللہ کا کلام فیصل ہے جس کا خود رب تعالیٰ نے حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ ارشاد باری ہے کہ: انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔اسی لیے تا قیام قیامت اس کا ب نہ ت ہوگا نہ اس کا زیر زبر ہوگا۔اب رہی بات حدیث شریف کی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم نے اس کی ایسی حفاظت فرمائی کہ ہر حدیث شریف کو روایت صحیحہ وثقات معتبرہ کے بغیر اپنی صحیح وسنن میں اس کو درج نہیں فرمایا اس طرح نہ صرف علم حدیث کی حفاظت فرمائی بلکہ اس کے رجال، انساب، القاب واسانید پر کئی ضخیم مجلدات تیار کرکے علم حدیث کی

زبردست خدمت کی جس کی مثال کسی اور کے ہاں ملنا دشوار بلکہ ناممکن ہے۔علم حدیث کے سلسلہ میں رجال وانساب پر اسدالغابۃ، الاکمال کتاب الکنی اور الانساب قابل ذکر ہیں۔

اسلام کے دو اہم مصادر قرآن مجید اور احادیث شریف کی حفاظت کا ذکر سطور سابقہ میں گذر چکا۔اس کے علاوہ عربی شاعری کی اصالت اور صداقت کا یہ حال ہے کہ نہ صرف اسلامی بلکہ جاہلی شاعری کی بھی تدوین وتالیف روایت ودرایت ہی کے ذریعہ ہوئی۔

اردو قدیم شاعری بھی ہم کو روایت کے ذریعہ ہی پہونچی جس سے اس کی اصالت اور اصابت کا اندازہ ہوتا ہے۔شعروادب کے معاملہ میں عذر واحتیاط نے عربی شاعری کی عظمت کو باقی رکھا اور اس قدیم شاعری کی اعلیٰ روایات پر جدید شاعری کی شاندار عمارت ٹھہری ہوئی ہے۔

اس طرح اہل قلم نے ہر زمانے میں اپنے اسلاف کے کارناموں کو زندہ وتابندہ رکھنے کے لیے ان کے مبارک احوال واقوال کو ضبط تحریر کرکے دین اسلام کی بڑی خدمت فرمائی جس کی وجہ سے آنے والی اجیال کے لیے ان کے مبارک احوال واقوال کی مشعل راہ بن سکے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قحط الرجال کے زمانے میں جب اولیاء وصلحاء عنقاء ہوجائیں گے تب ان کے مبارک تذکرے، ملفوظات، مکتوبات، ان کا نعم البدل بن سکتے ہیں مگر اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کئی صوفیہ کرام واولیاء عظام اپنے آپ کو پردہ اخفاء میں رکھا۔اور شہرت وسمعت سے ہمیشہ ڈرتے رہے اور بچتے رہے جس کی وجہ سے مشاہیر اولیاء واصفیاء کے مبارک احوال واقوال ہم تک نہیں پہونچ سکے۔اور بعض بزرگان دین کے حالات بالکل ہی مختصر انداز میں پڑھنے کو ملتے ہیں۔ان تمام صعوبات کے باوجود بھی اہل قلم حضرات نے کوئی کسر باقی نہ رکھی اور متوکل علی اللہ اپنا کام شروع کیا اور اپنے مقصد میں بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب بھی ہوئے۔یوں تو عربی اور اردو میں تذکروں کے سینکڑوں کتابیں ہیں جن میں قابل ذکر طبقات ابن سعد، طبقات الشافعیہ، اعلام، معجم المولفین ہیں اور

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جہاں تک بزرگان دین کے مبارک تذکروں کاتعلق ہےان میں ابونعیم کی حلیۃ الاولیاء، سلمی کی طبقات الصوفیہ، حضرت عطا کی تذکرۃ الاولیاء، آزادبلگرامی کاماٗ ثرالکرام، پروفیسرخلیق نظامی کی مشائخ چشت، حضرت عبدالرحمن کی مرأۃ الاسرار، قابل ذکر ہیں، اور جہاں تک ہندوستانی علماء و اصفیاء کاتعلق ہے اس پر ایک مستقل تذکرہ (8) جلدوں پر بنام نزھتہ الخواطر پرمشتمل ہے جواپنے اختصار کے باوجودایک اہم مرجع ومصدر ہے۔اس طرح دکن کے قادری اولیاء کامبارک تذکرہ بعنوان مشکوٰۃ النبوۃ بھی ہے۔ فارسی،عربی زبانوں میں اہل قلم واہل دل کے تذکرے بحمداللہ ہرزمانے میں مدون ومرتب ہوئے ہیں۔اس سلسلہ کی ایک کڑی زیرنظرکتاب ''قصرعرفاں'' ہےجس کو برادرطریقت محترمی حضرت مولانا سیدشاہ حسین شہیداللہ بشیرصاحب، خلیفہ ابوالفداءقدس سرہ بڑی عرق ریزی کے ساتھ مرتب کیا ہے۔مولانابشیرصاحب کوبچپن ہی سے اولیاءکی بابرکت صحبتیں میسرآئیں وہ تمام سلاسل کے مشائخ سے فیضیاب ہوئے ہیں۔ بالخصوص حضرت ابوالبرکات سیدناخلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی فیض نظر نے ان کونہ صرف ایک اچھاخطیب بلکہ کثیرالتصانیف' بھی بنادیا۔انہوں نے اب تک کئی موضوعات پرچھوٹی بڑی کتابیں لکھ کرہم اہل سنت والجماعت پر بڑااحسان فرمایاہے۔تذکرہ نگاری میں مولاناکوملکہ حاصل ہےوہ پورےانہماک واخلاص کے ساتھ اس فن کی خدمت کرتے ہیں جس کی مثال حضرت سیدمردان علی شاہؒ کا تذکرہ مبارک ہے۔اہلیان محبوب نگراپنی روحانی وعرفانی ہستی سے ناواقف تھے۔ساکنان محبوب نگرودیگرعلاقوں کےلوگ شاہ صاحب گٹہ سےتوخوب واقف ہیں۔مگرشاہ صاحب گٹہ کو ظلمات سے انوار کی طرف لانے والے اس عظیم صوفی ہستی سے واقف نہیں ہیں۔مولانا محترم نے پہلی مرتبہ آپ ہی کے خانوادہ کے چشم و چراغ حضرت سیدعبدالرزاق قادری صاحب مدت فیوضہ سے راست رابطہ کرکے حضرت سیدمردان علی شاہؒ کا ''تذکرہ مردان'' تیارکیاجوپہلی مرتبہ منظرعام پرآیا۔(جس کتاب کوحضرت سیدی ومولائی ابوالفداءعلیہ الرحمہ نے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سید مردان علی شاہؒ کے عرس شریف کے موقع پر محبوب نگر میں رسم اجراء انجام دی تھی)۔ یہ تذکرہ آپ کی بزرگوں سے عقیدت ومحبت کا بین ثبوت ہے۔

دوسرا تذکرہ ''مقامات ابوالفداء'' ہمارے پیرومرشد ابوالفداء پروفیسر محمد عبدالستار خاں قدس سرہٗ ہے۔ جس کو حضرت کے حین حیات تیار کر کے خود حضرت کے مبارک ہاتھوں سے اس کی رونمائی فرمائی جس کو دیکھ کر ہمارے حضرت بہت خوش ہوئے اور ڈھیر سارے دعاؤں سے نوازا۔ یہ تذکرہ بھی اپنے مندرجات اور محتویات کے لحاظ سے کافی اہم ہے۔

مولانا شہید اللہ صاحب کے تذکروں کی اہم خصوصیات میں سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی ہر بات مدلل ومحقق ہے۔ نیز صرف صاحب تذکرہ کے حیات و تصانیف کے ذکر پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ ان کے شب وروز، معمولات، اوراد واذکار، ملفوظات ومکتوبات کو بھی ذکر فرماتے ہیں۔ جس سے تذکروں میں ایک نئی روح پیدا ہوجاتی ہے اور پڑھنے والوں کے خوشی وانبساط کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ نیز آپ بزرگوں کے ایسے نادر اقوال وملفوظات کا ذکر فرماتے ہیں جو عام کتابوں میں کم ہی ملتے ہیں۔ مولانا کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ قاری اولیاء کرام کے معمولات میں سے تھوڑا بھی حصہ اپنی زندگی میں نافذ کرلیں تو ایک بڑا انقلاب آسکتا ہے۔ مثلاً بزرگوں کے تذکرہ میں آپ ان کی شریعت پر استقامت کا ذکر کرتے ہیں تاکہ ان پر عمل پیرا ہوکر ان کے فیوضات وبرکات سے سرفراز ہوں۔ مثلاً حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک حالات میں لکھتے ہیں کہ آپ ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کا وضو جاتا رہا تو فوراً آپ نے تیمم فرمالیا۔ لوگوں نے کہا حضرت دجلہ سامنے ہے۔ آپ تیمم کیوں فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے میں وہاں پہنچنے تک اس دنیا سے کوچ کرجاؤں۔ دیکھئے شریعت کی کیسی پاسداری ہے۔ ہمیشہ اتباع سنت میں باوضو رہتے اور لمحہ بھر بھی وضو کے بغیر رہنا بزرگان دین کو پسند نہیں تھا۔ کاش ہم بھی ایسا عمل کرتے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نیز حضرت غوث اعظمؒ کے مبارک تذکرے میں فرمایا کہ آپ عشاء کے وضو سے چالیس سال تک فجر کی نماز ادا فرمائی۔ دیکھئے حضرت کی راتیں کیسی روشن تھیں اور قیام اللیل کا کیسا اہتمام تھا۔ کاش کہ عشر عشیر بھی ہم کو نصیب ہوجائے تو غلامان غوث کہلانے کے مستحق ہوجائیں گے۔

الغرض زیر نظر کتاب میں سلسلہ قادریہ ونقشبندیہ کے ان روحانی بزرگوں کے مبارک احوال واقوال ہیں جن کے اسمائے مبارکہ ہم شجرہ میں پڑھتے ہیں۔ شجرہ پڑھتے وقت اگر ان کے احوال واوراد بھی قاری کے ذہن میں مستحضر رہیں تو یقیناً روحانی انقلاب اس کی زندگی میں برپا ہوگا اور ان بزرگوں کی توجہ بھی نصیب ہوگی۔

حضرت شہیداللہ بشیر صاحب نے تیمناً وتبرکاً اپنے اس تذکرے کو خلاصۂ کائنات، شہ انبیاء ورسل، رحمۃ للعالمین وراحۃ العاشقین، مراد المشتاقین، محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک سے شروع کیا ہے کیونکہ تمام سلاسل وطرق کی معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تک پہونچتی ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ اور سلسلہ قادریہ ونقشبندیہ کے بزرگوں کے صدقے وطفیل میں اس کام کو قبول فرمائے اور مولانا کو ان کے خانوادے کے ساتھ خوش وخرم رکھے اور اس کام میں جو بھی حضرات اپنا تعاون پیش کیا ان سب کو حضرات قادریہ وخواجگان نقشبند کے فیوضات و برکات سے سرفراز فرما۔ آمین بحرمۃ سیدالمرسلین۔

محمد مصطفی شریف

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تقدیم

حضرت مولانا حافظ وقاری مفتی **سید ضیاء الدین** نقشبندی قادری صاحب
شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء و اشرف المرسلین وعلی آلہ و صحبہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ اجمعین

صحبت صالحین کی برکت سے فلاح دنیوی، نجات اخروی اور قرب الہٰی کی نعمت حاصل ہوتی ہے، صالحین کی ہم نشینی پتھر دل کو موم بناتی ہے اور اُس قلب سے انوار الہٰی کے چشمے پھوٹنے لگتے ہیں جسے ذکر الہٰی سے گرمایا گیا ہو، اہل اللہ نے صحبت کی متعدد اقسام بیان فرمائی ہیں، (1) صحبت حقیقی (2) صحبت ذکری (3) صحبت حُبّی، ارشاد الہٰی ہے: **یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کرنوا مع الصادقین۔** ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ (سورۃ التوبہ:19)

محبوبان خدا کی معیت اختیار کرنا، آج کی بہ نسبت پچھلے دور میں زیادہ آسان تھا کیونکہ خیر القرون اور اس کے بعد کے چند ادوار میں علماء وصلحاء کی بہتات وکثرت تھی لہٰذا عامۃ الناس مختلف مجالس علم وعرفان میں شریک ہوکر، صبغۃ اللّٰہی رنگ میں رنگے جاتے، اس دورِ بے مائیگی میں سابقہ بزرگان دین کی حقیقی صحبت میں رہنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے اسی لئے اُن صالحین کی حقیقی صحبت کے فیوضات حاصل کرنے کے لئے ان کا ذکر اور ان کی محبت معنوی صحبت کا درجہ رکھتی ہے جو قرب الہٰی کا وسیلہ وذریعہ ہے، صالحین کے حالات زندگی پڑھنے سے ان کی پاکبازی، خداشناسی، خشیت الہٰی و پرہیزگاری کے جواھر سامنے آتے ہیں جس سے مومنین کے قلوب ان کی محبت سے سرشار ہوتے ہیں اس طرح صحبت ذکری اور صحبت حبی دونوں حاصل ہوتے ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سب سے بڑے ارباب صدق وصفا صحابہ کرام واہل بیت عظام ہیں جو دنیا او راس کی لذتوں سے کنارہ کش تھے، جنہیں حبّ جاہ ومنصب، شہرت ونام وری سے کوئی سروکار نہ تھا، یہ حضرات میدان کارزار کے شہ سوار بھی تھے اور مناجات کرنے والے شب زندہ دار بھی تھے، صحابۂ کرام واہل بیت اطہار کے علوم ومعارف سے تابعین وتبع تابعین اور سلف صالحین نے حظ وافر پایا ۔

تعلیمات کتاب وسنت کا مغز وخلاصہ اولیاء کرام کی زندگی وتعلیمات میں ملتا ہے یہ حضرات نفس ودنیا کے وساوس وخطرات سے قلب وباطن کو پاک کرکے اپنی تمام توانائیاں وصلاحیتیں معرفت خداوندی اور وصل الٰہی کے حصول کے لئے وقف کرتے ہیں، ان کی زندگی فقر واخلاص، صدق ووفاء، صبر ورضا، زہد وورع، توکل وقناعت سے منور ہے۔

اولیاء کرام کا اصل مقصود قرب الٰہی پاکر دیدار کی لذتوں میں مستغرق ہونا ہے، ارشادالٰہی ہے: وهو معكم اينما كنتم والله بما تعملون بصير

ترجمہ: تم جہاں کہیں رہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ دیکھ رہا ہے۔ (الحدید:4)

ان حضرات کی زندگی کا ہر گوشہ وہر شعبہ، ذکر وعبادت، مراقبہ واستغراق، تعلق باللہ ورجوع الی اللہ کے احوال وکیفیات سے معمور رہتا ہے، گلستان کے پاس سے گزرنے والے جس طرح گلوں کی خوشبو پاتے ہیں اولیاء اللہ کی محافل میں بیٹھنے اور وہاں سے گذرنے والے اُن کے انفاس قدسیہ کی خوشبو اور فیض پالیتے ہیں، صحبت حقیقی میسر نہ آئے تو معیت ذکری وصحبت جبی سے استفادہ کا بھر پور موقع میسر ہے۔

سنین ماضیہ میں بہت سارے مصنفین نے تذکرۂ صالحین سے متعلق مختصر ومطول کتابیں لکھی ہیں، صدیوں پہلے گذرے ہوئے خاصان خدا کی زندگی آج تک کتابوں میں موجود اور اہل محبت کے دلوں میں محفوظ ہے یہ سب کتب تذکرہ وسیر کا اثر ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

زبدۃ العارفین فخر المحدثین عارف باللہ حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں مقاصد جلیلہ کے پیش نظر گلزار اولیاء نامی نہایت ہی جامع وشامل گرانقدر کتاب تالیف فرمائی ،حضرت سے اکتساب فیض کرتے ہوئے عامۃ المسلمین اوراہل سلسلہ کے فائدے کی خاطر حضرت مولانا سید شاہ حسین شہیداللہ بشیر نقشبندی مجددی قادری دامت برکاتہ خلیفہ مجاز حضرت ابوالفداء علیہ الرحمۃ والرضوان نے حضرات قادریہ ونقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے احوال زندگی اور انکی تعلیمات وارشادات کا حسین مجموعہ مرتب فرمایا ہے جو ہر آئینہ نفع بخش اور فیض رساں ہے۔

مولانا کے رشحات قلم سے اب تک متعدد کتب منظر عام پر آچکیں اور عوام وخواص کے استفادہ کا باعث بنیں، یہ کتاب منیف اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے،اللہ تعالیٰ اسے قبول تام نصیب فرمائے اور مولانا کے فیض کو عام فرمائے۔

اٰمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ اجمعین۔

سید ضیاءالدین نقشبندی قادری

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حرف محبت

بارگاہ اولیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

از: مرتب ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی وقادری

حمد باری تعالیٰ:

ذرہ ذرہ سے نمایاں ہے مگر پنہاں ہے
میرے معبود تیری پردہ نشینی ہے عجیب
دور اتنا کہ تخیل کی رسائی ہے محال
اور قربت کا یہ عالم کہ رگ جاں سے قریب

نعت وجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

وَأَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَأَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بارگاہ اولیاء کرام:

یہ عاجز اپنے شیخ مکرم، پیر و مرشد، عارف باللہ حضرت سیدی و مولائی حضرت ابوالفداء محمد عبدالستار خاں رحمۃ اللہ علیہ ہی کے مبارک ارشاد کو نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ جو حضرت عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ (م 1017ھ) کے فارسی ابیات کا ترجمہ ہے:

(1) ''اے دل، تو اگر مردان خدا کے اخلاق سے حصہ پانے والا نہیں تو (یاد رکھ) بزرگوں کی عادتوں کا دل لگا کر بار بار مطالعہ کر۔

(2) چوں کہ اولیاء اللہ کے مبارک ذکر کے وقت رحمت خداوندی کا اترنا ثابت ہے، اس لیے تو ہر وقت دین کے جواں مردوں کا ذکر کثرت سے کیا کر۔

(3) کبھی تو اُن کے مبارک احوال کا مشتاق بن اور کبھی ان کی پاکیزہ سیرت اور کردار پر اپنی آنکھوں سے آنسو نچھاور کر، اس کے بعد اولیاء اللہ کا واسطہ دے کر مناجات کر اور اپنی مغفرت کا سامان کر۔

(4) خداوندا، میں گنہگار ہوتے ہوئے، اللہ والوں سے محبت رکھتا ہوں، تو اس محبت کو مجھ بدکار کی بخشش کا سہارا بنادے۔ (آمین یارب العالمین)

(5) تیری کتاب میں وارد ہے کہ ان مبارک ہستیوں کو نہ تو (دنیا میں) کسی کا ڈر ہے اور نہ (آخرت میں) یہ غم کھاویں گے (بہرحال) اس غلام کو عذاب دوزخ سے آزاد فرما۔

(4) مجھ نااہل کا لباس اگر از راہِ فریب ہے تو تو اس سے وہی معاملہ فرما جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ٹھٹھا کرنے والے کے ساتھ کیا ہے۔ (یعنی چونکہ وہ تیرے محبوب کی ہیئت میں ہونے سے بخش دیئے گئے، مجھے بھی ویسا ہی بخش دے''

(سبع سنابل (تذکرہ ص 27 تا 29)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اولیائے کرام کی حکایات خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اولیاء کرام کے حکایتوں اور روایتوں میں کیا فائدہ ہے تو حضرت نے جواب دیا ''اس کی مثال خدا کے لشکر کی سی ہے۔ جس سے مریدوں کی حالت درست ہوتی ہے، عارفوں کے اسرار زندہ رہتے ہیں، عاشقوں کے دلوں میں ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے، مشتاقوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں، دلیل پوچھنے پر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وکلا نقص علیك من انباء الرسل ما نثبت به فوادك۔ (سورہ ھود۔ آیت 120)

حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ کا ارشاد مبارک

حضرت سورہ الحج کی آیت مبارکہ

اللہ یصطفی من الملکتہ رسلا و من الناس (آیت۔75)

کی شرح میں فرماتے ہیں:

''ساری مخلوق میں بہتر وہ لوگ ہیں جو پیغام پہونچانے والے ہوں'' اس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اولیاء اللہ کی صحبتیں، ان کے ملفوظات، ان کے تحریرات جو ہر دل پذیری اور یقین افروزی ہوا کرتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے تذکرے اور کارنامے وقتی اور عارضی نہیں ہوتے بلکہ ان میں ابدیت ہوتی ہے اور وہ زبان اور مکان کی قید سے بلند و بالا ہوتے ہیں۔''

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا ارشاد مبارک

حضرت الشیخ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فوز الکبیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پانچ علوم پر مشتمل ہے۔ ان میں کا ایک علم اللہ تعالیٰ کے محبوبین و مقربین کے ذکر کے لیے مختص ہے۔ یعنی چھ پارے اللہ تعالیٰ کے مقربین کے قصوں پر مشتمل ہے۔ (111) آیات پر مشتمل سورہ یوسف حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا مرقع ہے۔ سورہ کہف اللہ والوں کے تذکرہ پر مشتمل ہے بلکہ ان کی صحبت اختیار کرنے والے کتّے کا تذکرہ بھی تین بار مذکور ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا مبارک قول

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے سلسلہ کا شیخ اگر کرامت کے طور پر ہوا۔ میں اڑتا پھرے اور ایک سنت بھی چھوٹ جائے تو ہمارے ہاں مچھر کے برابر بھی نہیں (معمولات ابوالفداء۔ص 109) حضرت امام ربانی یہ بھی فرماتے تھے کہ شریعت مخدوم ہے۔ (اس کے تین خادم ہیں۔ طریقت۔ معرفت اور حقیقت۔)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

وجہ تالیف

مربیٔ بے بدل، سیدی و مولائی ایک مرتبہ بعد نماز فجر دادا پیر حضرت پیر سید محمد بادشاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (سعید آباد) کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ سجادہ محترم حضرت سید شاہ قادر محی الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دولت خانہ پر احقر سے یہ فرمایا کہ شہیداللہ صاحب، ہمارے سلسلہ کے قادری مشائخ کے حالات جمع کیجئے لیکن عرصہ ہوا آج اس مبارک کام کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجز گنہگار شکر ادا کرتا ہے کہ ان محبوب بندوں کے مبارک تذکرہ کو جمع کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

اس مبارک کتاب کا نام ''قصر عارفاں'' رکھنے کی وجہ تسمیہ

یہ حضرت شہنشاہ نقشبند کی خانقاہ کا نام ہے جو بخارہ میں واقع ہے۔ عاجز کو یہ نام بے حد پسند آیا کہ سرکار نقشبند سے منسوب ہے۔ مولانا ڈاکٹر محمد مصطفی شریف صاحب نے بھی کتاب کا نام ''قصر عارفاں'' تجویز فرمایا۔ فجزا اللہ خیر الجزا

اصل میں قصر عارفاں پہلے قصر ہندواں تھا جب اس علاقہ میں حضرت شہنشاہ نقشبند کی قدم رنجائی ہوئی تو آپ کی برکت سے یہ قصر عارفاں میں تبدیل ہوگیا۔ اور اس تبدیلی کی بشارت حضرت کے پیدا ہونے سے پہلے آپ کے پیر و مرشد حضرت سید امیر کلالؒ کو ان کے پیر و مرشد حضرت سیدنا بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہتے ہوئے دی تھی کہ یہاں مجھ کو ایک مرد صالح کی خوشبو آرہی ہے۔ لہٰذا ہم نے اس مبارک تبدیلی کو تبرکاً کتاب کے نام سے موسوم کیا۔

یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ قرآن کریم اور احادیث شریفہ کے بعد کوئی کلام مشائخ طریقت یعنی بزرگان دین کے کلام سے بالا نہیں ہے۔ اس لیے کہ اولیاء اللہ انبیاء کے وارث ہیں۔ ہم کو چاہیے کہ اولیاء اللہ کے سوانح حیات پڑھتے رہیں، ان کے ملفوظات، مکتوبات باعث برکت ہیں۔ ان کی صحبت میں رہنے والے خوش نصیب ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ان کی دعائیں لینے والے،ان کی خدمت کرنے والے،خوش تقدیر ہیں۔ **لا یشقی جلیسھم**
علماء کرام خوف ورجا و رغبت کے راستے سے اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔لیکن صوفیائے کرام، اولیاء اللہ عشق ومحبت کے راستے سے بندوں کو اللہ سے ملا دیتے ہیں۔کیونکہ اللہ تک پہنچنے کے لیے یہ راستہ قریب ترین ہے۔

ان اولیاء کرام کے تذکرے میں کوئی ایک اللہ کے ولی کا تذکرہ بھی اللہ قبول فرمالے تو عاجز کی نجات ہے۔جس طرح یہ حکایت خوشخبری دے رہی ہے۔

حضرت یحییٰ عمار رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت یحییٰ عمارؒ کی وفات کے بعد لوگوں نے خواب میں دیکھا، پوچھا کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔فرمایا حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ اے یحییٰ میں تیرے ساتھ باز پرس رکھتا تھا لیکن تو ایک روز ایک مجلس میں ہماری تعریف کر رہا تھا، ہمارے دوستوں میں سے ایک دوست کا وہاں سے گذر ہوا، اس نے سنا اور خوش ہوا۔ میں نے تجھ کو اس لیے بخش دیا کہ تو نے ہمارے دوست کو خوش کیا ورنہ تو وہ تھا کہ تو دیکھتا کہ تیرے ساتھ ہمارے کارکن کیا کرتے۔(تذکرۃ الاولیاء)

اولیاء اللہ کے تذکرہ سے روز آنہ (8) ورق پڑھتے رہیں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت امام یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ جب یہ بزرگان دین کا زمانہ گذر جائے اور یہ جماعت پوشیدگی کا پردہ منھ پر ڈال لے تو ہم کیا کریں تا کہ ہم مکروہات دنیوی سے سلامت رہیں تو فرمایا کہ ہر روز آٹھ ورق اُن کے کلام سے پڑھتے رہو۔یوں بھی کہا گیا کہ ''**و خیر جلیس فی الزمان کتابٌ**۔''

ہر آن صوفیاء کرام کا ادب واحترام لازم ہے

صوفیاء کی خدمت آداب کے ساتھ کرے تا کہ ان کی برکات سے بہرہ وری ہو۔ **الطریقۃ کلھا ادب**۔طریقت سب کا سب ادب ہے۔کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔

الغرض خاکساری و بے نفسی کے ساتھ پورے طور پر ان کی خدمت کا حق ادا کرے ورنہ ان بزرگوں کی مصاحبت کی ہوش نہ رکھے کہ اس صورت میں ضرر کا احتمام غالب ہے۔

(معمولات مظہریہ)

عصر حاضر میں اولیاء اور خانقاہوں کی ضرورت

آج بے ادبی اور گستاخی کا دور دورہ ہے۔ ایسے میں اُمت کی اصلاح اور تربیت کے لیے اولیاء کرام کی سخت ضرورت ہے۔ ان کے تعلیمات ان کی صحبت کی سخت ضرورت ہے۔ جب بھی مادیت نے زور پکڑا، انسان انسانیت کے درجہ سے نیچے گرنے لگا، بے حیائی و بے شرمی اور بے دینی، بدعقیدگی، نفس پرستی، خودغرضی، حقوق کی پامالی، دہریت، مفاد پرستی، ظلم و دہشت گردی کو اولیائے کرام نے اپنی ظاہری و باطنی کمالات سے دنیا کو برائیوں سے ہٹا کر نیکیوں کی طرف موڑ دیا۔ فواحش و منکرات سے ہٹا کر صدق و صفا کے راستہ کی نشاندہی کی۔ آج ملت اسلامیہ نئی سائنس ٹکنالوجی کو اپنا سب کچھ سمجھ رہی ہے۔ قرآن و حدیث کو سمجھنے کی کوشش جاری ہے لیکن اولیائے کرام کی صحبتیں، ان کے کارناموں سے بہت کم واقف ہیں۔ یہ ہمارا فریضہ ہوجاتا ہے کہ نئی ایجادات کو استعمال کرتے ہوئے صوفیائے کرام کے مشن، خانقاہوں کی اہمیت و افادیت، عصر حاضر میں علم تصوف کی ضرورت پر محنتوں کی سخت ضرورت ہے تاکہ کتاب و سنت پر مشتمل تصوف کی اشاعت ہو۔ آج مدارس اسلامیہ اور خانقاہوں اور دینی مجالس اور جلسے کانفرنس میں تصوف (احسان) کی تعلیمات کی اہمیت و افادیت پر علمی مذاکرے کرنے اور علم تصوف پر کتابیں شائع کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ نوجوان نسل کو صوفیائے کرام کے اخلاق و کردار سے واقف کرنا ضروری ہے۔

تعلیمات اولیاء کرام سے دہشت گردی کا خاتمہ ممکن ہے

آج ساری دنیا امن و اماں کی متلاشی ہے۔ ساری دنیا دہشت گردی سے دہل رہی ہے۔ ایسے میں اولیاء کرام کی خانقاہیں، مدرسے، علماء ربانین (جو اسلامی تعلیمات سے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

لیس ہیں)، دہشت گردی کا خاتمہ کرسکتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے آستانے، خانقاہیں ان کی تعلیمات کی طرف دنیا دیکھ رہی ہے۔ ہمارے روحانی مراکز، قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روشنی میں دنیا کے تمام انسانوں کو بالخصوص ملت اسلامیہ کو اطمینان قلب (Peace of Heart) اور ذہنی سکون (Peace of Mind) دے سکتے ہیں۔ آج انسان کا خون سستا ہوگیا ہے۔ بے قصور معصوم لوگوں کی جانوں کا لینا بہت آسان سا ہوگیا ہے۔ انسان انسان سے گھبرا رہا ہے۔ جدید ٹکنالوجی کے فوائد ضرور ہیں لیکن نقصانات اس سے زیادہ ہیں۔ علامہ اقبالؔ نے اپنے دور میں آگاہ کردیا تھا۔ آج وہ بات صادق نظر آرہی ہے۔ انہوں نے کہا تھا ؎

ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

آج انسان کو قلبی سکون (Peace of Heart) کی سخت ضرورت ہے۔ انسان کے پاس مال ہے، دولت ہے، علم ہے، جائیداد ہے، دماغ ہے، تہذیب ہے، سب کچھ ہے لیکن وہ انسانیت کے درجے سے نیچے آگیا ہے۔ ایسے میں روحانی تعلیمات Spritual Teachings کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن اولیائے کرام سے رابطہ کی کمی ہے۔ آج دنیا ٹیکنالوجی کی ترقی پر دیدے لال کررہی ہے، ہر طرف نئی تحریکیں زور پکڑ رہی ہے۔ آج کل صحت کی برقراری کے لیے Meditation کا دور دورہ ہے۔ آج ہمارے صوفیائے کرام ذکرومراقبے سے انسان کو نہ صرف قلب کو بلکہ سارے جسم کو صحت مند کرسکتے ہیں۔ ہماری خانقاہوں میں انسانوں کو قلبی سکون فراہم کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (آگاہ ہوجاؤ اللہ کے ذکر ہی میں دلوں کا سکون ہے)

"Be aware that peace of Heart is only in the Rememberance of Allah".

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

فواحش ومنکرات کا خاتمہ بھی روحانی تعلیمات سے ممکن ہے

آج ساری دنیا میں بے حیائی وبے شرمی کی زیادتی سے ہر مذہب کا آدمی پریشان ہے اور سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ اس فتنہ کو کیسے ختم کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کا تعارف ان الفاظ میں کیا ہے۔

اَلشَّیطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ .....الخ (سورہ البقرہ۔آیت ۲۶۸)

(ترجمہ: شیطان ڈراتا ہے تمہیں تنگ دستی سے اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا)

بے حیائی، عریانیت، ارتداد کے واقعات

غیر مسلم لڑکے اور لڑکیوں کے روابط اور شادیاں

عورت ومرد کا اختلاط، مغربی تہذیب کا اپنانا، غیر شرعی کاموں کا کرنا، ماں باپ کی نافرمانی، دین بیزاری، اسوہ حسنہ وسنتوں سے دوری، بے ادبی، عبادات تک بے ادبی کے ساتھ ادا کرنا وغیرہ وغیرہ۔ دعوے کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس کا خاتمہ صرف اور صرف روحانی تعلیمات سے کیا جاسکتا ہے۔ خانقاہوں میں ایسے بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لایا جاتا ہے۔ آج مادیت پر فریفتہ لوگ اولیاء اللہ سے دور ہونے کی وجہ سے بے حیائی اور بے شرمی کی باتیں اور کام کرنے میں خوش نظر آتے ہیں۔ صرف چند لمحوں کی ظاہری خوشی کو حاصل کرکے ابدی خوشی کو الوداع کرکے خود بھی تباہ ہورہے ہیں اور سماج کو بھی تباہی کے دہانے لادیئے ہیں۔ آج ساری دنیا اس گندگی کو دور کرنے کی متلاشی ہے۔ ایسے میں خانقاہیں پوری ذمہ داری کے ساتھ ان فواحش ومنکرات کو دور کرکے انسان کو اچھی عادتوں Good Habits سے ہمکنار کرسکتے ہیں۔ ایسے میں علماء وصوفیاء کرام اپنے ہفتہ واری اجتماعات (یعنی جمعہ) اور سالانہ اجتماعات، رمضان، عیدین، جاگنے کی راتوں، میلادالنبی و جلسہ ہائے حضور غوث اعظمؓ، اعراس اور ماہانہ اجتماعات، بزرگان دین کی ماہانہ وسالانہ فاتحہ وغیرہ میں اپنے اسلاف کے سوانح، مکتوبات، ملفوظات سے اور صالحین کی صحبتوں کو بامقصد بنائیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اہم بات

صالحین کی صحبتوں کو با مقصد بنائیں اور تبلیغ دین کے ذریعہ آج کے Media کو صحیح استعمال کر کے روحانی تعلیمات کو فروغ دے سکتے ہیں۔ مختصر سے وقت میں اپنی بات کو ساری دنیا میں پہنچا سکتے ہیں۔ آج ساری دنیا دو طبقوں میں تقسیم ہو گئی ہیں ایک طبقہ نے محبت کو لے لیا اور پیام کو چھوڑ دیا۔ اور ایک طبقہ نے صرف پیام لیا اور محبت چھوڑ دی۔ جبکہ یہ سبق ملت کو سمجھانا چاہیے کہ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پیام مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ضروری ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں۔

خانقاہی نظام کے احیاء کی ضرورت

سلطان الہند حضرت معین الدین چشتی سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''خدا کے نزدیک عاجزوں کی فریاد رسی، حاجت مندوں کی حاجت اور بھوکوں کو کھانا کھلانا، ان سے بڑھ کر کوئی نیک کام نہیں''

(معین الارواح۔ص175)

آج خانقاہوں میں فرائض واجبات، ذکر ومراقبہ کے ساتھ ساتھ ایک بھوکے آدمی کی بھوک، علم کے پیاسے کو علم کی سیرابی ملنی چاہیے کہ اس کے لیے خانقاہوں کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں تو اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت ابوالفداء کا مبارک عمل

اس راقم الحروف کو اچھا یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک ضرورت مند حضرت ابوالفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا ''صدری میں سے صرف پچاس روپے چھوڑ دو باقی تمام روپے لے لو'' یہ عاجز حیرت کرنے لگا کہ اس صدری میں تقریباً چار تا پانچ ہزار روپے تھے، اللہ والوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ من اللہ کو الی اللہ کر دیتے ہیں۔ حاجت مند کی ضرورت کو پورا کر کے مسرت حاصل کرتے تھے۔

اوراد و وظائف کو ناغہ نہ کریں

حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں:

''جو کچھ پیران عظام اور خواجگان سے سنے اس کو پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔ اگر دن میں نہ پڑھ سکے تو رات میں پڑھے لیکن پڑھنا ضرور چاہیے۔ جو شخص کوئی ورد مقرر کرے تو اسے روز آنہ پڑھا کرے۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ ورد کا تارک لعنتی ہے۔

(معین الارواح۔ص175)

اس کتاب کے لکھتے وقت استاذی المحترم سیدی مرشدی و مولائی علامہ پروفیسر ڈاکٹر ابوالفداء رحمۃ اللہ علیہ نظروں میں گھوم رہے ہیں کہ حضرت علیہ الرحمہ ہی نے سلسلہ عالیہ قادریہ کے احوال جمع کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت کے حکم نے عاجز گنہگار مرتب کے لیے اولیائے کرام کے فیض کا دروازہ کھول دیا۔

احقر رب کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہے کہ بار الہا تیرے نیک، مقدس، منتخب، محبوب، پیارے پیارے اولیاء اللہ کے حالات جمع کرنے کی جسارت کی ہے اور اپنے ان گنہگار ہاتھوں سے تیرے پاک اور محبوب بندوں کے حالات لکھا ہے تو اسے قبول فرما اور تیرے دوستوں کے شان مقدس میں کوئی کوتاہی ہو تو ازراہ خاص لطف و کرم تو اس گنہگار کو معاف فرمادے کیونکہ یہ عاجز اس لائق نہیں کہ اللہ والوں کے حالات پر کچھ لکھ سکے۔ یہ صرف میرے مربی بے بدل حضرت ابوالفداءؒ کے حکم نے اور آپ کی خصوصی توجہ کی وجہ سے عاجز نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عمل کے صدقہ میں اپنے دوستوں کی دوستی اور محبوبوں کی محبت عطا فرما اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ تو ہم سے راضی ہوجا اور تیرے اولیاء بھی ہم سے راضی ہوجائیں۔ اور کل حشر میں ان کی معیت ہم کو نصیب فرما۔ وادخلنا الجنۃ مع الابرار والحقنا بالصالحین۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جہاں تک ممکن ہوسکا احوال، تاریخ ولادت، تاریخ وفات حتیٰ الامکان صحیح جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جن جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا اللہ تعالیٰ ان مصنفین کے مراتب کو بلند فرمائے۔ جو بقید حیات ہیں ان کو عالم اسلام پر تادیر سلامت رکھے اور جو دار فانی سے پردہ فرما چکے ہیں ان کی قبروں کو جنت کی کیاریاں بنادے۔ (آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسٓ)

ان احوال کے نقل کرنے میں تسامحات ہوجانے کا احتمال ہے۔ اس لیے کہ تذکرہ نویسوں کے یہاں تاریخ ولادت و وفات میں اختلاف ہے۔ اولیائے کرام کے حالات بہت تفصیل سے ہیں اور نقل بھی کیا جاسکتا تھا لیکن بہرحال وقت اور کاغذ کی گنجائش محدود ہی ہوتی ہے۔ بعض اولیائے کرام کے احوال باوجود کوششوں کے تفصیل سے نہ مل سکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر زندگی وفا کرے تو دوسری جلد میں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

وماتوفیقی الا باللہ

اظہار تشکر

عاجز انتہائی ادب واحترام کے ساتھ مفتی اعظم استاذ الاساتذہ حضرت العلامہ مفتی محمد عظیم الدین صاحب مدظلہ العالی صدر مفتی جامعہ نظامیہ کا تہہ دل سے مشکور ہے کہ حضرت ہمیشہ کی طرح اپنے دعائیہ کلمات مبارکہ سے سرفراز فرمایا۔ اور ہماری ہر لحاظ سے سرپرستی فرماتے ہیں۔ امداللہ حیاتہ للاسلام والمسلمین۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین۔ تقدس مآب حضرت مولانا خواجہ سید شاہ غیاث الدین حسینی چشتی (اجمیر شریف) جانشین دیوان سید صولت حسین علی خاںؒ، درگاہ خواجہ غریب نوازؒ، اجمیر القدس، حضرت مولانا ڈاکٹر شعائر اللہ خان وجیہی، چیف ایڈیٹر ماہنامہ ضیاء وجیہہ، رامپور وسرپرست اعلیٰ جامع العلوم فرقانیہ، رامپور، حضرت مولانا پروفیسر محمد مصطفی شریف صاحب' سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ وسابق ڈائرکٹر دائرۃ المعارف، حضرت مولانا حافظ وقاری مفتی سید ضیاء الدین صاحب نقشبندی' شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ نے باوجود بے پناہ مصروفیتوں کے اپنے تقاریظ سے کتاب کی زینت میں اضافہ کیا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عاجز ان تمام علماء کرام کا تہہ دل سے مشکور ہے۔مولانا حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری صاحب' ایم فل،عثمانیہ و فاضل جامعہ نظامیہ ولکچرر کیمبرج ریجنل کالج جدہ ، جنہوں نے انگریزی داں حضرات کے لیے انگریزی میں تصوف اور اولیاء کے بارے میں اپنا وقیع مقالہ بعنوان

''Tasawwuf Tareeqat's Place in Quran & Sunnah''

روانہ فرمایا۔ **فجزاھم اللہ خیر الجزاء۔**

حضرت مولانا ڈاکٹر حافظ وقاری سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی قادری صاحب' ایڈیٹر رسالہ صوفی اعظم نے سرورق اپنے مخصوص فن خطاطی سے مزین فرمایا۔جامعہ عثمانیہ کے قابل قدر سپوت محترم المقام ڈاکٹر عقیل ہاشمی صاحب سابق صدر شعبہ اردو' جامعہ عثمانیہ نے علمی اقدار پر مشتمل قطعہ تاریخ ہمیشہ کی طرح مرحمت فرمائی۔عاجز ان تمام کے لیے شکر گذار ہے۔ **فجزاھم اللہ خیر الجزاء**

یہ عاجز مشائخ سلسلہ عالیہ قادریہ کے احوال جمع کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن برادر طریقت مولانا محمد منظور احمد صاحب نقشبندی قادری کامل جامعہ نظامیہ نے مشورہ دیا کہ نقشبندی مشائخ کے تذکرہ کو بھی ملالیا جائے تو یہ عاجز نے تذکرہ مشائخ نقشبندیہ وقادریہ دونوں کو جمع کردیا۔مولانا محمد منظور احمد صاحب کا اس کی ترتیب میں ، پروف ریڈنگ ،نظر ثانی میں کافی تعاون رہا اور ان کے مفید مشوروں نے کتاب کی زینت کو دوبالا کردیا۔ صوفیائے کرام کے احوال کا جمع کرنا کتابت کی تصحیح بھی ایک مشکل مرحلہ تھا۔اس سلسلہ میں جناب محترم مولانا محمد منظور احمد نقشبندی صاحب کامل جامعہ نظامیہ کا شکریہ ادا کرنے میں مسرت محسوس کررہا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت سے اپنی علمی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے تصحیح کتابت واضافت کا کام بحسن خوبی انجام دیا۔مولانا حافظ علی محمد نقشبندی صاحب نے بھی پروف ریڈنگ میں اپنے وقت عزیز سے تعاون فرمایا۔ **فجزاھم اللہ خیر الجزاء**

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

میں عزیزم برادرطریقت سید عبدالمغنی ارشد صاحب کے تعاون پر جتنا بھی اظہار تشکر واامتنان کروں وہ کم ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور کتابت کی اشاعت میں پوراپورا تعاون فرمایا۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

برادران طریقت محمد عبدالقدیر، محمد حمزہ، علی الدین احمد صاحب، محسن خان صاحب کا بھی جن کی خدمات ابوالفداء سنٹر کے لیے ناقابل فراموش ہیں۔

اپنی اس تمہید کو حضرت شیخ الاسلام شاہ ابوالحسن زید فاروقی ازہری دہلویؒ کی اس دعا پر ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔

الٰہی بزرگوں سے الفت رہے ہر اک کو نبی کی محبت رہے

فناء الفنا ہو الٰہی نصیب مقام رضا ہو الٰہی نصیب

لطائف ہوجاری تیرے نام سے ہر اک ذرہ تن کا لگے کام سے

نہ ہرگز خلل ہو نہ کوئی قصور کسی حال میں بھی نہ آئے فتور

رہے زندگی بھر یہی مشغلہ اسی پر ہو یارب مرا خاتمہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خاکپائے اولیاء

ابورجاء سیدشاہ حسین شہیداللہ بشیر بخاری نقشبندی وقادری

دوشنبہ 18/جمادی الثانی 1437ھ

28/مارچ 2016ء

حصہ اول

تذکرۂ اولیائے سلسلہ

نقشبندیہ مجددیہ

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

دعا

از: حضرت شیخ الاسلام شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی ازہری رحمۃ اللہ علیہ

مرے جُرم و عصیاں ہوں سارے معاف
گناہوں کے دھبوں سے نامہ ہو صاف
جَلی اور خَفی کا نہ اُٹھے سوال
خطا اور عمد کا مٹے ہر وبال
ہو جس دم مری جان تن سے جدا
زباں پر رہے نام جاری ترا
ترے ذکر سے قلب معمور ہو
ترے نور سے چشم مسرور ہو
مرا جسم جب ہو در آغوشِ خاک
رہے ساتھ اس دم ترا نورِ پاک
لحد میں مجھے پھر نہ تکلیف ہو
جوابوں میں ہرگز نہ توقیف ہو
قیامت میں سر پر ہو جب آفتاب
ہو میزان استادہ بہر حساب
نہ ہو نامہ یارب بہ دست یسار
ترے لطف سے ہو مرا بیڑا پار
رہے ربِ سلم ہی وردِ زباں
ہوں جس دم بہشت بریں کو رواں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

1

حضور پُرنور سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین فخر موجودات‘
باعث تخلیق عالم و آدم حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولادت مبارکہ: دوشنبہ 12/ربیع الاول‘ مکہ معظّمہ

رحلت شریف: 12/ربیع الاول 11/ہجری،20/ستمبر،حجرہ عائشہ مدینہ منورہ

نسب پاک سید لولاک آقائے نامدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب پاک والد بزرگوار کی طرف سے اس طرح ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بن) عبداللہ (بن) عبدالمطلب (بن) ہاشم (بن) عبدمناف (بن) قصی (بن) کلاب (بن) مرہ (بن) کعب (بن) لوی (بن) غالب (بن) فہر (بن) مالک (بن) نضر (بن) کنانہ (بن) خزیمہ (بن) مدرکہ (بن) الیاس (بن) مضر (بن) نزار (بن) معد (بن) عدنان۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ کی طرف سے نسب مبارک اس طرح ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بن) آمنہ (بنت) وہب (بن) عبدمناف (بن) زہرہ (بن) کلاب (بن) مرہ۔

اسم مقدس

صاحب دلائل الخیرات نے آپ کے (200) اسماء النبی بتلائے ہیں بعض صوفیاء کرام نے اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار اسمائے مبارکہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار

اسمائے مقدسہ بتلائے ہیں۔ زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آسمانوں میں محمود ہے اور توریت میں احمد اور انجیل میں حامد ہے۔

کنیت

آپ کی مبارک کنیت ابوالقاسم اور ابراہیم ہے۔

تاریخ ولادت باسعادت

وجہہ تخلیق کائنات حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت جمہور علماء کے نزدیک اصحاب فیل کے واقعہ کے پچپن (55) دن بعد مکہ مکرمہ میں بتاریخ (12) ربیع الاول دوشنبہ کے دن مطابق ۲۰/اپریل ۵۷۱ء (20 April 571 AD) صبح صادق کے وقت ہوئی۔

نسب پاک کی پاکیزگی

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ تک جس قبیلہ و خاندان میں رہا وہ ہمیشہ دنیا بھر میں تمام خاندانوں سے بہتر تھا ان میں اچھی خصلتیں، شرافت و نجابت تھی اور جن کے پیٹھیوں یا پیٹوں میں یہ نور مبارک منتقل ہوتا رہا وہ زنا اور کفر، شرک اور بری حرکتوں، فسق و فجور سے پاک و محفوظ رہے۔ سب کے سب موحد مومن رہے حتیٰ کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والدین مومن تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا اور والدہ کا نام متلی بنت نمر تھا۔ آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین، دادا، نانا سب کے سب مومن موحد پرہیزگار تھے۔ (مراۃ المناجیح جلد 8، ص3)

چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وتقلبک فی السجدین (سورۃ الشعراء آیت 219)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

پیر محمد کرم شاہ از ہریؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو قرآن کریم نے الساجدین (سجدہ کرنے والے) کہا ہے۔ اس لیے اکثر اہل السنت والجماعت کے کثیر التعداد جلیل القدر علماء کا یہی مسلک ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی لکھتے ہیں جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے حق میں بے ادبی کے کلمات کہتا ہے تو مجھے اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔(ضیاء القرآن جلد سوم۔ص 421)

ولادت پاک کے وقت کے عجیب وغریب واقعات

ولادت پاک کے وقت ایک ایسا نور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر ہوا کہ آپ فرماتی ہیں کہ مجھے ملک شام کے محلات نظر آنے لگے (امام احمد)۔ بادشاہ ایران کے محلات کے (14) کنگرے گر پڑے۔ خانہ کعبہ کے سارے بت اوندھے گر گئے، محراب کعبہ سجدہ کرنے لگی، ایک ہزار سال سے جلنے والا فارس کا آتش کدہ بجھ گیا۔

پیدا ہوتے ہی آپ نے سجدہ کیا

حضرت شفاء جو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی آپ سجدہ کرتے ہوئے پیدا ہوئے اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

زمانہ رضاعت

جن مقدس خواتین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کا شرف حاصل فرمایا یہ ہیں:

(1) آپ کی والدہ محترمہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

(2) حضرت دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

(3) حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا

(4)　حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا

(5)　حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا

شق صدر

چار مرتبہ آپ کا سینہ مبارک چاک کیا گیا اور اس کو نور وحکمت ایمان ومعرفت سے بھر دیا گیا۔(1) پہلی مرتبہ جب آپ حضرت دائی حلیمہ سعدیہ کے پاس تھے۔(2) دوسری مرتبہ جب کہ آپ کی عمر شریف 10 برس تھی۔(3) تیسری مرتبہ پہلی وحی کے وقت (4) شب معراج مسجد حرام میں۔(مدارج النبوہ)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال

جب آپ کی عمر شریف چھ سال تھی آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو مدینہ منورہ لے گئیں اور آپ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مزار شریف کی زیارت کروائی اور آپ کے ننھیالی رشتہ داروں سے ملاقات کروائی۔ آپ کے سفر میں آپ کے والد کی باندی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ مدینہ منورہ سے واپسی پر مقام ابواء پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا اور وہیں دفن کی گئیں۔(مواہب لدنیۂ رحمۃ للعالمین)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی کفالت

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آپ کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ لے آئیں اور آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ حضرت عبدالمطلب نے آقائے دوجہاں کو اپنی خصوصی شفقت ومحبت کے ساتھ تربیت فرمائی۔ ہر آن نگرانی فرماتے اور نہایت ہی محبت وعزت کے ساتھ پرورش کی۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بھی آپ کی عقیدت واحترام کے ساتھ خدمت کرتی رہیں۔ حضور ﷺ کی ابھی آٹھ سال عمر تھی کہ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کا بھی انتقال ہو گیا۔

حضرت ابوطالب کی خدمت میں

دادا کے انتقال ہونے پر آپ کے چچا محترم حضرت ابوطالب نے آپ کو اپنی تربیت میں لے لیا۔حضور کی معصوم اور پیاری پیاری باتوں سے حضور کے گرویدہ ہو گئے تھے۔حضور کی صداقت،خوش اخلاق،نیک اطوار دیکھ کر ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے،کبھی آپ کو جدا نہیں کرتے،سفر وحضر میں آپ پر اپنی جان نچھاور کرتے۔کھانا بھی آپ کو چھوڑ کر نہیں کھاتے۔گھر والوں کو کہا کرتے کہ میرا بیٹا آجانے دو کہ محمد کی وجہ سے کھانے میں برکت ہوجاتی ہے۔

ملک شام کا پہلا سفر اور بحیرا کا استقبال

حضرت ابوطالب جب تجارت کے لیے ملک شام کا سفر کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ساتھ رکھا جب کہ آپ کی عمر (12) سال تھی۔ جب بصرہ پہنچے تو بحیرا راہب جو عیسائی عالم تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ آخری نبی ہیں۔حضرت ابوطالب کو مشورہ دیا کہ شجر وحجر ان کو سجدہ کرر ہے ہیں یہ خاتم النبین ہیں ان کو یہود ڈھونڈ رہے ہیں کہیں ان کو ہلاک نہ کریں۔ان کا سفر منقطع کر کے مکہ لے کر چلے جاؤ چنانچہ حضرت ابوطالب ان کو مکہ مکرمہ واپس لائے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جنگ فجار

اہل عرب اسلام سے پہلے بھی چار مہینوں (ذوالقعدہ،ذوالحجہ،محرم الحرام اور رجب المرجب) کا احترام کرتے تھے اور ان چار مہینوں میں لڑائیاں بند کردیتے تھے لیکن ناگزیر اور ہنگامی حالات میں ان مہینوں میں جنگ لڑتے تو ان لڑائیوں کو حروب فجار (گنہگاروں کی لڑائیاں) کہتے تھے۔اس سال جنگ فجار میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے عم محترم حضرت ابوطالب کے ساتھ شریک تھے۔اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف 20 برس کی تھی۔

حِلف الفضول

جنگ فجار میں عرب کے سینکڑوں گھرانے برباد ہو گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی تجویز پر حالات کے سدھار کے لیے حلف معاہدہ کیا اور اس معاہدے کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند فرمایا اور اس میں شریک رہے۔

ملک شام کا دوسرا سفر

جب آپ کی عمر شریف 25 سال کی ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو نہایت مالدار تھیں ان کا مال لے کر ان کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا۔ شہر بصرہ کے بازار پہونچے تو وہاں نسطورا راہب کی خانقاہ کے قریب ٹھہرے تو نسطورا راہب نے میسرہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتلایا کہ آخری نبی کی تمام نشانیاں ان میں موجود ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارا مال تجارت فروخت کر کے مکہ مکرمہ واپس ہو گئے۔ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اپنے گھر کے بالا خانے سے قافلہ کی آمد پر یہ حسین منظر دیکھ رہی تھیں کہ دو فرشتے آپ کے سر پر دھوپ میں سایہ کئے ہوئے ہیں اور پھر میسرہ نے بھی دوران سفر کی عجیب وغریب واقعات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بتلائیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے چچازار بھائی ورقہ سے تفصیلات حاصل کیں تو انہوں نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتلایا کہ یہ آخری نبی ہیں۔

حضرت خدیجہؓ سے نکاح شریف

حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا باوجود دولت مند ہونے کے عفت مآب شریف اور پاکدامن تھیں اور ''طاہرہ'' کے لقب مبارک سے مشہور تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف (25) سال تھی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت خدیجہ نے نفیسہ بنت اُمیہ کے ذریعہ خود ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضور کے سارے خاندان والوں نے رشتہ بخوشی پسند فرمایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بی بی خدیجہ کے مکان پہنچے اور حضرت ابوطالب نے نہایت ہی فصیح وبلیغ خطبہ پڑھا اور اپنے مال میں سے (20) اونٹ مہر مقرر کیا۔ بعض سیرت نگاروں نے (500) درہم مہر بتایا ہے۔

ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات (11) ہیں۔

(1) ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

آپ سب سے پہلے ایمان لائیں، سب سے پہلے قرآن پاک کو سنا، آپ 25 سال حضور کی خدمت میں رہیں اور ہجرت سے (3) سال پہلے (65) برس کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند حضرت ابراہیم کے سوا باقی تمام اولاد حضرت خدیجہ سے ہوئیں۔ (مواہب لدنیہ)

آپ کا وصال اعلان نبوت کے دسویں سال مکہ مکرمہ میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک جنت المعلیٰ مکہ معظّمہ میں ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(2) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسم شریف حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا ہے۔ ہجرت سے تین سال پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا اور ایک ہجری میں آپ کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر شریف 9 سال تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ کی عمر شریف (18) سال تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی شان میں فرمایا:

خذوا نصف دینکم عن هذه الحمیراء۔

آپ سے 2210 احادیث شریفہ مروی ہیں۔ آپ کا وصال 17/رمضان المبارک 58 ہجری، مدینہ منورہ میں ہوا۔ نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(3) ام المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ کا نام ''رملہ'' ہے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام صفیہ بنت العاص ہے جو حضرت عثمان غنی کی پھوپی تھیں۔ آپ سے (65) احادیث شریف مروی ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کی بہن ہیں۔ آپ کا وصال (44) ہجری میں ہوا اور آپ کا مزار جنت البقیع میں ہے۔

(4) اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ کے والد کا نام حذیفہ ہے۔ آپ کے پہلے شوہر حضرت ابوسلمہ کے انتقال کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا۔ (84) سال کی عمر میں (61) ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔ (378) احادیث آپ سے مروی ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(5) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کے پہلے شوہر خنیس بن حذافہ کے میدان جنگ میں شہید ہونے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (3) ہجری میں آپ سے نکاح فرمایا۔ آپ سے (60) احادیث شریفہ مروی ہیں۔ (45) ہجری میں مدینہ پاک میں آپ کا انتقال ہوا اور بقیع میں دفن ہوئیں۔

(6) ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

آپ کے پہلے شوہرسکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعدحضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا۔آپ کا انتقال 52ھ میں مدینہ پاک میں ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(7) ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

آپ کے پہلے شوہرحضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے جنگ احد میں شہادت کے بعدحضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا۔آپ کا4ھ میں وصال ہوا اور آپ کامزار جنت البقیع میں ہے۔(رحمۃ للعالمین)

(8) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپی حضرت اُمیمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں۔ 4ھجری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا۔ 21ہجری میں آپ کا انتقال ہوا اور بقیع میں مدفون ہوئیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(9) اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولادمبارک سے ہیں۔حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا۔آپ کاوصال 50ہجری میں ہوااور آپ کامزار جنت البقیع میں ہے۔

(10) ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

غزوہ مریسیع کے فتوحات میں حضرت جویریہ کے آنے پرآقائے دوجہاں نے انہیں آزادفرماکراپنے نکاح میں داخل فرمالیا۔50ہجری میں مدینہ منورہ میں آپ کاوصال ہوااور جنت البقیع میں آپ کامزار ہے۔

(11) اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

7ہجری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی زوجیت میں داخل ہونے کا شرف عطا کیا۔ آپ کا وصال 51ھ میں ہوا اور مکہ مکرمہ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔

اولاد امجاد

صلی علی محمد وعلی آل محمد

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (3) صاحبزادے اور (4) صاحبزادیاں ہیں۔ تمام اولاد اطہار حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے ہوئیں سوائے حضرت ابراہیم جو حضرت ماریہ قطبیہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ہیں۔

صاحبزادے رضی اللہ عنہم

(1) حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہٗ

آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ اعلان نبوت سے دوسال پہلے ہی وفات کر گئے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(2) حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ دوسرے صاحبزادے ہیں جو اعلان نبوت سے پہلے ہی مکہ مکرمہ میں وفات پاگئے۔ آپ ہی کا لقب (سیدنا طیب وسیدنا طاہر) ہے۔

(3) حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ

آپ حضور ﷺ کے چھوٹے صاحبزادے جن کی ولادت مدینہ منورہ میں 8ہجری میں ہوئی اور شیر خواری ہی میں آپ رحلت فرما گئے۔ جنت البقیع میں آپ کا مزار ہے۔

صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن

(1) حضرت زینب رضی اللہ عنہا

آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی جن کی ولادت اعلان نبوت سے تقریباً دس سال قبل مکہ مکرمہ میں ہوئی۔آپ کا نکاح اعلان نبوت سے پہلے ان کے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ سے ہوا جو بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔8 ہجری میں آپ دنیا سے پردہ فرمائیں۔آپ کو خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے جنت البقیع میں رکھا۔آپ کے ایک صاحبزادے علی رضی اللہ عنہ اور ایک صاحبزادی امامہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(2) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

آپ کی ولادت اعلان نبوت سے سات برس پہلے ہوئی۔آپ کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔آپ کے بطن مبارک سے ایک فرزند حضرت عبداللہ تولد ہوئے۔آپ کا وصال (20) سال کی عمر میں ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(3) حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کیا۔اس لیے حضرت عثمان کو ذوالنورین کہتے ہیں۔آپ 9 ہجری میں وفات پاکر جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

(4) خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

آپ کی ولادت باسعادت اعلان نبوت کے پہلے سال ہوئی۔ہجرت کے دو سال بعد آپ کا نکاح مولائے کائنات حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔جن کے بطن مبارک سے تین صاحبزادے (1) حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ (2) حضرت سیدنا امام حُسین رضی اللہ عنہ (3) حضرت سیدنا امام محسن رضی اللہ عنہ اور تین صاحبزادیاں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(1) حضرت زینب رضی اللہ عنہا (2) حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا (3) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا۔

آپ کا وصال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے (6) ماہ بعد (3) رمضان المبارک 11 ہجری میں ہوا اور جنت البقیع میں آپ کا مزار شریف ہے۔

آپ کو سیدۃ النساء الجنۃ، زہرہ اور بتول کے مبارک ناموں سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

مقدس باندیاں

(1) حضرت ماریہ قطبیہ رضی اللہ عنہا

(2) حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا

(3) حضرت نفیسہ رضی اللہ عنہا

(4) ایک اور باندی جن کے نام میں اختلاف پایا جاتا ہے

مقدس خدمت گذار

(1) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ،

(2) حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ،

(3) حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہ،

(4) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ،

(5) حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ،

(6) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ،

مقدس کاتبین وحی

چاروں خلفائے راشدین، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت ثابت بن قیس، حضرت حنظلہ، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب، حضرت امیر معاویہ، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہم۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عشرۂ مبشرہ رضوان اللہ اجمعین

(1) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ'

(2) حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ'

(3) حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ'

(4) حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ'

(5) حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ'

(6) حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ'

(7) حضرت سیدنا طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ'

(8) حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ'

(9) حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ'

(10) حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ'

اعلان نبوت سے قبل تعمیر خانہ کعبہ

خانہ کعبہ کی عمارت بوسیدہ ہونے سے قریش نے تعمیر جدید کا منصوبہ بنایا تو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس تعمیر جدید میں حصہ لیا۔ اپنے مبارک کندھوں پر پتھر لا لا کر دیتے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تنصیب حجر اسود

جب حجر اسود کے رکھنے کی بات آئی تو ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ وہ حجر اسود کو رکھے اور قریش میں لڑائیوں کا میدان بن گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ یوں فرمایا کہ ایک چادر بچھادی اور حجر اسود کو اس چادر پر رکھ دیا اور ہر قبیلہ سے ایک ایک سردار کو کہا کہ سب مل کر اٹھائیں اور حجر اسود کو اس مقام پر اپنے دست اقدس سے رکھ دیا اور بڑی لڑائی سے قریش کو بچالیا۔

منصب رسالت

جب آپ چالیس سال کی عمر کو پہونچے تو قبل از اعلان نبوت آپ کو سچے خواب نظر آنے لگے۔ جو خواب میں دیکھتے دن میں وہی نظر آتا۔ شجر، حجر، پہاڑ کے پاس سے گذرتے تو وہ آپ کو السلام علیک یا رسول اللہ کہا کرتے تھے۔

غار حرا اور پہلی وحی

جب آپ کی عمر شریف (40) برس کو پہونچی تو آپ یاد خدا کے لیے تنہائی پسند کرنے لگے اور غار حرا جس کو جبل نور کہا جاتا ہے، وہاں ستو بنا کر لے جاتے اور یاد الٰہی میں مشغول رہتے۔ ایک دن آپ غار حرا میں مصروف عبادت تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی وحی الٰہی لے کر حاضر خدمت ہو گئے۔ اور وہ سورہ علق کی ابتدائی پانچ آیات تھیں تو آپ فوراً حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا مجھے کملی اوڑھا دو۔

السابقون الاولون

تین برس تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی پوشیدہ و راز داری کے ساتھ تبلیغ دین حنیف فرماتے رہے۔ اور سب سے پہلے اسلام لانے والے مردوں میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، بچوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس لیے انہیں السابقوں الاولون کہا جاتا ہے۔ پھر آپ کو قریبی رشتہ داروں میں تبلیغ کا حکم آیا۔ پھر آپ اعلان نبوت کے چوتھے سال علانیہ تبلیغ فرمانے لگے تو کفار نے حضور کو اور آپ کے صحابہ کو مختلف تکالیف دینے لگے۔ کبھی آپ کو جادوگر، کبھی مجنون کہہ کر مشہور کر دیا تھا۔ قسم قسم کی اذیتیں مسلمانوں کو دی جانے لگیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سرداران قریش کا حضرت ابوطالب کے پاس آنا

جب سرداران قریش حضرت ابوطالب کے پاس آکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام اور مخالفت بت پرستی کی شکایت کی تو حضرت ابوطالب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے حاصل کی تو حضور نے فرمایا، چچا جان اگر قریش میرے ایک ہاتھ میں سورج دوسرے ہاتھ میں چاند لاکر دیں تو میں اپنے فرض سے باز نہ آؤں گا تو حضرت ابوطالب نے کہا، اے بیٹے، جاؤ اپنی تبلیغ کرتے رہو جب تک میں زندہ ہوں کوئی تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

نبوت کا پانچواں سال

جب مشرکین مکہ کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا۔ کافروں نے نجاشی بادشاہ سے مسلمانوں کی شکایت کی لیکن جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے دربار میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، دین اسلام کی شان وشوکت بیان کی تو بادشاہ بے حد متاثر ہوا۔

نبوت کا چھٹا سال

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ، حضرت عمر، حضرت بلال رضی اللہ عنہم ایمان لاتے ہیں۔ کفاروں کا ظلم بے انتہا بڑھ گیا۔

شعب ابی طالب

نبوت کے ساتویں سال کفار مکہ کی اذیتوں کی زیادتی پر حضرت ابوطالب مجبوراً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور خاندان والوں کو لے کر شعب ابی طالب کی گھاٹی میں تین سال تک سخت کٹھن میں گذارے اور بنو ہاشم درختوں کے پتے اور سوکھے چمڑے چبا چبا کر کھاتے تھے۔

سنہ 10 نبوی۔ عام الحزن (غم کا سال)

حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہما کا وصال

شعب ابی طالب سے چھٹکارے کے کچھ دن بعد حضرت ابوطالب سخت بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں انتقال کر گئے۔ حضور پر ابوطالب کے انتقال کا بہت رنج ہوا کہ وہ دین کی نصرت وحمایت کیا کرتے تھے۔ ابھی یہ غم تازہ ہی تھا کہ تین دن کے بعد اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ بھی گذر گئیں۔ ان عظیم صدمات کی وجہ سے آپ نے اس سال کا نام ''عام الحزن'' (غم کا سال) رکھ دیا۔

10 نبوی میں طائف کا سفر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر دعوت اسلام کے لیے طائف کا سفر کیا لیکن طائف کے نالائقوں نے آپ پر پتھر برسائے جس سے آپ کے قدم مبارک لہولہان ہوگئے۔ آپ نے پہاڑوں کے فرشتے کے کہنے پر بھی بددعا نہیں کی بلکہ فرمایا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ لعنت بھیجنے کے لیے نہیں بھیجا گیا ہوں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سنہ 10 نبوی میں جنات کا ایک وفد مقام نخلہ پر آپ کی خدمت میں آکر اسلام لے آیا۔

معجزہ شق القمر

10 نبوی کے اہم واقعات میں معجزہ شق القمر کا واقعہ بھی ہے کہ ابوجہل نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے کی خاطر اپنے ایک دوست حبیب بن مالک کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ معجزہ طلب کیا کہ آپ چاند کے دو ٹکڑے کر دیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبل ابوقیس پر چڑھ کر اپنی انگشت مبارک سے چاند کو دو ٹکرے کر دیا۔

11 نبوی

نبوت کے گیارھویں سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں عقبیٰ کے پاس ایام حج میں مدینہ منورہ سے آنے والے حضرات کو اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔

بیعت عقبہ اولیٰ

نبوت کے (12) ویں سال حج کے موقع پر (12) لوگ منیٰ کی گھاٹی میں چھپ کر اسلام لائے اور چھپ کر بیعت کی۔ اسے بیعت عقبہ اولیٰ کہتے ہیں۔

بیعت عقبہ ثانیہ

13 نبوی میں مدینہ منورہ کے تقریباً (72) حضرات نے منیٰ کی اس گھاٹی میں بت پرست ساتھیوں سے چھپ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

معراج شریف

نبوت کے بارھویں سال جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور چہیتے چچا حضرت ابوطالب کا انتقال ہو گیا اور طائف کی سرزمین پر جو تکالیف حضور کو دیئے گئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رنج وغم سے نڈھال تھے کہ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کو تسکین قلب کی خاطر معراج کروائی اور مشرکین مکہ کو بتلایا کہ میرے حبیب کا یہ مرتبہ ہے کہ آپ کو (جسم مبارک وروح مبارک) براق پر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں تمام انبیاء کی نماز کی امامت فرمائی۔ پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کی سیر کرائی، جنت دوزخ کا آپ نے مشاہدہ کیا۔ پھر عرش اعظم اور پھر اپنے سر مبارک کی آنکھوں سے حالت بیداری میں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ مشہور روایات کے مطابق معراج شریف کا واقعہ رجب المرجب کی 27 تاریخ اور ہجرت سے پہلے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

واقع ہوا۔ معراج کی مبارک رات اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دن رات میں پانچ نمازوں کی فرضیت کا تحفہ عنایت ہوا۔ تمام انبیاء کرام سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ (رحمۃ للعالمین)

واقعہ ہجرت

کفار کی میٹنگ

مکہ کے بڑے بڑے کفار و مشرکین نے ''دارالندوہ'' میں ایک بڑی میٹنگ بلوائی اور آخر کار سبھوں کی متفقہ رائے یہ ٹھہری کہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام قبائل کے ایک ایک آدمی کے ذریعہ قتل کر دیا جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر مبارک پر آرام کرنے کا حکم فرما کر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ایک مٹھی بھر خاک لے کر سورہ یٰسین کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائی اور وہ کافروں پر پھینک دی اور ان کے درمیان سے چلے گئے۔ صبح حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کافروں کی امانتوں کو آقائے دو جہاں کے حکم کے مطابق سپرد کر دیا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

غارثور

تین دن تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار ثور میں رہے۔ مکڑی نے غار ثور کے دھانے پر جالا تان دیا اور کبوتریوں نے انڈے دیدیئے، اس طرح اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔

یکم ربیع الاول بروز دوشنبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پاک کی طرف روانہ ہو گئے۔

ام معبد رضی اللہ عنہا کے گھر پر آمد رسول

ایک بدوی عمر رسیدہ خاتون ام معبد رضی اللہ عنہا کے گھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور

ابوبکر صدیقؓ قیام کئے۔ اُن کے پاس ایک بکری تھی جو دودھ نہیں دیتی تھی، وہ حضور اکرمؐ کے دست مبارک مبارک کی برکت سے دودھ دینے لگی تو ام معبد اوران کے شوہر نے اسلام قبول کرلیا۔

سراقہ بن مالک

جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیر برسانا چاہا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھریلی زمین کو حکم دیا کہ اے زمین اسے پکڑ لے تو گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنستا دیکھ کر سراقہ گھبرا گئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو حکم دیا کہ سراقہ کو چھوڑ دے۔ پھر سراقہ رضی اللہ عنہ مدینہ پاک آ کر اسلام قبول فرمالیا۔

ہجرت کا پہلا سال

مسجد قبا کی بنیاد

(12) ربیع الاول کو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم مقام قبا تشریف لائے اور مسجد قباء کی بنیاد رکھی۔ قباء میں (14) دن کے قیام کے بعد بروز جمعہ مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

مسجد جمعہ

قباء میں (14) دن قیام کے بعد بروز جمعہ روانہ ہوئے اور بستی سالم کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی جو آج بھی مسجد جمعہ کے نام سے مشہور ہے۔

مدینہ منورہ میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال

دنیا نے اگر کوئی خوشی کے دن دیکھے ہیں تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے پر دیکھے ہیں۔ مدینہ منورہ کا کیا چھوٹا، کیا بڑا، کیا مرد کیا عورتیں سب کے سب آپ کے راستہ میں دونوں جانب جلوس کی شکل میں چلنے لگے اور مدینہ کی گلیاں بقعۂ نور بنی ہوئی تھیں۔ عورتیں چھتوں پر انتظار میں ٹہری تھیں اور مسرت سے یہ ترانہ گا رہی تھیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

طلع البدر علینا   من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا   مادعی لله داع
ایھا المبعوث فینا   جئت بالامر المطاع

بنونجار کی لڑکیوں کا ترانہ

بنی نجار قبیلہ کی بچیاں جھوم جھوم کر دف بجا بجا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرما رہی تھیں۔

نحن جوارِ من بنی النجار   یا حبذا محمد من جار

خوش نصیب حضرت ابوایوب انصاری کا مبارک مکان

ہر انصاری کی خواہش تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر کو شرف نزول بخشیں۔ مگر آپ نے فرمایا کہ میری اونٹنی جہاں جا کر بیٹھے گی وہ خدا کو منظور ہوگا۔ اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے بیٹھ گئی جہاں آج مسجد نبوی شریف ہے۔

تعمیر مسجد نبوی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کے مال سے دو یتیموں کی زمین خریدی اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر فرمائی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی

اگرچہ کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہجرت سے پہلے مکہ میں ہو چکا تھا مگر ان کی رخصتی ہجرت کے پہلے سال مدینہ منورہ میں ہوئی۔

اذان کی ابتداء

حضرت سیدنا عمر اور حضرت عبداللہ ابن زید انصاریؓ کے خواب کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ حضرت بلال کو اذان کے کلمات سکھا دو۔

عقدمواخات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد مہاجرین و انصار کے درمیان عقدمواخات قائم کیا۔

- امہات المومنین کے حجرات کی تعمیر
- یہودیوں سے معاہدہ

ہجرت کا دوسرا سال

(1) تحویل قبلہ: 16 یا 17 مہینوں تک بیت المقدس قبلہ رہا۔
(2) غزوہ بدر، ابوجہل، عتبہ اور شیبہ کی ہلاکت
(3) روزہ اور زکوۃ کی فرضیت
(4) عیدالفطر وعیدالاضحیٰ قربانی اور صدقہ فطر کا حکم
(5) حضرت فاطمہؓ اور حضرت سیدنا علیؓ کا نکاح
(6) درود شریف کا حکم

ہجرت کا تیسرا سال

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(1) غزوہ احد۔ حضرت حمزہ، حضرت حنظلہ، حضرت مصعب بن عمر رضی اللہ عنہم کی شہادت
(2) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے 2 دندان مبارک شہید ہوئے۔
(3) حضرت ام المومنین حفصہ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقد نکاح۔
(4) پندرہ رمضان کو حضرت امام حسن کی ولادت
(5) حضرت ام کلثوم کا حضرت عثمان غنی سے نکاح
(6) میراث کے احکام وقوانین کا نزول
(7) مسلمانوں کا مشترکہ عورتوں سے ہمیشہ کے لیے نکاح کی حرمت

ہجرت کا چوتھا سال

اسی سال سریۂ ابوسلمہ اور سریہ عبداللہ بن انیس حادثۂ رجیع اور غزوہ بنونضیر اور بدر صغیر رونما ہوا۔ اسی سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت عبداللہ (حضرت عثمان غنی کے صاحبزادے) کی وفات، حضرت فاطمہ بنت اسد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ) کی وفات حضرت امام المومنین زینب بنت حزیمہؓ کی وفات واقع ہوئی۔

اسی سال آپ نے حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے عقد نکاح فرمایا۔ اسی سال حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی سال ام الخبائث شراب کی حرمت کا حکم آیا۔

ہجرت کا پانچواں سال

اسی سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زینب بنت جحشؓ اور حضرت ام المومنین جویریہؓ سے عقد نکاح ہوا۔ اسی سال پردہ (حجاب) کا حکم آیا۔ اسی سال آیت تیمم کا نزول ہوا۔ اسی سال نماز خوف ادا کی۔ اسی سال غزوۂ خندق کا معرکہ پیش آیا۔ اسی سال واقعہ افک ہوا اور سورہ نور سے ام المومنین حضرت عائشہ کی پاکیزگی کا اعلان ہوا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہجرت کا چھٹا سال

اسی سال بیعت رضوان، صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا۔ اسی سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کے نام دعوت اسلام کے لیے خطوط روانہ فرمائے۔

ہجرت کا ساتواں سال

اسی سال حضرت ام المومنین حضرت صفیہؓ اور حضرت ام المومنین حضرت میمونہ کا نکاح ہوا۔ اسی سال غزوہ خیبر واقع ہوا۔ اسی سال آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرۃ القضا فرمایا۔

ہجرت کا آٹھواں سال

اسی سال جنگ موتہ، ذات السلاسل، سریہ الخبط وغیرہ میں صحابہ کرام تقریباً ایک ماہ مدینہ منورہ سے باہر تھے۔ بھوک کی شدت سے درخت کے پتے کھاتے تھے۔ اچانک سمندر سے ایک مچھلی جو پہاڑ جیسی تھی جس کو (300) صحابہ کرام (18) دن تک کھاتے رہے۔ واپسی پر مدینہ منورہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا جسے آپ نے بھی تناول فرمایا۔ اسی سال مکہ فتح ہوا۔ اسی سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کا وصال ہوا۔ عمرۂ جعرانہ، غزوہ حنین۔ اسی سال حالت سفر میں روزہ رکھنا موقوف ہوا۔ اسی سال حضرت ابوسفیان اور حضرت ہندہ نے اسلام قبول کئے۔

ہجرت کا نواں سال

اسی سال غزوہ تبوک رونما ہوا۔ اسی سال مسجد ضرار کو منہدم کردیا گیا جس کو منافقوں نے بنائی تھی۔ سود کی حرمت اور زکوٰۃ وصدقات کی وصولی کے لیے عاملین کا تقرر۔ اسی سال عدی بن حاتم طائی اور ان کی بہن نے اسلام قبول کیا۔ اسی سال غیر مسلموں سے جزیہ لینے کا حکم نازل ہوا۔ اسی سال شاہ حبش کا انتقال ہوا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہجرت کا دسواں سال

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کا وصال اسی سال ہوا۔ آپ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا اور میدان عرفات میں اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوکر عظیم الشان تاریخی خطبہ دیا اور منیٰ میں بھی عظیم الشان خطبہ دیا اور اسی سفر میں غدیر خم کا خطبہ دیا۔

ہجرت کا گیارھواں سال

حضور نے اسی سال جیش اُسامہ رضی اللہ عنہٗ کو امیر لشکر بنایا۔جن کی عمر(20) سال تھی جبکہ جلیل القدر صحابہ کرام موجود تھے۔اسی سال حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم فرمایا۔حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ ،حضور کے مرض وفات میں 17 نمازیں پڑھائے۔

رحلت حبیب الی الحبیب

آغاز مرض

29رصفرالمظفر بروز دوشنبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ سے واپس آرہے تھے راستے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شدت کا سر میں درد شروع ہوا۔

آخری ہفتہ ام المومنین بی بی عائشہؓ کے دولت خانہ میں رہے۔چہارشنبہ کو آپ سر پر پانی ڈلوایا۔جمعرات کو شدت مرض بڑھ گئی۔ہفتہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم،حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے کندھوں پر سہارا دے کر جماعت کے لیے تشریف لائے۔اتوار کو سب غلاموں کو آزاد فرمادیا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آخری دن 12رربیع الاول 11 ہجری

دوشنبہ کے دن صبح کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ پاک سے پردہ اٹھایا اس وقت نماز ہو رہی تھی اس مبارک نظارہ سے رخ انور صلی اللہ علیہ وسلم ہشاش بشاش تھا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

آپ اپنی چہیتی اور لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ الزہراؓ کو حضرات حسنین کو چوما، ازواج مطہرات اور حضرت علی مرتضیٰ کو بلایا۔تمام کو نصیحتیں کیں۔

ملک الموت کی حاضری کی اجازت

حضرت سیدنا جبرئیل نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مزاج اقدس پوچھا ہے اور حضرت عزائیل علیہ السلام بھی آپ سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت طلب کر رہے ہیں تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے آپ کو سلام عرض کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ جب تک آپ کی اجازت نہ ہو روح مبارک قبض نہ کروں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا جس کام کا تمہیں حکم ملا ہے بجا لاؤ۔ ملک الموت روح مبارک قبض کرنے میں مشغول ہو گئے۔ حضرت بی بی عائشہؓ نے مسواک کو نرم کر کے پیش کیا تو آپ نے اپنے دندان مبارک پر پھیرا۔ پھر آپ نے پانی سے بھرے لگن میں اپنے دونوں مبارک ہاتھ اس میں ڈال کر اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے لگے پھر اپنا دست مبارک بلند کیا اور زبان قدسی سے فرمایا:

فی الرفیق الاعلیٰ

اور دست مبارک جھک گیا۔

12 ربیع الاول 11 ہجری دوشنبہ کے دن چاشت کے وقت جسم اطہر سے روح انور رفیق اعلیٰ سے جا ملی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف (63) سال اور ((4 دن تھی۔

بقول اعلیٰحضرتؒ:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

غسل شریف

اللہ کے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیرہن مبارک کے ساتھ غسل دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل اور حضرت قثم اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نے غسل شریف میں شریک رہے۔جسم مبارک سے ایسی خوشبو آرہی تھی جیسی صحابہ کرام نے کبھی نہیں سونگھی۔

آپ کے غسل شریف اور تکفین کے بعد حجرہ مبارک خالی کردیا گیا۔فرشتے حجرہ مبارک میں حاضر ہوتے اور صلوٰۃ وسلام عرض کرتے۔ پھر مرد حضرات، پھر خواتین، پھر بچے۔اس میں نہ کوئی امام تھا نہ کوئی اقتداء کرنے والا تھا۔ ہر شخص حجرہ پاک میں جا کر بصد ادب واحترام صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کی سعادتیں حاصل کرتا۔

السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و بر کاته۔

روضۃ مبارک

13ربیع الاول بروز منگل شب چہارشنبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ شریفہ آپ کی آرام گاہ قرار پائی۔حضرت علی،حضرت فضل بن عباس اور قشم بن عباس نے لحد مبارک میں اترنے کی سعادت حاصل کی۔حضرت قشمؓ سب سے آخیر تک رخ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور دیکھا تو اُمت کے چاہنے والے آقا کے لب ہائے مبارک جنبش فرمارہے ہیں اور فرمارہے ہیں:

رب اُمتی، ربِ اُمتی (اے میرے رب، میری اُمت کو بخش دے، میری اُمت کو بخش دے)(مدارج النبوۃ)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضور کو اختیار دیا گیا تھا

آپ کو اختیار دیا گیا تھا کہ آپ کی مرضی معلوم کی جائے کہ روضۂ رضوان میں ترتیب دیا جائے یا زاویہ خاک میں استراحت فرمائیں۔آپ نے فرمایا دل نہیں چاہتا کہ اُمت کو چھوڑ کر باغ رضوان کو چلا جاؤں جب تک میں اپنی اُمت میں رہوں گا میری اُمت اللہ کے عذاب سے محفوظ رہے گی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

(جب تک آپ ان میں رہیں گے یہ اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے)

خصائص کبری میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ وہ خاک پاک جو آپ کے جسد اشرف سے لگی ہوئی ہے وہ کعبہ معظّمہ اور عرش بریں سے بھی افضل ہے۔

مولای صل وسلم دائما ابداً　　　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(مجموعہ خیر البیان ص164)

حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالی نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مقدس اجسام کو کھائے، اس لیے اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں۔

ہمارے دادا پیر حضرت عارف باللہ سیدنا محدث دکن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''آپ کو شبہ ہو رہا ہوگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو جانے سے آپ دنیا سے علیحدہ ہو جاتے ہیں پھر عذاب آ جانا چاہیے۔ صاحبو! بات یہ ہے کہ حضرت کا دنیا سے جانا ہمارے جیسا جانا نہیں، حضور کا جسم تو دنیا میں رہے گا اور حضرت حیاۃ النبی ہیں، آپ زندہ ہیں، صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں نقل فرمائے ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اسی واسطے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کی زیارت کیا کہنا مکروہ ہے، اس لیے کہ قبر تو مردہ کی ہوتی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیا، کیونکہ حضرت زندہ ہیں۔

ثابت ہے کہ نبی کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی، مردہ کے جسم کو کھاتی ہے نہ کہ زندہ کے، مردہ کی بیوی سے نکاح کر سکتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے نکاح ناجائز ہے۔

اس لیے کہ آپ زندہ ہیں۔ مردہ کی میراث بٹتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث بانٹنا ناجائز ہے۔ اس پر حدیث ہے اس لیے آپ زندہ ہیں، ابھی حضرت تو پیدا ہونے سے پہلے بھی تو زندہ تھے۔ **کنت نبیاً و ادم بین الروح والجسد۔** (میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام کی روح ابھی جسد میں نہیں گئی تھی۔) آپ کی ایسی زندگی ہے کہ آپ سینکروں دلوں کوزندہ کردیئے۔ آپ کی مثال بارش کی جیسی ہے۔ جب التحیات میں **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** پڑھے توحضور کا زندہ ہونا نمازی کے سامنے جلوہ فرمانا پیش نظر ہوگا۔

جودرود عوام پڑھیں تو فرشتے پہنچاتے ہیں، کوئی دل جلا عاشق پڑھے توحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اس لیے کہ آپ زندہ ہیں۔

الغرض کچھ ہی ہو آپ کے کلمہ پڑھنے والے کہیں ہوں۔ آپ کے قدموں کے تلے ہیں، کیا یہ چند میدان اور سمندر کی لہریں، درختوں کے آڑ، پہاڑوں کا آسرا، تڑپنے والے دلوں کو، بے قرار جانوں کو، صاحب مدینہ کے جمال سے روک سکتے ہیں، استغفراللہ، دریا کو کیا حباب چھپا سکتا ہے، آفتاب کو ذرہ آڑ ہوسکتے ہیں۔ غرض آپ حیات النبی ہیں، آپ تو آپ، آپ کا ذکر بھی عذاب سے امان ہے۔

ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (آپ کے ہوتے ہوئے اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا)

(میلادنامہ ص216/215)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

دربارنبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری

آپ کے ہر ایک اُمتی پر لازم ہے کہ آپ کے دربار پاک، روضۂ اقدس، مدینہ منورہ کی حاضری کی تمنا رکھے اور آرزو رکھے۔ آپ کے دربار مقدس میں حاضری گناہوں کی معافی اور بخشش کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولو انھم اذظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ (سورۃ النساء، آیت 64)

ترجمہ: اوراگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنے آپ پر، حاضر ہوتے آپ کے پاس اور مغفرت طلب کرتے، اللہ تعالیٰ سے، نیز مغفرت طلب کرتے ان کے لیے رسول (کریم) بھی تو وہ ضرور پاتے، اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا، نہایت رحم کرنے والا۔

(حضور اکرم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت و برکت) صرف حضور کی ظاہری زندگی تک محدود نہ تھی بلکہ تا ابد ہے۔ اہل دل اور اہل نظر ہر لمحہ اور ہر آن اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ (ضیاء القرآن، جلداول ،ص359)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے والے کے لیے حضور کی شفاعت واجب ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من زار قبری وجبت له شفاعتی۔

خلق عظیم صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وانک لعلی خلق عظیم۔ یقیناً آپ کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں۔ خود آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ادبنی ربی فاحسن تادیبی'' میری تربیت میرے رب نے کی اور اس نے مجھ کو بہت ہی اچھی تربیت دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بلند اخلاق کی تعریف فرمائی۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة

تمہارے لیے رسول اللہ کا بہترین نمونہ موجود ہے۔

حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں تو فرمایا

''کان خلقه القرآن''۔ (آپ کے اخلاق قرآن کریم تھے)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ’’آپ کے اخلاق مبارک کا کیا کہنا جو بھی کوئی وصف جمیل تھا وہ آپ میں بدرجہ کمال موجود تھا۔

خوبی وشکل و شمائل حرکات و سکنات
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہاداری

انبیاء کرام کے اخلاق سے آپ متصف تھے۔ چنانچہ حضرت آدم کی صفا، حضرت نوح کی رقت، حضرت ابراہیم کی خلت، حضرت اسماعیل کی صداقت اور فصاحت، حضرت یعقوب کی بشارت، حضرت یوسف کا جمال، حضرت داؤد کی صوت، حضرت ایوب کا صبر، حضرت یحییٰ کا زہد اور حضرت عیسیٰ کا کرم آپ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔

وارث اخلاق دہ پیغمبر است
جامع اوصاف مجموع رسل

(مجموعہ خیرالبیان ۔ص119)

آپ کا صبر وشکر، آپ کا حلم، آپ کا عفو ودرگذر، آپ کی رحمت، آپ کی رؤفی، آپ کا تواضع، آپ کی سادگی، آپ کا کرم، آپ کی بخشش، آپ کا دشمنوں کے ساتھ بھی حسن سلوک، آپ کا جود وسخا، آپ کی داد ودہش، آپ کی شفقت ورافت، آپ کی شجاعت اور آپ کی دلیری، آپ کی حیا، آپ کی امانت، آپ کی صداقت، آپ کی دیانت، آپ کی مروت، آپ کا زہد، آپ کی قناعت، آپ کا صبر وتحمل، غرض آپ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف جمیلہ حدِ شمار سے زائد اور بیان سے بالاتر ہیں۔ آپ کا عدل وانصاف، آپ کی شرم وحیا، آپ کی عفت وعصمت، آپ کا کلام اور خاموشی، آپ کا قیدیوں، مسکینوں اور مظلوموں سے برتاؤ، آپ کے حقوق اللہ وحقوق العباد کی حفاظت، آپ کا جانوروں کے ساتھ رحم وکرم۔ قیامت تک کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

معجزات حبیب کبریا

آپ کے معجزات مبارکہ تو بے حد و بے شمار ہیں۔ اور آئے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ حضرت العلامہ یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ نے اپنی کتاب ''حجۃ اللہ علی العالمین اور ''جواہر السجار فی فضائل النبی المختار'' میں بے شمار معجزات باہرہ کا ذکر کیا ہے۔ حضرت العلامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے خصائص کبریٰ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار معجزات کا ذکر کیا ہے۔ علمائے کرام نے تو تین لاکھ سے زائد معجزات کا ذکر کیا ہے۔

قرآن مجید کا معجزہ

سب سے بڑا اور عظیم الشان معجزہ قرآن کریم ہے کہ اس کا ایک حرف بھی قیامت تک کوئی بدل نہ سکے گا۔ قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ۔ مشرکین مکہ کو چیلنج کیا گیا تھا کہ وہ ایک چھوٹی سی سورت، سورہ الکوثر کے مثل لا کر بتاؤ تو وہ عاجز ہو گئے۔ قاضی عیاضؒ نے مختلف معجزوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے تبرکاً و تیمناً صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- چاند کا دو ٹکرے ہو کر زمین کے قریب آنا اور پھر واپس چلا جانا۔
- حضرت علیؓ کی نماز عصر ادا کرنے کے لیے سورج کو واپس بلانا۔
- انگشت ہائے مبارکہ درمیان سے پانی کے چشمے جاری ہونا۔
- آپ کی برکت سے پانی جاری ہو جانا۔
- آپ کے مس کرنے اور دعا کرنے سے چیزوں کا نامعلوم طریقے پر بڑھ جانا۔
- آپ کی برکت اور دعا سے کھانے پینے کی چیزوں کا زیادہ ہو جانا۔
- درختوں کا کلام کرنا اور آپ کی نبوت کی گواہی دینا۔
- درختوں کا آپ کے بلانے پر حاضر ہو جانا۔
- ستون حنانہ کا آواز سے رونا اور حضور ﷺ کے سمجھانے پر خاموش ہو جانا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

- جمادات وحیوانات سے معجزات کا ظاہر ہونا۔
- مردوں کا زندہ کرنا۔
- بیماروں کو تندرست کرنا۔
- دعاؤں کا فوراً قبول ہونا۔
- بوقت وصال ملائکہ کا نماز جنازہ کی جگہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا۔
- ولادت پاک کے وقت آپ کی والدہ ماجدہؓ کا بصرہ کے محلات کا دیکھنا۔
- دائی حلیمہ سعدیہؓ اور ان کے شوہر کا بوڑھی اونٹنی کا دوبارہ دودھ دینا، بکریوں کا جلد بڑ جانا۔
- کسریٰ کے محلات کے کنگروں کا گرنا۔
- بحیرۂ طبریہ کا خشک ہوجانا۔
- آتش کدۂ فارس کی آگ کا بجھ جانا۔
- معراج شریف میں جسم مقدس کے ساتھ حالت بیداری میں اپنے سر مبارک کی آنکھوں سے اللہ کی نشانیوں کو دیکھنا۔ وغیرہ وغیرہ

اخبارات وپیشن گوئیاں

- فتح مصر کی پیشن گوئی۔
- حضرت سراقہ کو ایران کے کنگن پہنائے جانے کی اطلاع۔
- 293 سال پیشتر کی پیشن گوئی کہ مسلمان ہندوستان میں غزا کریں گے۔
- 654 سال پہلے پیشن گوئی کہ ''قیامت نہیں آئے گی جب تک حجاز میں ایسی آگ نمایاں نہ ہو جو بصری کے اونٹوں پر اپنی روشنی ڈالے گی وغیرہ وغیرہ۔
- قیامت کی نشانیوں کا بتلانا، حشر ونشر، جنت و دوزخ کی کیفیات، حوض کوثر، میزان اور پل صراط کی تفصیلات کا بتلانا یہ بھی معجزات میں شامل ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ
اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

2

امیر المومنین خلیفہ اول

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

ولادت : 7/ذوالحجہ،شب چہارشنبہ، مکہ معظّمہ

وفات : سہ شنبہ 22/جمادی الثانی 13ہجری مدینہ منورہ)

آپ کا نام عبداللہ بن ابوقحافہ عثمان ابن عامر بن عمرو بن کعب بن تمیم بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب قرشی تیمی ہے۔(طبقات۔ص75)

آپ جامع کمالات صوری ومعنوی، عاشق نبی، یار غار، افضل البشر بعداز انبیاء، نسبت اور رابطہ سے آپ کو آقائے دوجہاں سے سب کچھ حاصل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نے اپنے تک پہونچنے کا ذریعہ عاجزی کے سوا کچھ نہ بنایا کیوں کہ عاجزی تو ہر شخص بآسانی اختیار کرسکتا ہے بلکہ انسان توسراپا عجز ہی عجز ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ تک پہونچنے کا راستہ عاجزی کے سوا کچھ اور ہوتا تو بڑی مشکل پڑجاتی۔ اپنی عاجزی وانکساری کو سمجھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کو پالینا ہے۔ غرور وتکبر کے ساتھ یہ راستہ ایک قدم بھی طے نہیں ہوسکتا۔ اس لیے تواضع سیکھو، عجز وانکساری کا سبق پڑھو تا کہ منزل مقصود تک پہونچ سکو۔(سلوک مجددیہ)

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اے کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔ پھر کھالیا جاتا اور آپ اپنی نوک زبان کو پکڑ کر فرماتے کہ یہ ہے وہ جس نے مجھے خطرات میں ڈالا۔

آپ فرمایا کرتے تھے اے مسلمانو، اللہ تعالیٰ سے حیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں جب حوائج ضروریہ کے لیے باہر جاتا ہوں تو اپنے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

پروردگار سے حیا کرتے ہوئے کپڑا اوڑھے رکھتا ہوں۔(طبقات)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر کے تین سو(300) خصائل ہیں۔ جب خداوند تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی خصلت اُن میں سے اُسے عطا کرتا ہے اور وہ اس خصلت ہی کے سبب سے جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں سے کوئی خصلت مجھ میں بھی ہے یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سب ہیں۔(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا

(3) حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

وفات : 10 رجب 34/33 ہجری مدائن، عراق

آپ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جاں نثار۔ فیض باطنی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا۔ حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے اپنا آب دھن آپ کے منہ میں ڈالا تھا۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں آپ کو حاکم مدائن مقرر فرمایا اور پانچ ہزار درہم بیت المال سے مقرر فرمایا لیکن آپ ساری رقم فقیروں میں تقسیم فرمادیتے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے گذارا کرتے۔ آپ کا کوئی ذاتی گھر نہ تھا۔ درودیوار یا سایہ دار درخت کے سایہ میں بیٹھتے۔ لوگوں کا سامان اٹھا کر ان کے گھر تک لے جاتے حالانکہ آپ مدائن کے امیر تھے۔ سارا وظیفہ خیرات کردیتے تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دنیا کی آرزو کرنے والے سے تعجب ہے۔ حالانکہ موت اُسے طلب کر رہی ہے اور غافل سے کہ ہر وقت نگاہ قدرت میں ہے اور ہنسنے والے سے حالانکہ اُسے معلوم نہیں کہ اس کا رب اس سے راضی ہے یا ناراض۔(طبقات امام شعرانی)

رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(4) حضرت سیدنا امام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم

ولادت : دوشنبہ 23/شعبان، مدینہ منورہ

وفات : 24/جمادی الآخر 106/ 107 ہجری درمیان مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ

آپ کے دادا خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔آپ کبار تابعین اور مدینہ منورہ کے سات فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔آپ کی پرورش آپ کی پھوپی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کی۔فیض باطنی حضرت سیدنا سلمان فارسی سے حاصل کیا۔حالت احرام میں آپ کا وصال ہوا اور مزار مبارک مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے۔

رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا

(5) حضرت امام ہمام سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

ولادت : 13/ربیع الاول، دوشنبہ، مدینہ منورہ 80/ 83 ہجری

وفات : 15/رجب 148 ہجری، جنت البقیع، قبۂ اہل بیت

آپ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے اور حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر کے نواسہ ہیں۔فیض باطنی حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔آپ نے فرمایا بقاء نعمت کے لیے شکر، وسعت رزق کے لیے استغفار، حاجت براری کے لیے **لاحول ولا قوۃ الا باللہ** نہایت مجرب ہے۔

جگر گوشۂ رسول عارف و عاشق حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو گناہ کہ اس کے شروع میں خوف ہو اور آخر میں توبہ ہو تو بندہ کو خدا کے نزدیک کر دیتا ہے اور جو عبادت کہ اس کے شروع میں مَیں ہو اور آخر میں خود بینی اور غرور تو بندہ کو خدا سے جدا کر دیتا ہے۔عبادت پر ناز کرنے والا گنہگار ہے اور گناہ پر عذر (توبہ) کرنے والا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

فرماں بردار ہے۔(تذکرۃ الاولیاء)

لوگوں نے حضرت امام جعفر صادقؓ کو دیکھا کہ انتہائی قیمتی لباس پہنے ہوئے تھے۔لوگوں نے کہا کہ اے ابن رسول اللہ یہ لباس اہل بیت کو زیبا نہیں ہے۔آپ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور آستین کے اندر کھینچا۔ایسا ٹاٹ پہنے ہوئے تھے کہ ہاتھ چھلا جاتا تھا اور فرمایا کہ یہ خلق کے واسطے ہے اور وہ خالق کے واسطے۔(تذکرۃ الاولیاء)

رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا

(6) حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : 2/ربیع الثانی 136ھ، ملک شام

وفات : جمعہ 15/شعبان 261 ہجری، بسطام

آپ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اویسی فیض باطنی حاصل کیا۔ بڑے اولیائے کاملین سے ہیں۔آپ کے اشارہ پر شیر حاضر خدمت ہوجاتا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے بتایا کہ فلاں مقام پر ایک بڑے شیخ ہیں تو آپ ان کی زیارت کو تشریف لے گئے۔جب اُن کے قریب پہونچے تو اس بزرگ نے قبلہ کی طرف منہ کرکے تھوکا تو آپ اُسی وقت لوٹ آئے اور فرمایا کہ اگر اس کا طریقت میں قدم ہوتا تو شریعت کے خلاف نہ چلتا۔آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو چیز میں ریاضتوں اور مجاہدوں میں اور سفر میں ڈھونڈتا تھا اس کو میں نے اپنی ماں کی خوشنودی میں پایا۔

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ فرماتے تھے کہ بایزید بسطامیؒ ہم لوگوں میں ایسے ہیں جیسے ملائکہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام۔(تذکرۃ اولیاء)

حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ فرماتے ہیں کہ میں اٹھارہ ہزار عالم بایزید سے دیکھتا ہوں اور درمیان میں بایزید نہیں ہیں یعنی جو کچھ بایزید ہے حق میں گم ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ جب مسجد کے دروازہ پر پہونچتے تو کھڑے ہوکر روتے۔لوگوں نے کہا کہ یہ کیا حالت ہے۔آپ فرماتے کہ میں اپنے آپ کو عذر والی عورت کے مثل پاتا ہوں کہ اس کو ڈر ہوتا ہے کہ اگر میں مسجد میں جاؤں تو ایسا نہ ہو کہ مسجد کو ناپاک کروں۔

گویا آپ اللہ کے گھر کی عظمت و تقدس کو جانتے ہوئے اس طرح باب مسجد پر کھڑے ہوکر آنسو بہاتے۔آپ کا یہ عمل کل قیامت تک اُمت محمدی کے لیے لائحہ عمل ہونا چاہیے اور مساجد کی حرمت کو پامال کرنے سے بچیں۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

---

(7) حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : دوشنبہ 14رشوال 313ھ، طائف

وفات : سہ شنبہ' شب عاشورہ محرم 425 ہجری' خرقان

آپ اپنے زمانہ کے غوث قطب ہیں، بڑے صاحب کرامات تھے،آپ حضرت خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ' سے اویسی روحانی تربیت پائی۔آپ نے چالیس (40) سال تک اپنا سر تکیہ پر نہیں رکھا اور صبح کی نماز عشاء کے وضو سے ادا کی۔

آپ نے محمود بادشاہ کو نصیحت کی کہ تمہاری اصل خاک ہے، خاک ہی کے اوصاف پیدا کرنا، آگ بنو گے تو آگ ہی میں جھونک دیئے جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا کہ ساری کائنات سے افضل وہ دل ہے جو خدائے تعالیٰ کے ذکر میں بسا ہوا ہے۔(سلوک مجددیہ)

آپ نے فرمایا مسلمان کے لیے یہ ادنیٰ سی بات ہے کہ جب ملائکہ حق تعالیٰ کے حضور جائیں تو عرض کریں کہ اس نے نیکی کی ہے بدی نہیں کی ہے۔(طبقات)

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(8) حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : 13رمحرم،304ھ قریہ گورگان

وفات : 22رصفر المظفر 450ھ

آپ کو حضرت ابوالحسن خرقانی سے طریقت میں نسبت حاصل ہے۔آپ یکتائے روزگار ہیں۔آپ کے زمانے کے جملہ مشائخ کو طریقت میں آپ ہی سے رجوع کرنا پڑا۔ آپ مریدین کے مشکلات میں بے حد تصرف رکھتے تھے۔صاحب کشف المحجوب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے ایک مسئلہ میں اشکال درپیش ہوا تو میں نے اس کے حل کے لیے شیخ ابوالقاسمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس وقت آپ اپنی مسجد میں کھڑے ہو کر مسجد کے ایک ستون سے میرے مسئلہ کا حل بیان فرما رہے تھے اور میرے سوال سے پہلے ہی حضرت نے اس طرح میرا مسئلہ حل فرمادیا۔ (مرآۃ الاسرار)

قدس اللہ سرہ‘ ونوراللہ مضجعہ

(9) حضرت خواجہ بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : 13رذوالحجہ 334ھ قریہ فارمد وفات : 4رربیع الاول 477ہجری،طوس

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ کو طریقت میں دوطرف سے نسبت حاصل ہے۔ایک حضرت شیخ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ وہ بھی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ دوسرے شیخ المشائخ حضرت ابوالحسن خرقانی سے۔(جہان امام ربانی)

حضرت بوعلی فارمدیؒ نے حقائق میں بہت کلام فرمایا ہے۔

آپ امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں سے باطنی نسبت اور علوم حقیقت کا استفادہ فرمایا تھا۔

قدس اللہ سرہ‘ ونوراللہ مضجعہ

(10) حضرت شیخ خواجہ یوسف ابویعقوب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : جمعہ 27 / صفر المظفر 440 ہجری، دمشق

وفات : 27 / رجب 535 / 555 ہجری۔ مرو

آپ اول خرقہ خلافت شیخ عبداللہ جونی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ پھر حضرت ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں پہونچ کر کمالات کی تکمیل فرمائی۔ آپ کو فیض باطنی حضور غوث اعظم سیدی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور شیخ حسن ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حاصل ہوا۔

آپ نے فرمایا کہ ہر اُمت میں ایک امانت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے مخفی رکھا ہے، پس اس اُمت میں اگر کوئی ایسی شئے ہے تو وہ صوفیاء کرام ہیں۔ آپ نے حدیث پاک ارحنا یا بلال کے معنوں میں فرمایا کہ ہمیں دنیا کی مصروفیتوں اور اس کی گفتگو سے نماز کے ساتھ راحت دے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں تھی۔

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعہ

(11) حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : دوشنبہ 14 / رمضان 435 ہجری، غجدوان

وفات : 12 / ربیع الاول 575 ہجری، غجدوان

آپ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل و اعظم خلیفہ اور خواجگان نقشبندیہ کے امام ہیں۔ آپ حضرت امام مالک کی اولاد امجاد سے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو ذکر قلبی کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام شیخ تلقین تھے تو حضرت یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ صحبت تھے۔ آپ کی یہ ایک بڑی کرامت تھی کہ پانچ وقت کی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نمازیں مکہ مکرمہ میں پڑھا کرتے تھے۔

آپ نے فرمایا کہ پنجوقتہ نماز جماعت سے پڑھے۔ اہل سنت والجماعت کے طریقہ کو کبھی نہ چھوڑے، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار سلف کی ہمیشہ اتباع کرے۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ نے سلسلہ نقشبندیہ کی بناء جن (11) کلمات پر رکھی ہے ان میں سے (8) کلمات آپ سے یعنی ہوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یادکرد، بازگشت، نگہداشت، یادداشت اور تین کلمات حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ سے یعنی وقوف عددی، وقوف زمانی اور وقوف قلبی ہے۔

آپ بڑے صاحب تصرف بزرگ تھے۔ آپ کی بے شمار کرامتیں ہیں۔ نفحات میں ایک واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کی محفل میں ایک مرتبہ ایک خوبصورت نوجوان حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی اور غائب ہوگیا۔ لوگوں نے حضرت سے اس شخص کے متعلق دریافت فرمایا تو شیخ نے کہا وہ چوتھے آسمان کا فرشتہ تھا کسی قصور کی وجہ سے وہ اپنے مقام سے گر گیا اور آسمان دنیا پر آ گیا تو اس نے اور فرشتوں سے اپنا حال بیان کیا اور مشورہ طلب کیا تو فرشتوں نے اسے یہاں بھیجا۔ پس اس نے ہم سے دعا کی درخواست کی اور الحمد للہ وہ دعا منظور ہوگئی اب وہ اپنے اصلی مقام پر بھیج دیا گیا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

الغرض آپ کے کمالات بے حساب اور دائرۂ تحریر سے باہر ہے۔

(مرآۃ الاسرار)

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعہ

(12)　حضرت خواجہ عارف ریوکری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : 27/رجب 551ہجری، ریوگڑ

وفات : یکم شوال 615/616، ریوگڑھ، بخارا

آپ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے افضل واکبر خلیفہ ہیں۔ علوم شریعت وطریقت، زہدوتقویٰ، اتباع سنت میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ زندگی تمام اپنے پیرومرشد کی خدمت میں رہ کر فیوضات وبرکات حاصل کئے۔ پیرروشن ضمیر کے پردہ فرمانے کے بعد مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور لاکھوں طالبان حق کی ہدایت اور تربیت میں مصروف ہوگئے۔

آپ ہمیشہ یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ آپ مجھ کو جو سزا دینا چاہتے ہیں دیجئے، مگر اپنی ذات سے جدا نہ کیجئے۔

آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے جو اپنے باطن کو عروج بخشنا چاہتا ہے وہ عوام الناس سے دوری اختیار کرے۔

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں جو کوئی شخص **اللھم اغفر اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم** دن میں دس مرتبہ کہے گا اللہ تعالیٰ اس کا نام ابدال میں لکھ دے گا اور اس کا شمار اولیاء کاملین میں ہوگا۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(13) حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: سہ شنبہ 18/شوال 627ھ

وفات: 17/ربیع الاول 715/717 ہجری، امکنہ، بخارا

آپ حضرت خواجہ عارف ریوکری رحمۃ اللہ علیہ کے اجل واکمل خلیفہ ہیں۔ آپ مصلحتاً ذکر جہری کرتے تھے۔ پوچھا گیا کہ آپ ذکر جہری کیوں کرتے ہیں۔ تو جواب دیا کہ سوتوں کو جگادیں اور غافلوں کو آگاہ کردیں۔ اور ذکر جہر مبتدی کے واسطے کافی ہے اور منتہی و متوسط کے لیے ذکر خفی واجب ولازم ہے۔

آپ بڑے بلند پایہ بزرگوں میں سے تھے۔ آپ کے ایک عظیم خلیفہ حضرت خواجہ علی رامیتنیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ اس وقت کے مشائخ میں ایسا کون ہے جس کی اقتداء کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ خواجہ محمود انجیر فغنوی کی اقتداء کی جائے۔ (مشائخ نقشبندیہ)

قدس اللہ سرہ ونور اللہ مضجعہ

(14) حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ولادت: 16/شوال 631ھ بروز چہارشنبہ، خراسان

وفات: دوشنبہ 28/ذوالقعدہ 721 ہجری خوارزم

آپ حضرت خواجہ محمود فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کے اعظم خلیفہ ہیں۔ اپنے زمانہ کے قطب تھے۔ جو کوئی ایک روز بھی آپ کی صحبت بابرکت میں بیٹھ جاتا وہ حقیقت معرفت الٰہی تک پہونچ جاتا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو فرمایا کہ حضرت خواجہ محمود فغنوی رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ کے قطب ہیں تو پھر کبھی اپنے پیر و مرشد کی خدمت اور صحبت کو نہ چھوڑا۔

آپ بھی بلحاظ استعداد طالبان طریقت مبتدی کو ذکر جہر اور منتہی و متوسط کو ذکر خفی کی تعلیم فرماتے تھے۔ کسی نے آپ سے پوچھا تصوف کیا ہے تو آپ نے فرمایا کندن و پیوستن (یعنی دنیا سے ٹوٹ پھوٹ کر اللہ کے ہو جانا)۔

آپ فرمایا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کی صحبت رکھو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایسے کی صحبت رکھو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحبت رکھتا ہو۔ اور فرماتے ہیں، ایسی زبان سے دعا کرو کہ جس سے گناہ نہ کیا ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے سامنے عاجزی کیا کرو تا کہ وہ تمہارے واسطے دعا کریں۔

اس طرح ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ نیکوں کی صحبت اختیار کرو گے تو نیک بن جاؤ گے اور اگر بدوں کے ساتھ رہو گے تو تم بھی بد ہو گے۔ اور فرمایا اگر کسی انسان کی صحبت کی وجہ سے یادِ خدا سے غفلت ہو جائے تو سمجھو کہ وہ شیطان ہے جو بصورت انسان ہے۔ ابلیس انسان بدتر ہے ابلیس جن سے۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

ایک مرتبہ فرمایا کہ عالم شریعت کی ابتداء ازل سے ہے۔ اس میں قیل وقال ہو سکتا ہے۔ اس لیے　اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ　کا جواب　قَالُوْا بَلٰی　سے دیا گیا۔

ابد سے عالم حقیقت کا آغاز ہے۔ اس لیے اس میں قیل وقال نہیں اس لیے کہ　لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْم　کا جواب کسی نے نہ دیا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قدس اللہ سرہٗ و نور اللہ مضجعہ

(15) حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : سہ شنبہ 25/رجب 591ھ

وفات : 10/جمادی الآخر، 755ھ سماس، بخارا

ابھی حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ بہاء الدین نقشبندی قدس اللہ سرہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے اپنے خلیفہ اول حضرت خواجہ امیر کُلال رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی تربیت کی تاکید فرمائی۔ آپ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو بطور نصیحت فرمائی کہ اے فرزند" دعا میں یوں کہنا چاہیے،"خدایا اس بندۂ ضعیف کو اپنے فضل وکرم سے اُسی پر قائم رکھ جس میں تیری رضا ہو"۔ اور فرمایا" اِدھر اُدھر کے لایعنی خطرات سے ہمیشہ دل کو بچائے رکھو۔

قدس اللہ سرہ ونور اللہ مضجعہ

(16) حضرت خواجہ سید امیر کُلال رحمۃ اللہ علیہ

ولادت : جمعہ 11/جمادی الثانی 676ھ سوخار

وفات : جمعرات 8/جمادی الاول 772ہجری سوخار، بخارا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلیفہ اول اور اپنے زمانہ کے مقتدا و پیشوا تھے۔ ایام حمل میں اگر آپ کی والدہ محترمہ مشتبہ لقمہ کھالیتیں تو سخت دردِ شکم ہوتا اور قئے ہوجاتی۔ آپ کے 114 خلفاء تھے جو درجہ ولایت پر پہونچے اور صاحب ارشاد ہوئے۔

جب آپ جوان ہوئے تو کشتی کرنے لگے۔ ایک دن حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ کا اس اکھاڑے پر سے گذر ہوا اور آپ وہاں تھوڑی دیر رک گئے۔ آپ کے مریدین کے دلوں میں خیال پیدا ہوا کہ حضرت یہاں اس بدعت کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے اپنے

مریدین کے خیال کے جواب میں فرمایا کہ اس ہنگامہ میں ایک مرد ہے جس کی صحبت سے بہت سے لوگ صاحب کمال ہوں گے۔ ہماری نظر اس پر ہے۔ اسی اثناء میں امیر سید کلال کی نظر حضرت بابا سماسی پر ٹھہری۔ آپ کے دل کی دنیا بدل گئی۔ آپ حضرت کے پیچھے پیچھے آپ کے گھر تک آ گئے۔ حضرت سماسی نے آپ کو راہ طریقت پر ڈال کر اپنا فرزند بنا لیا اور آپ کو اس کمال پر پہنچایا کہ جن کے ذریعہ خواجگان حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ جیسے اولیاء رونما ہوئے۔ (مرآۃ الاسرار)

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعه

(17) حضرت خواجہ' خواجگان پیر پیراں

حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 4 محرم 728ھ

وفات: دوشنبہ 3 ربیع الاول 791 ہجری، قصرعارفاں' بخارا

مفلس ہیں اور آپ کے کوچہ میں آئے ہیں
للہ کچھ اپنے حسن کا صدقہ تو دیجئے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل و جانشین ہیں۔ آپ کی نسبت وارادت بظاہر خواجہ امیر کُلال رحمۃ اللہ علیہ سے ہے لیکن باطنی اور روحانی فیوض و برکات حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روحانی فیض حاصل ہے۔

آپ اپنے زمانہ کے امام الطریقت وحقیقت تھے۔ بچپن ہی سے آثار ولایت نمایاں تھے۔ آپ کا شجرۂ نسب (25) واسطوں سے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔ آپ کو نقشبند اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ سوداگر تھے۔ قالین کا کارخانہ تھا

جس میں قالینوں پر طرح طرح کی نقش ونگار کا کام کرتے اور کراتے تھے۔

کسی نے حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ کے طریقہ نقشبندیہ عالیہ میں نہ ذکر جہری ہے اور نہ خلوت تو پھر آپ کے طریقہ کی بناء کس چیز پر ہے تو فرمایا **ظاهر باخلق، باطن باخالق،** یعنی **دست بکار دل بہ یار** پر ہمارے طریقہ کی بناء قائم ہے۔(گلزاراولیاء)

درّالمعارف میں لکھا ہے کہ حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیراں رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میرے جنازہ کے ساتھ یہ قطعہ پڑھیں۔

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو شیاء للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما آفریں بردست و بَر بازوئے ما

قدس اللہ سرہ' ونوراللہ مضجعہ

(18) حضرت خواجہ علاءالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: دوشنبہ 17/ذی الحجہ 695ھ

وفات: 20/رجب 802ہجری، ماوراءالنہر، جغانیان

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین ہیں۔ نسبت خلافت وارادت کے علاوہ آپ کو خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں نسبت دامادی بھی حاصل تھی۔ آپ کا شمار سادات بخارا میں سے ہے۔

آپ سرکار نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے نورنظر تھے۔ آپ جب بیعت کے لیے آئے تو سرکار نقشبندؒ نے آپ کے نفس کو توڑنے کے لیے سیب منگوا کر حکم دیا کہ بازاروں میں بیچ کر آؤ۔ آپ اپنی وفات کے وقت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو علانیہ دیکھا۔

حضرت خواجہ نقشبند کی آپ پر خصوصی توجہ تھی وہ آپ کو اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے اور ہمیشہ توجہ میں رکھتے جس کی وجہ سے آپ نے قلیل عرصہ میں اس مقام کمال کو حاصل فرمایا۔ جس کی وجہ سے آپ کے شیخ اپنی زندگی میں طالبوں کو تربیت کے لیے آپ کے حوالہ فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ علاء الدین نے مجھ کو سبکبار کردیا ہے۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

آپ فرماتے تھے کہ اولیاء اللہ کے پُرانوار مزاروں کی زیارت کرنے والو، تم کو چاہیے کہ زیارت کے وقت خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ رہو اور اس صاحب قبر ولی کی روح کو اس توجہ الی اللہ کے کمال کا وسیلہ بناؤ۔ (گلزار اولیاء)

قدس اللہ سرہٗ و نور اللہ مضجعہ

(19) حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: چہارشنبہ 14 رشعبان 671ھ قریہ برقہ

وفات: دوشنبہ 5 رصفر 851، بلغنون، حصار

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ خواجہ خواجگان بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت فرما کر ایک زمانے تک سلوک طے فرمایا اور انتقال کے وقت فرمایا کہ تم خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر سلوک نقشبندیہ کی تکمیل کرلو۔ حسب الحکم آپ حضرت علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت میں رہ کر کمالات و فیوض برکات و خلافت سے سرفراز کئے گئے۔

قدس اللہ سرہٗ و نور اللہ مضجعہ

(20) حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: پنجشنبہ 4/رمضان 806ھ بخارا کہنہ

وفات: شنبہ 29/ربیع الاول 895ہجری، سمرقند

آپ کو بہت سے مشائخ وخواجگان و عارفین کاملین سے فیض حاصل ہے لیکن طریقت وسلسلہ بیعت میں نسبت حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے۔آپ کو بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضور ومعیت کی نسبت حاصل تھی۔آپ کے ملفوظات بہت ہی اعلیٰ ہیں۔آپ نے فرمایا کہ ذکر بمنزلہ کلہاڑی کے ہے۔خطرات اور وسوسوں کے کانٹوں کودل کے اطراف سے کانٹ چھانٹ دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جن میں یہ علامتیں پاؤتوان کواولیاءکرام سے سمجھو۔

(1) ان کی صورت دیکھتے ہی غایت محبت سے بے اختیار دل ان کی طرف جھکا پڑتا ہے۔

(2) جب وہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی باتوں میں کچھ ایسا مزہ آتا ہے کہ دل ہر طرف سے غافل ہوکر یہ چاہتا ہے کہ گھنٹوں بیٹھے انہیں کی باتیں سنا کرے۔ان سے کوئی فعل باطل اور لغو سرزدہونے نہیں پاتا۔(گلزاراولیاء)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعه

(21) حضرت خواجہ محمد شرف الدین زاہد رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: سہ شنبہ 14 رشوال 852ھ حیدر آباد، سندھ

وفات: یکم ربیع الاول 936ہجری رخش

آپ حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ہیں۔نسبت ارادت و بیعت خواجہ عبید اللہ احرار سے حاصل کی۔اجل خلفاء میں شمار ہوتا ہے۔اور پیر روشن ضمیر کی ایک ہی صحبت میں تمام کمالات سے سرفراز کئے گئے اور خرقہ خلافت واجازت سے سرفراز ہوکر ہزاروں طالبان طریقت کی تربیت فرمائی۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

(22) حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 16 رشوال 846ھ بروز چہار شنبہ، سرہند

وفات: 19 رمحرم 970ہجری تستر آباد، ہرات

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں۔اگرچہ کہ آپ ابتدائی سلوک حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں طے کیا مگر تکمیل سلوک وخلافت اپنے ماموں حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ بیعت ہونے سے پہلے پندرہ سال تک زہدو ریاضات میں بسر کئے۔آپ جامع علوم شریعت وطریقت تھے۔ آپ کو مریدوں کی تربیت وارشاد میں کمال تھا۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

(23) حضرت خواجہ مولانا خواجگی محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: دوشنبہ 14/رمضان 907ھ، دمشق

وفات: 22/شعبان 1009 ہجری، امکنگ، سمرقند

آپ ابتداء حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت وصحبت وسلوک سے مالا مال تھے لیکن سلوک کی تکمیل اور خلافت اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی ہے۔ آپ کی تعلیمات حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے قدم بہ قدم تھیں۔ آپ بغیر استخارہ کروائے کہ کسی کو مرید نہیں کرتے تھے۔

آپ صاحب کرامات اولیاء میں سے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ آپ کی خدمت میں انفرادی طور پر الگ الگ نیت سے آپ کی کرامت دیکھنے کی نیت سے حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے بعض کی مراد کو پورا کیا اور فرمایا درویشوں کو جو حالات وکمالات نصیب ہوتے ہیں یہ شریعت کے متابعت میں ہوتے ہیں۔ خلاف شریعت کوئی امر ان سے صادر نہیں ہوتا پھر فرمایا کہ درویشوں کے پاس امر مباح کے لیے بھی نہ آئے کیونکہ ان کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔ وہ اکثر ایسی باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ایسی حالت میں آنے والوں کے لیے نقصان ہوسکتا ہے اور آپ فرماتے ہیں ان کے پاس خالصتاً للہ آنا چاہیے تو ان کے باطن سے حصہ ملے گا۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(24) حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: پنجشنبہ 17/ رجب 972ھ

وفات: 25 جمادی الآخر 1012 ہجری، دہلی، ہندوستان

بچپن سے آپ کے چہرے بشرے سے آثار جذبہ الٰہی ظاہر ہوتے تھے۔ علوم شریعت کی تکمیل حضرت صادق حلوائی سے کرنے کے بعد طریق تصوف میں داخل ہونے کی تمنا پیدا ہوئی۔ شیخ خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت توبہ کی پھر حضرت شیخ افتخار رحمۃ اللہ علیہ، شیخ امیر عبید اللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی پیاس بجھائی پھر خواب میں اپنے آپ کو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کرتے ہوئے دیکھا۔ کشمیر کے شیخ بابا ولی کبروی نقشبندی کی خدمت وصحبت اختیار کی۔ ایسے میں شیخ کبروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی اختیار کی اور یہاں آپ نے سلوک کی تکمیل فرمائی پھر حضرت خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ہندوستان تشریف لائے۔ ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ کا آغاز آپ ہی سے ہوا۔ آپ کی مزاج میں حد درجہ تواضع وانکساری تھی کہ خاک پر بغیر بچھائے کے بیٹھ جاتے تھے۔ مشہور ہے کہ ایک روز بلی آپ کے لحاف پر سوگئی۔ صبح تک آپ یوں ہی سخت جاڑے میں بغیر لحاف کے گزار دیئے۔ اگر کسی مرید سے کوئی لغزش ہوتی تو فرماتے کہ یہ ہماری لغزش ہے جو بطور انعکاس کے اس سے ظہور کی ہے۔ (گلزار اولیاء)

آپ صرف طالب صادق ہی کو مرکز توجہ بناتے ورنہ عوام سے عذر کر کے ٹال دیتے۔ آپ جس کسی کو بھی قبول فرماتے اس میں مادہ عشق ومحبت زیادہ ہوتا تو اس کو رابطہ تعلیم فرماتے۔

آپ کی نسبت میں جذب نہایت تھا جس پر نظر پڑتی تھی وہ بے اختیار و بیتاب ہوجاتے اور کسی پر عالم مثال اور کس پر عالم ارواح منکشف ہوجاتا اور بعض تو صرف چہرہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مبارک کی رویئت سے ہی مجذوب و مغلوب ہوجاتے۔ ایک مرتبہ ایک خطیب خطبہ دے رہا تھا اور اس کی نظر آپ پر پڑی اسی وقت منبر سے گر پڑا۔ کھانے پینے میں حد درجہ احتیاط فرماتے اور تاکید فرماتے کہ طعام کی تیاری باوضو ہو۔ بحضور جمعیت پکایا جائے کیونکہ جو کھانا بلا احتیاط پکتا ہے وہ کھانے سے ایک دھواں اٹھتا ہے اور وہ مجاری فیض کو بند کر دیتا ہے اور اگر کوئی ان احکامات میں کوتاہی کرتا تو نقصان کی صورت میں ظاہر ہوجاتا۔

ایک اور مقام پر آپ ارشاد فرماتے ہیں توکل کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ترک اسباب کر کے بیٹھ جائے جو کہ بے ادبی ہے بلکہ کوئی سبب پیشہ اختیار کرے اور سبب پر نظر نہ رکھے سبب کو مثل دروازہ سمجھے۔ اللہ تعالیٰ نے واسطے حصول سبب کے مقرر کیا ہے اگر کوئی دروازہ بند کر کے دیوار پر سے گذرنا چاہے تو یہ بے ادبی ہے۔ (مشائخ نقشبندیہ مجددیہ)

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعہ

(25) امام ربانی، محبوب صمدانی، مجدد الف ثانی، امام طریقہ

حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: جمعہ نصف شب 14 رشوال 971ھ

وفات: سہ شنبہ 28 رصفر 1034 ہجری، سرہند شریف، انڈیا

آپ بچپن ہی سے صاحب احوال تھے۔ آپ نسباً فاروقی ہیں۔ آپ اپنے وقت کے کاملین علماء سے علوم قرآن، حدیث وفقہ حاصل کی۔ نسبت چشتیہ وقادریہ کی اجازت و خلافت اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ ابھی (18) سال کی عمر بھی نہ ہوئی کہ تمام علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل فرمالی اور سالکین کی تربیت میں مشغول ہوگئے۔ آپ جب 1008ھ ہجری میں حج کے ارادے سے دہلی پہونچے تو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے نیاز حاصل کیا اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے تو حضرت باقی باللہ نے اپنا خواب

بیان فرمایا کہ میرے شیخ خواجگی امکنگی نے تعبیر فرمایا تھا کہ مجھ سے کوئی قطب الاقطاب فیض پائے گا اور وہ تمام آثار ونشانیاں تم میں پائے جاتے ہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی نے طریقہ نقشبندیہ کے ریاضات ومجاہدات، اذکار و مراقبات، کرامات، علوم طریقت، انوار فیوض وبرکات سے طالبین طریقت کو ایسا سیراب کیا کہ بڑے بڑے اولیاء اللہ کی عقلیں بھی حیران تھے۔ پھر حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔ اگرچہ کہ آپ تمام سلاسل میں کمال کو پہونچے تھے لیکن طریقہ نقشبندیہ کی ترویج میں خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ کی کرامات بے حد وبے شمار ہیں۔ مشہور کرامت کہ ایک وقت میں دس مقامات پر دعوت قبول فرمائی اور ہر جگہ دعوت میں شرکت فرمائی۔

ایک مرتبہ حضرت خواجہ باقی باللہ نے ارشاد فرمایا کہ میاں احمد مکمل مرادوں اور محبوبوں سے ہے ان کے مانند آج زیر فلک کوئی نہیں۔

ایک مقام پر حضرت امام ربانیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ باقی باللہ اسی وقت تک مریدوں کی تربیت میں پیش پیش تھے جب تک کہ میری تعلیم مکمل نہیں ہوئی تھی جب وہ میری تربیت سے فارغ ہوئے تو معلوم ہوا کہ انہوں نے خود کو اب مشیخت کے کام سے علیحدہ کرلیا ہے۔ اور انہوں نے مریدوں کو میرے حوالے فرمادیا اور میرے متعلق فرمایا کہ ''یہ بیج ہم بخارا اور سمرقند سے لائے ہیں اور ہندوستان کی مبارک سرزمین میں اسے بویا ہے''

آپ کو جب گوالیار میں قید کیا گیا تو سخت پہرہ کے باوجود جمعہ کی نماز کے لیے مسجد آتے اور قید خانہ واپس جاتے۔ پہرہ داروں کو خبر بھی نہ ہوتی۔ قید خانہ میں آپ کی توجہات و فیض صحبت سے ہزاروں قیدی اہل اللہ سے ہوگئے تھے۔

وصال کے وقت بدن مبارک کو تختہ پر لٹایا اور کپڑے اتارے تو حاضرین نے ملاحظہ کیا کہ حضرت نماز کی طرح نیت باندھے ہوئے ہیں۔ جب داہنی و بائیں طرف

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کروٹ لٹایا تو حاضرین نے دیکھا کہ ہاتھوں کو حرکت ہوئی اور وہ خود بخود نیت کی حالت میں آ گئے۔ ہاتھ لگا کر دیکھا گیا تو گرفت مضبوط تھی حالانکہ آپ کے دست مبارک پھول کی پنکھڑی کی طرح ملائم تھے۔

آپ نے فرمایا، شریعت کے تین حصے ہیں، علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں چیزیں متحقق نہیں ہو جاتیں، شریعت متحقق نہیں ہو سکتی اور جب شریعت متحقق ہو گئی گو پھر حق سبحانہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گئی جو تمام دینی و دنیوی سعادت سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ ورضوان من اللہ اکبر (نور الخلائق، مجدد الف ثانی)

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

(26) حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 11 / شوال 1007 ھ، سرہند شریف

وفات: 9 / ربیع الاول 1079 ہجری، سرہند شریف

آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تیسرے فرزند ارجمند ہیں۔ حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ میرے فرزند محمد معصومؒ کی ولادت میرے لیے بہت مبارک ثابت ہوئی کیونکہ ان کی ولادت کے بعد مجھے حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی اور یہ تمام علوم و معارف حاصل ہوئے۔

حضرت مجددؒ اپنے اس فرزند عالی شان کے متعلق فرماتے ہیں ''وہ محبوبوں میں سے ہے''۔ اسی وجہ سے آپ ان کو نہایت تعظیم و وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ایک روز حضرت محمد معصومؒ اپنے والد بزرگوار سے عرض فرمایا کہ ''میں اپنے آپ کو ایک نور پاتا ہوں کہ جس سے تمام عالم منور ہے اور وہ نور تمام ذرات میں سرائیت کیے ہوئے ہے جس طرح آفتاب کا نور کہ جس سے تمام عالم منور ہے''۔ تو حضرت مجددؒ نے فرمایا، اے بیٹے تم اپنے وقت کے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قطب ہوگے۔ چنانچہ جب حضرت مجددؒ اس دنیا سے پردہ فرمائے تو حضرت محمد معصومؒ نے مسندارشادکوزینت بخشا۔تقریباًنو(9)لاکھ لوگوں نے آپ کے دست مبارک پرتوبہ کی اور سات ہزار(7000)خلفاءآپ کےفیض سےصاحب ارشادہوئے۔ایک ہفتہ میں آپ کی صحبت مبارک سے طالب فنا و بقاء کی منازل طئے کرلیتا تھا اور ایک مہینہ میں کمالات ولایت سےمشرف ہوجاتاتھا۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی بہت تعریف کی ہے کہ یہ میرا بچہ محمدی المشرب ہے۔آپ نے ایک ماہ میں قرآن مجید حفظ کرلیا۔سولہ سال کی عمرشریف میں جملہ علوم ظاہری و باطنی سے فارغ ہوگئے۔ پندرہ سال کی عمرشریف میں ذکروفکرو مراقبات اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھ کر طریقہ مجددیہ کی اشاعت میں مصروف ہوگئے۔آپ کی کمال استقامت، ورع وتقویٰ، احوال وواردات دیکھ کرامام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت وخلافت سےسرفراز فرمایا۔ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر آپ ہی کےمرید تھے۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(27) سلطان الاولیاء حضرت مولانا شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 29/شفر 1049ھ

وفات: 19/جمادی الاول 1095ھ ہجری، سرہند شریف

آپ حضرت شیخ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے پانچویں فرزندار جمند ہیں۔ تحصیل علوم کے بعد والد ماجد سے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ حاصل کیا۔ آپ ایام طفولیت سے ہی کمالات باطنی حاصل کرنے شروع کردیئے تھے۔ گیارہ (11) سال کی عمر میں ہی آپ کے والد حضرت معصومؒ نے آپ کو فناء قلب کی بشارت عطا فرمائی۔

اگر کسی دنیادار کے گھر سے کوئی کتاب منگواتے تین دن تک اس کا مطالعہ نہیں کرتے اور فرماتے کہ ان کی صحبت سے ظلمت مثل غلاف کے اس پر لپیٹ گئی ہے۔ جب ببرکت صحبت مبارک ظلمت زائل ہوجاتی پھر اس کتاب کا مطالعہ فرماتے آپ کا نور فراست اور کشف اس قدر صحیح تھا کہ جیسا آپ کو چشم دل سے معلوم ہوتا تھا، اوروں کو چشم ظاہر سے نہ معلوم تھا اور آپ نہایت قوی الصرف تھے۔ جب کسی مرید کی راستہ میں کسی غیر محرم پر نظر پڑتی اور وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ فوراً فرمادیتے کہ تم سے ظلمت زنا معلوم ہوتی ہے۔ شاید کہ تمہاری نظر نامحرم پر پڑگئی ہوگی۔ اس طرح ایک خادم کو راستہ میں شرابی مل گیا جب وہ خادم حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے باطن سے ظلمت شراب معلوم ہوتی ہے۔ شاید کہ کسی شرابی سے تمہاری ملاقات ہوئی ہے۔

آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوتا تھا اور آپ صاحب تصرف تھے۔ ایک مرتبہ آپ حضرت حافظ محمد محسنؒ کے مزار مبارک پر زیارت کے لیے گئے اور مراقبہ میں معلوم ہوا کہ تمام جسم و کفن درست ہے مگر پاؤں کے پوست اور کفن میں مٹی کا اثر پہنچ گیا ہے۔ آپ نے صاحب مزار سے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو حضرت محمد محسنؒ نے فرمایا میں نے ایک

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

غیر شخص کا پتھر بلا اجازت وضو کی جگہ رکھ لیا تھا کہ وہ جس وقت آئے گا لوٹا دوں گا اور ایک مرتبہ اس پتھر پر قدم رکھا تھا جس کی وجہ سے مٹی نے پاؤں اور کفن کو اثر کیا۔

آپ مقبول خاص و عام تھے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں آپ جیسا کوئی شیخ بدعتوں کا مٹانے والا نہ ہوا۔ آپ کے والد نے آپ کا لقب محتسب اُمت رکھا۔ روزآنہ صبح و شام آپ کی خانقاہ سے کم از کم 1400 لوگ کھانا کھایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا، ہمارے سلسلہ میں دوام ذکر، توجہ الی اللہ، اتباع سنت اور صحبت شیخ سے تمام انوار و برکات حاصل ہوجاتے ہیں۔

آپ کے مریدوں میں سے ایک شخص تقلیل غذا کرنا چاہا، آپ نے فرمایا کہ اس طریقہ عالیہ (نقشبندیہ) میں تقلیل غذا کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پیران کبار نے اس طریق کی بناء دوام وقوف قلبی اور صحبت شیخ پر رکھی ہے۔ (گلزار اولیاء)

سلطان وقت اورنگ زیب نے حضرت محمد معصومؒ سے التجا کی کہ اپنا کوئی خلیفہ میری ہدایت اور توجہ کے لیے روانہ فرمائیں تو آپ نے اپنے فرزند حضرت سیف الدینؒ کو وہاں بھیجا۔ جب آپ دہلی پہنچے اور قلعہ میں داخل ہونے والے تھے تو دیکھا کہ قلعہ کے دروازہ پر دو ہاتھیوں کے تصویر بنی ہوئی ہے جس پر فیلبان بھی سوار ہیں۔ آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا میں اس قلعہ میں داخل نہیں ہوں گا کیونکہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے وہاں رحمت کے فرشتہ نہیں آتے۔ چنانچہ اسی وقت وہ ہاتھی اور فیلبان توڑ دیئے گئے جب آپ اندر تشریف لائے۔

آپ نے نہ صرف عوام بلکہ حکمران ہندوستان کی طرف بھی توجہ خاص فرمائی جس کی وجہ سے عالمگیرؒ بھی آپ کے فیض سے مستفیض ہوئے اور عالمگیرؒ کے شہزادے اور وزراء وغیرہ بھی آپ کے مریدین اور معتقدین تھے جن کے ظاہر و باطن کی آپ ہمیشہ اصلاح فرماتے تھے۔

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(28) حضرت شیخ حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ

وفات: 1147ھ

آپ شیخ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔علوم ظاہری و باطنی میں آپ جیسا دہلی میں کوئی نہ تھا۔آپ کے فیض باطنی سے ہزاروں لوگ فیض یاب ہوئے۔

قدس اللہ سرہ‘ونوراللہ مضجعہ

(29) حضرت سید السادات سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: سہ شنبہ 14/ذوالحجہ 1037ھ

وفات: جمعہ‘11/ذیقعدہ1135ہجری،دہلی

آپ نسبت نقشبندیہ مجددیہ شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔پھر شیخ حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں برسوں حاضر باش رہ کر فیوض حاصل کرتے رہے۔ابتداء میں آپ پندرہ سال تک حالت استغراق میں رہے سوائے نمازوں کے کہ ہوش آجاتا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سنتوں پر عمل پیرا تھے۔حلال غذا کا سختی سے اہتمام فرماتے تھے۔اُمراء کے پاس شبہ کے خوف سے دعوت میں شریک نہ ہوتے۔عبادات ریاضات میں قدم راسخ تھا،ورع وتقویٰ،تسلیم ورضا،تواضع وانکساری کے پیکر تھے۔

اپنے ہاتھ سے چندروز کا کھانا تیار کر لیتے اوراس کو شدت بھوک میں کھاتے اور فرمایا کرتے کہ تیس سال طبیعت کا تعلق کیفیت غذا سے نہیں رہا۔

قدس اللہ سرہ‘ونوراللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(30) قیوم طریقہ شمس الدین حبیب اللہ

حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: صبح جمعہ 11 / رمضان 1111ھ کالا باغ

وفات: شنبہ 10 / محرم 1195، دہلی، انڈیا

آپ سادات علوی ہیں۔ کم سنی ہی سے انوار ولایت پیشانی مبارک سے ظاہر تھے۔ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم ابھی نو سال کی عمر شریف میں تھے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں عنایت والطاف فرماتے دیکھا۔ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر آتا تو حضرت کی صورت مبارک ہمارے سامنے ہوتی۔ ہم نے اپنی ظاہری آنکھوں سے حضرت کو بارہا دیکھا ہے اور ہمارے حال پر التفات فرماتے تھے۔ آپ جب حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے خلاف عادت فوراً بغیر استخارہ کئے مرید فرمادیا۔ پہلے ہی توجہ میں میرے کل لطائف خمسہ جاری ہوگئے اور آپ کو وہ کمال اپنے شیخ کی محبت میں حاصل ہوا اور باطن میں وہ تاثیر پیدا ہوئی کہ جب کبھی آئینہ دیکھتے اپنے آپ کو شیخ کی صورت میں دیکھا کرتے۔ اور چار سال تک شیخ کی خدمت مبارک میں حاضر باش اور ریاضت کرنے لگے اور خرقۂ مبارک سے سرفراز کئے گئے۔ اپنے شیخ کے وصال کے بعد بھی چھ سال تک قبر شریف سے فیض حاصل کرتے رہے۔ اور دیگر شیوخ زمانہ سے بھی فیض حاصل کرتے رہے اور لاکھوں تشنگان معرفت کو جو دنیا بھر سے آتے تھے اپنی باطنی کمالات سے سیراب کرتے رہے۔ کسی کا ہدیہ قبول نہیں فرماتے تھے۔

آپ فرماتے تھے سالکوں کے لیے ہزار بار درود شریف اور کثرت استغفار لازم ہے۔ مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ عصر کے بعد دائمی درس لینا چاہیے، دعائے حزب البحر، ختم خواجگان مشکلات کے لیے ہر روز پڑھنا چاہیے، تہجد کی نماز میں (10) یا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(12) رکعتیں مع سورہ اخلاص اورسورہ یٰسین یا جس قدر ہوسکے پڑھے۔ اشراق کی نماز چار رکعت، نماز چاشت میں چار یا چھ رکعت اورزوال میں بھی چار رکعتیں ایک سلام سے، سنت مغرب کے بعد 6 یا 20 رکعت اورعشاء کی سنت کے بعد چار رکعت، سنت عصر اورتحیۃ وضوبھی لازم ہونا چاہیے۔ تلاوت قرآن مجید ایک جز، کلمہ تمجید، کلمہ توحید سوسومرتبہ اورسبحان اللہ وبحمدہ صبح اور سوتے وقت (100) مرتبہ پڑھیں لیکن ان تمام اعمال میں حضور قلب ہونا ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اس طریقہ میں پیری ومریدی محض بیعت، شجرہ اورکلاہ نہیں ہے بلکہ مرشد کی صحبت میں رہ کرذکر قلبی، حصول جمیعت اورتوجہ الی اللہ کی تعلیم بھی لازم ہے۔

قدس اللہ سرہ ونور اللہ مضجعہ

---

(31) حضرت قطب فلک الارشاد شاہ عبداللہ المعروف غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 1158ھ پٹیالہ، پنجاب

وفات: شنبہ 22 صفر 1240 ہجری، دہلی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ کا نسب مبارک سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ آپ کی ولادت سے پہلے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ آپ کے والد کے خواب میں آکرفرمایا کہ اے عبداللطیف تم کولڑکا پیدا ہونے والا ہے۔ اس کا نام ہمارا نام رکھنا۔ حسب الحکم آپ کا نام علی رکھا۔ تو آپ خود بڑے ہوکر ادباً اپنا نام غلام علی رکھ لیا اوریہی مشہور ہوگیا۔ آپ کے چچا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے بھتیجے کا نام عبداللہ رکھنا۔ اس ارشاد کی تکمیل میں آپ کا نام عبداللہ بھی رکھا گیا۔ آپ توکل کی زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ کے حجرۂ مبارک میں ایک پرانی حصیر اورایک اینٹ تھی جس کو تکیہ کے طور پرسرہانے رکھ لیا کرتے تھے۔ اس کے سوا

اور کچھ نہ تھا۔سنتوں پر پورا پورا عمل تھا۔آپ ہمیشہ احتباء کئے ہوئے بیٹھا کرتے تھے، اگر نیند بھی آتی تو یوں ہی احتباء کئے ہوئے سوجاتے حتیٰ کہ انتقال بھی اسی احتباء کی حالت میں ہوا۔کم کھاتے ،کم سوتے اپنے مریدوں میں سے کسی کوتہجد کے وقت غافل پاتے تواس کو جگادیتے تھے۔آپ کی خانقاہ سے روزآنہ (200) حضرات کھانا کھاتے تھے۔عشق رسول میں کمال حاصل تھا۔حضرت شیخ شاہ ابوسعید قدس اللہ سرہٗ سے صلوۃ اوابین اورتہجد میں کثرت سے قرآن کریم سنتے تھے۔حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک طالبین کوخواب میں فرمایا کہ تم غلام علی (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس جاکرفیض حاصل کرو۔بے شمار اولیاء اللہ بھی آپ کی خدمت میں سالکین کوفیض حاصل کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ لفظ فقیر میں ف سے مراد فاقہ۔قاف سے مراد قناعت، ی سے مراد یادالٰہی اور'ر' سے مراد ریاضت۔جوانہیں بجالائے تو اسے 'ف' سے فضل خدا قاف سے قرب مولیٰ، 'ی' سے یاری اور 'ر' سے رحمت حاصل ہوتی ہے۔نہیں تو 'ف' سے فضیحت، 'قاف' سے قہر۔'ی' سے یاس اور 'ر' سے رسوائی ملتی ہے۔(مقامات مظہری)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قدس اللہ سرہٗ ونوراللہ مضجعہ

(32) نقشبند دکن حضرت شاہ سعد اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 1199ھ م 1770ء بمقام سرحد افغانستان

وفات: 28/ جمادی الاولیٰ 1270 ہجری، حیدر آباد

آپ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ پیدائش سے قبل ایک بزرگ نے آپ کے والد کو خوشخبری دی تھی کہ تم کو ایک لڑکا ولی کامل پیدا ہوگا۔ آپ کے لڑکپن ہی سے چہرہ پر ولایت کے آثار نمایاں تھے۔ ایک دفعہ چند مسلح آدمیوں نے آپ پر حملہ کر کے بائیں قدم مبارک کو زخمی کر دیا تھا۔ علاج کے لیے آپ سفر کر رہے تھے کہ خواب دیکھا کہ دہلی میں ایک بزرگ ہیں اور آپ کو فرما رہے ہیں کہ بابا سعد اللہ تم کہاں جا رہے ہو تمہارا علاج تو ہمارے پاس ہے۔ پھر جب حضرت پیر سیدنا شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جو خواب میں نظر آئے تھے۔ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل کی اور 12 سال ریاضت و مجاہدہ، اذکار و اشغال سلوک کے مراتب طے کئے۔ جب تک دہلی میں رہے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر روزآنہ حاضری دیا کرتے۔ جب حج کی سعادت و مدینہ پاک حاضر ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد اللہ تم ہند میں جاؤ وہاں تم سے بہت بندگان خدا فیضیاب ہوں گے۔ آپ حیدر آباد تشریف لائے اور مسجد الماس، علی آباد میں دو سال تک تشریف فرما رہے۔ دور دور سے ہزاروں طالبان حق آتے اور فیضیاب ہوتے رہے۔ آپ اپنے پیر و مرشد حضرت پیر غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس بہت سادہ طور پر کیا کرتے تھے۔ ساٹھ ستر من کی پخت، کئی قرآن شریف کے ختم اور تقسیم شیرنی یہی عرس تھا۔ اکثر علماء کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاہ سعد اللہ سے بیعت کرو اور فیض حاصل کرو۔ کسی کی تکلیف سنتے تو خود بھی اس مصیبت زدہ کے ساتھ روتے۔ نماز فجر کے بعد مریدین کو اشراق تک توجہ دیتے، پھر

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اشراق کے بعد تازہ وضو کر کے چاشت تک توجہ دیتے۔ ناشتہ کے بعد روز آنہ (15) پارہ تلاوت کرتے یا (3) پارے ضرور پڑھ لیا کرتے۔ عصر کی جماعت کے بعد مکتوبات امام ربانی آپ کے سامنے پڑھا جاتا تھا۔ بعد جماعت مغرب پھر مریدوں پر توجہ فرماتے۔ بعد عشاء حضور پیران پیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرماتے۔ علماء و طالبین کو ذکر و فکر کی تعلیم دیتے تھے۔ آدھی رات سے بیدار ہو کر نماز تہجد، صلوٰۃ التسبیح، ذکر و اشغال میں مصروف ہو جاتے۔ کچھ دیر رات باقی رہتی، غسل فرما کر نماز فجر جماعت سے ادا کرتے۔ کسی کا ہدیہ قبول نہ فرماتے۔ خانقاہ شریف میں ہر وقت کم از کم 200 لوگ رہتے۔ سب کے کھانے کا اہتمام فرماتے۔ شریعت پر سختی سے عمل پیرا تھے۔

حضرت نقشبند دکنؒ کے خلفاء

گلزار نقشبند میں خلفاء کی تفصیلات حسب ذیل بیان کی گئی ہیں:

(1)　حضرت سید شاہ محمد عثمان نقشبندی مجددیؒ

آپ حضرت نقشبند دکنؒ کے خلیفہ اخص و جانشین تھے۔ آپ نقشبند دکن کے خالہ زاد بھائی اور پیر بھائی تھے اور حضرت پیر غلام علی شاہؒ دہلوی کے مرید بھی تھے۔ آپ نقشبند دکنؒ کی شب و روز خدمت میں رہتے اور سلوک بھی طے فرمایا۔ آپ سجادگی و جانشینی میں مخلوق خدا کی خوب رہنمائی فرمائی۔ آپ کا وصال 20 / ربیع الاول 1277ھ م 1857ء کو ہوا۔ آپ گنبد کے اندر بائیں جانب مدفن ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت بی بی سیدہ فاصلہ بیگمؒ بھی آپ کی مزار حضرت کے گنبد کے اندر بائیں جانب آخر میں ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت سید شاہ محمد خضر نقشبندی مجددیؒ سجادہ نشین و جانشین مقرر ہوئے۔ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت سید شاہ عمر نقشبندی مجددیؒ خلیفہ و جانشین ہوئے۔ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد حسین نقشبندی مجددی خلیفہ و جانشین ہوئے۔ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد آپ کے صاحبزادے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سید شاہ عبدالمغنی نقشبندی مجددی المعروف بہ مقبول پاشاہ علیہ الرحمہ خلیفہ وحضرت نقشبند دکن کے پانچویں جانشین ہوئے۔آپ پریشان حال بلیات وشیاطین سے متاثرہ حضرات کی روحانی خدمت انجام دی۔بے شمار لوگ فیضیاب ہوئے۔آپ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرت سید شاہ محمد خضر نقشبندی مجددی صاحب مدظلہ العالی سجادۂ ششم وخلیفہ وجانشین مقرر ہوئے۔آپ اپنے والد بزرگوار اور اسلاف کی طرح سلسلہ کی ترویج میں شبانہ روز مصروف ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے فیض کو جاری وساری فرمائے۔آمین

(2) حضرت میر اشرف علی دکنی علیہ الرحمہ (وفات 19 ر ذوالقعدہ 1298ھ م 1878ء)

(3) حضرت حافظ محمد عبدالرحیمؒ (وفات 1212ھ م 1852ء)

(4) حضرت حکیم میر آصف علیؒ

(5) حضرت سید کریم اللہ قادریؒ (وفات 1292ھ م 1872ء)

(6) حضرت خواجہ عبدالقادرؒ (وفات 1286ھ م 1866ء)

(7) حضرت حاجی حافظ خواجہ عبدالوہابؒ (وفات 1288 / 1286ھ م 1866)

(8) حضرت حاجی حافظ عبدالقویؒ

(9) حضرت حافظ محمد فضل اللہؒ (بحر العلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؔ پروفیسر عربی جامعہ عثمانیہ کے دادا تھے)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(10) حضرت حافظ محمد فضل علیؒ (وفات 16 رمحرم 1301ھ)

(11) حضرت حافظ حاجی محمد حسن علیؒ

(12) حضرت مولانا نیاز محمدؒ (وفات 16 رمحرم 1301ھ)

(13) حضرت سید شاہ سعیدالدین حسینؒ

(14) حضرت مولانا محمد حسینؒ (وفات رمضان المبارک 1274ھ)

(15) حضرت قطب دکن محمد نعیم المعروف بہ حضرت مسکین شاہ نقشبندی مجددیؒ

(16) عارف باللہ قطب دوراں، آفتاب برج حقیقت حضرت مولانا سید محمد بادشاہ بخاری المعروف حضرت پیر بخاری شاہ قبلہ نقشبندی مجددی قادریؒ

(17) حضرت حبیب عیدروس بن حسین العیدروسؒ

اس کے علاوہ گلزار نقشبند دکن میں دیگر کئی خلفاء کے نام درج ہیں۔

حضرت مسکین شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے والد کا نام حضرت مولانا محمد حفیظ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ کی سکونت محلہ شکر گنج ہے اور آپ بھی والد بزرگوار کی طرح مسجد الماس علی آباد کے متولی تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت 1201ھ محلہ شکر گنج میں ہوئی۔ آپ حضرت نقشبند دکنؒ کے نور نظر تھے۔ نظام الملک آصف جاہ جناب میر محبوب علی خاں بہادر نظام ششم آپ کے بیعت سے مشرف ہوئے۔

خلفاء کرام:

آپ کے لاکھوں مریدین ہیں۔ آپ نے جن کو خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا ان میں قابل ذکر، حضرت مولوی احمد خیر الدینؒ، حضرت خواجہ محمد سلطان الدین صدیقی (کوٹ پلی)، حضرت داؤد شاہ (مدور)، حضرت محمود شاہ (ناندیڑ)، غلام محمد شاہؒ (مسجد الٰہی کاماٹی پورہ)، حضرت خلیل الرحمن صاحب (برہان پور)، حضرت حافظ سید مظفر حسینؒ (والد حضرت محدث دکنؒ)، حضرت خواجہ حسنؒ (بھمنی پورہ گلبرگہ شریف)، حضرت شیخ احمد (اوسہ عثمان آباد)، حضرت شاہ ابراہیم (بیدر)، حضرت خواجہ خضر صاحب (سجادہ نشین شاہ سعد اللہؒ)، حافظ خیر اللہ، حضرت سید غلام غوث قادری (بہادر پورہ)، حضرت منشی محمد قطب الدین، حضرت سید سرفراز علی، حضرت حاجی سردار خاں (افغانستان)، سید بہاء الدین (نارائن کھیڑ)، حضرت ملک سعد اللہ، حضرت ابو طاہر عبد القادر، حضرت مظہر احمد، حضرت ضمیر الدین شاہ (پٹن چیرو) وغیرہ۔ (لذات مسکین۔ ص 36)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سجادگان وجانشین حضرت مسکین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(1) جانشین اول حضرت عارف باللہ حضرت غلام محمد المعروف بہ تسکین شاہ نقشبندی مجددیؒ
(وفات 21/ربیع الاول 1335ھ)

(2) سجادہ نشین وجانشین دوم عارف باللہ حضرت غلام مرتضیٰ المعروف بہ تحسین شاہ نقشبندی مجددیؒ
(وفات 9/شوال 1383ھ)

(3) جانشین سوم، حضرت غلام حامد المعروف بہ آیس شاہ نقشبندی مجددیؒ
(وفات 3/صفرالمظفر 1399ھ)

(4) جانشین چہارم حضرت خواجہ بہاءالدین المعروف بہ تسکین شاہ ثانی نقشبندی قادریؒ
(وفات 1437ھ)

قدس اللہ اسرارھم ونور اللہ مضجعھم

(5) سجادہ نشین پنجم حضرت غلام مرتضیٰ صاحب المعروف بہ تحسین شاہ ثانی نقشبندی مجددی مدظلہ العالی ۔ آپ بھی اپنے اسلاف کی طرح بڑے اخلاق کے ساتھ بحسن خوبی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لیے تادیر سلامت رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(33)　حضرت سید محمد بادشاہ بخاری قدس سرہٗ

وفات: 9/ جمادی الاولیٰ 1328ھ حیدرآباد، شب جمعہ

آپ کے والد کا نام حضرت سید خواجہ احمد بخاری (قاضی) ہے۔ سالک مجذوب و مجذوب سالک باقی باللہ حضرت مولانا سید بادشاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا نسب پاک حضرت مخدوم جہانیان جہاں گشت قدس سرہٗ سے ملتا ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ بخارا شریف کے رہنے والے تھے مگر چند پشت سے آپ کے اجداد شہر کرنول میں رونق افروز رہے۔ اس لحاظ سے آپ کا مولد کرنول ہے۔ (گلزار اولیاء)

آپ نے نسبت قادریہ عالیہ اپنے ہی خاندان میں حاصل کی اور طریقہ نقشبندیہ کا سلوک حضرت نقشبند دکن شاہ سعداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے طے فرمایا جن کا مزار مبارک دکن کے محلہ اردو شریف میں زیارت گاہ خلق ہے۔ عدالت عالیہ میں اپنے عہدہ جلیلہ کے کام سے فارغ ہوتے ہی بقیہ وقت حضرت حاجی مستان شاہ صاحب مجذوب کی حضوری میں گذارتے۔ گویا حضرت سعداللہ شاہ صاحبؒ پیر طریقت تھے تو حضرت مجذوب صاحب پیر صحبت۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدنا محدث دکنؒ فرماتے ہیں کہ ''مجذوب صاحبؒ نے اپنے وصال کے قریب آپ سے پینے کے لیے پانی مانگا۔ آپ نے جلدی سے پانی لا دیا۔ مجذوب صاحب نے تھوڑا سا پانی پی کر باقی اپنا پس خوردہ پانی آپ کو پینے کے لیے ارشاد فرمایا۔ آپ فوراً اس کو پی گئے۔ اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔ گو تھوڑی دیر بعد ہوش آ گیا مگر دل دنیا و اہل دنیا سے پھر گیا تھا اور آپ خلوت و گوشہ نشینی کی طرف مائل ہو گئے۔ آپ کچھ دن اس کشمکش میں رہے اور 1297 ہجری میں حضرت مجذوب صاحبؒ پر نزع کا عالم ہے اور آپ حضرت مجذوب صاحب کی حضوری میں حاضر ہوئے۔ جب آپ عدالت کو جانے کے لیے اٹھے تو

مجذوب صاحبؒ نے فرمایا، بیٹھ۔تھوڑی دیر کے بعد جب پھر آپ نے اٹھنا چاہا تو مجذوب صاحبؒ نے فرمایا بیٹھ، پھر آپ بیٹھ گئے۔ جب تیسری مرتبہ آپ کے اٹھنے پر مجذوب صاحبؒ نے فرمایا بیٹھ جا،تو آپ سب کو چھوڑ چھاڑ کر مجذوب صاحبؒ ہی کے ہو رہے۔جب مجذوب صاحبؒ کا انتقال ہو گیا تو آپ مجذوب صاحب کی قبر کے پاس آخر دم تک بیٹھے رہے۔آپ پر جذب کی کیفیت طاری تھی۔نہ اہل وعیال کا کچھ خیال، نہ گھر کی خبر، نہ نوکری کی فکر، سیدنا محدث دکنؒ نے فرماتے ہیں ''سچ پوچھئے تو سدھ ہی کس میں تھی، ایک دل تھا وہ تو دلدار نے لے لیا۔اب دل ہی کہاں سے لائیں جو اوروں کو دیں۔اس وقت آپ اس شعر کے مصداق بنے ہوئے تھے۔

یکے بین و یکے دان و یکے گوی
یکے خواہ و یکے خواں و یکے جوئے

دیکھو تو ایک کو دیکھو، جانو تو ایک کو جانو، کہو تو ایک ہی کو کہو، چاہو تو ایک ہی کو چاہو، پڑھو تو ایک کا ہی نام پڑھو اور ڈھونڈو تو ایک ہی کو ڈھونڈو، سوائے پنجوقتہ نمازوں کے آپ کوئی کام ہی نہیں کر سکتے تھے۔نہ پہننے کا ہوش تھا، نہ کھانے کا خیال، کسی نے پہنا دیا پہن لیا، کسی نے کھلا دیا کھا لیا، پھر نواب تہنیت یار الدولہ نے خزانے صرف خاص سے خانقاہ بنوا دی جس میں آپ عرصہ دراز تک فروکش رہے۔آپ کی اس سے بڑھ کر کیا کرامت چاہیے کہ (30) سال تک ایک ہی جگہ بیٹھے رہے۔مجذوب صاحب کے مزار اقدس کو چھوڑ کر ایک لحظہ کے لیے بھی نہ ہٹے۔اس لیے آپ کو فنا فی اللہ کے ساتھ بقا باللہ کا بھی درجہ عنایت ہوا۔دنیا اور اہل دنیا کو خیر باد کہہ کر رات دن یاد الٰہی میں مشغول رہے۔

اخلاق مبارک

تخلقوا باخلاق اللہ (و) متصف بصفات اللہ کا عملی نمونہ تھے توکل علی اللہ کا یہ حال تھا کہ ہر ایک نے یومیہ یا منصب مقرر کرنا چاہا لیکن آپ کا دنیا سے ٹوٹا ہوا اور پلٹا ہوا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

دل ہرگز قبول نہ فرمایا۔ خاص مریدین کے اصرار پر نذر و ہدایا قبول فرماتے وہ بھی بستر کے نیچے ڈال دیتے اور ضرورت مند اور سائل کو بند مٹھی کے طور پر دے دیتے تھے۔

اتباع سنت

آپ کے ہزاروں کرامتیں ظہور میں آئیں۔ آپ ہر ہر سنت پر استقامت کے ساتھ چلا کرتے۔ اتباع سنت ہی آپ کی مبارک زندگی کا کارنامہ تھا اور یہی اولیاء اللہ کا سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ خود سنتوں پر چلتے ہیں اور اُمت محمدیہ کو سنتوں کی پابندی کی دعوت دیتے ہیں۔

ارشادات عالیہ

جو شخص نماز تہجد میں سورہ یٰسین پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرے تو وہ دعا مقبول ہوتی ہے۔ قلب کی دوا پانچ چیزوں میں ہیں۔

(1) تدبر سے قرآن شریف پڑھنا۔

(2) پیٹ کو خالی رکھنا۔

(3) قیام لیل۔

(4) سحر کے وقت تضرع کرنا۔

(5) صالحین کی صحبت اور اُن کے ساتھ مجالست (ہم نشینی) کرنا۔

☆ دوام ذکر اور صحبت شیخ سے نسبت کا حاصل ہونا لازمی ہے۔

☆ اس پر کل اولیاء اللہ کا اتفاق ہے کہ جس شخص کی غذا حرام سے ہوگی وہ الہام اور وسوسہ میں کچھ فرق نہ کر سکے گا۔

وصال

جمادی الاول 1328 ہجری کی دستویں تاریخ کی شب قاری صاحب یٰس شریف

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

پڑ رہے تھے کہ قیل ادخلی الجنۃ پر پہونچا کہ یہ فلک شریعت کا مہتاب، برج حقیقت کا آفتاب نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور آپ کو حضرت حاجی مستان شاہ مجذوبؒ کے پہلو میں رکھا گیا۔

قدس اللہ سرہ ٗ و نور اللہ مضجعہ

عجیب اتفاق

عجیب اتفاق کی بات ہے کہ عاجز عاصی پر معاصی شیخ وقت، قطب دوراں، حضرت پیر سید محمد بادشاہ بخاری نقشبندی مجددی وقادری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مبارک آج 9/ جمادی الاول 1437ھ بروز جمعہ لکھنے کی سعادت عظمیٰ حاصل کررہا ہے۔ اور آج حضرت قدس سرہٗ کا (109) سالہ عرس سراپا قدس ہے، آج بھی 9/ جمادی الاول اور جمعہ کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت قدس سرہٗ کے تذکرہ مبارک سے اس عاجز کو اور برادران طریقت کو فیض سے مالا مال کرے اور دین دنیا اور آخرت میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سید شاہ غوث محی الدین بخاری صاحب مدظلہ العالیٰ نقشبندی مجددی قادری کان اللہ لہ المعروف سہیل بابا، (سجادہ نشین آستانہ عالیہ ومتولی مسجد و درگاہ حضرت ممدوحؒ) کو سلامت باکرامت رکھے جو ہر سال بڑے اہتمام کے ساتھ عرس شریف اور جلسہ فیضان حضرت ممدوح، طعام تبرک برائے خاص وعام کے مراسم انجام دیتے ہیں۔ اس مبارک خانقاہ اور آستانہ کو تا قیامت آباد رکھے۔ آپ کے سایہ کو مریدین، معتقدین پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

سلمہ اللہ تعالیٰ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(34) عارف باللہ رہبر شریعت و رہنمائے طریقت محدث دکن حضرت ابوالحسنات

سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری مجددی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: جمعہ 10 / ذوالحجہ 1292ھ

وفات: 18 / ربیع الثانی 1386ھ م 27 / اگست 1964ء بروز جمعرات

آپ کا اسم مبارک سید عبداللہ، کنیت ابوالحسنات لقب محدث دکن۔

سلسلہ نسب:

آپ نجیب الطرفین سادات حسینی ہیں اور (46) واسطوں سے آپ کا نسب مبارک حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔

جد اعلیٰ:

حضرت سید علیؒ مکہ معظّمہ سے قصبۂ نلدرگ ضلع عثمان آباد (مہاراشٹرا، انڈیا)، عادل شاہی دور میں شہر بیجاپور تشریف لائے۔ حضرت سید علیؒ کی سیادت، علم اور فضیلت کے پیش نظر شاہی مسجد اندرون قلعہ نلدرگ کی تولیت اور امامت پیش کر کے فکر معاش سے بے نیاز رہنے کے لیے ایک وسیع اور زرخیز رقبہ اراضی بطور انعام نسلاً بعد نسل عطا فرمایا جس کو آپ نے دینی خدمات کے شوق میں قبول فرمایا۔ (تذکرہ محدث دکن)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

والد بزرگوار

آپ کے والد بزرگوار حضرت مولانا حافظ سید مظفر حسینؒ بچپن ہی میں بغرض حصول علم نلدرگ سے بلدہ حیدرآباد تشریف لائے۔ علوم اسلامیہ تفسیر حدیث فقہ کے علاوہ علوم متداولہ میں بھی مہارت حاصل فرمائی اور طریقت میں نقشبندی طریقہ میں حیدرآباد کے معروف صوفی اور ولی کامل حضرت مسکین شاہ نقشبندی قدس سرہٗ سے سلوک طے فرما کر خلافت حاصل فرمائی۔

تسمیہ خوانی

آپ کی رسم تسمیہ خوانی اس دور کے ایک صاحب دل ولایتی عالم، عاشق سرور کونین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سید عاقبت شاہ افغانی مدنیؒ کی زبان مبارک سے انجام پائی۔ عالم رؤیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنھیں مدینہ پاک کو بلوایا اور وہیں وفات پائی اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئے۔

اساتذہ کرام

خودوالد بزرگوار حضرت مولانا حافظ سید مظفر حسین شاہؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حافظ شاہ محمد انوار اللہ خاں فاروقی فضیلت جنگ' بانی جامعہ نظامیہ، حضرت مولانا منصور علی خاں والد محترم نواب حکیم مقصود جنگ، حضرت مولانا عبدالرحمن سہارنپوری، حضرت مولانا حبیب الرحمن سہارنپوری، حضرت محب اللہ معروف بہ شاہ پیراں (م 1950)، مولانا محمد یٰسں علیہ الرحمۃ۔

تحصیل طریقت

حضرت محدث دکنؒ نے بچپن ہی میں ابتداء اپنے والد بزرگوار کے پیرومرشد حضرت مسکین شاہ قدس سرہٗ سے نقشبندی سلسلہ میں بیعت فرمائی۔ (جن کا مزار مبارک مسجد الماس، علی آباد، حیدرآباد میں ہے)۔ جو نقشبند دکن حضرت شاہ سعداللہ قدس سرہٗ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ حضرت مسکین شاہ نقشبندیؒ کے وصال کے بعد آپ حضرت پیر بخاری شاہ صاحب نقشبندی قادری مجددی علیہ الرحمہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ اور 14 سال تک فجر کی نماز پیرومرشد کے ساتھ پڑھتے تھے۔

حضرت محدث دکن کو خلافت کی سرفرازی

حضرت محدث دکنؒ نے خرقہ خلافت کے عطا ہونے کا واقعہ یوں ارشاد فرمایا کہ میں حسب عادت مسجد بخاری گلشن پہونچا۔ حضرت پیرومرشد بخاری شاہ صاحب قدس سرہٗ

نے سند خلافت اور شانہ تیار رکھا اور فرمایا کہ ہم تم کو خرقۂ خلافت دیتے ہیں، سلسلہ جاری رہنا ہے۔ ہمارے طریقہ میں تشہیر اور شہرہ نہیں کہ رسم خلافت کی تکمیل جلسہ منعقد کر کے کی جائے۔ (تذکرہ محدث دکن۔ص89)

معمولات روز وشب

آپ کی مبارک شخصیت گفتار و کردار میں اللہ کی برہان اور اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا اور کامل نمونہ تھی۔ آپ مسجد علی آقا حسینی علم میں پانچوں نمازوں کی امامت فرماتے۔ البتہ کوئی حافظ قرآن آئے تو ان کو امامت کا حکم فرماتے۔ تہجد کی نماز ناغہ نہ ہوتی۔ لذت مناجات کا عالم ہی کچھ اور رہتا۔ بعد نماز فجر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ذکر خفی کی محفل ہوتی جس میں مریدین کی کثیر تعداد توجہ کے لیے حاضر رہتی۔ ذکر کی محفل کے آغاز پر بہ آواز بلند بسم اللہ الرحمن فرماتے اور اختتام پر ''فاتحہ'' کے الفاظ ارشاد فرماتے۔

اس کے بعد تلاوت قرآن مجید بلند مگر متوسط آواز سے فرماتے اور حزب الاعظم کا ورد فرماتے اور ہر دعا میں تکرار فرماتے تھے۔ جن خوش نصیبوں نے حضرت کے دعا کرنے کا منظر دیکھا ہے وہی بتا سکتا ہے کہ نورانی اور روحانی گھڑیوں میں آپ کس قدر تضرع وعاجزی وانکساری کے پیکر بنے رہتے تھے۔ چوبیس گھنٹوں میں تقریباً (14) یا (15) گھنٹے مسجد میں گذارتے اور سیدنا صدیق اکبر کے قول کے مطابق ''علیکم بالمساجد'' (تم مسجدوں کو پکڑلو) کی عملی تفسیر بنا کرتے۔ سخت سردیوں میں بھی حوض پر قبلہ رو ہو کر وضو فرماتے پھر تکرار کے ساتھ وضو کے بعد کی دعا فرماتے۔ طوال مفصل سے فجر کے فرض کی تلاوت ہوتی کہ در و دیوار منور ہوجاتے۔ پھر ذکر و مراقبہ و توجہ کے لیے اپنی نشست پر آجاتے۔ حلقہ ذکر کے اختتام پر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے۔ تلاوت تجوید کے ساتھ باآواز بلند، ٹھیر ٹھیر کر ایک ایک حرف کی ادائیگی پورے اطمینان کے ساتھ ہوا کرتی۔ تلاوت قرآن پاک تذکر و تدبر کے ساتھ ہوا کرتی۔ صباحی نشست ڈھائی تین گھنٹے کی ہوا کرتی۔ ناشتہ کے بعد تھوڑی دیر آرام فرمانے گھر تشریف لے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جاتے پھر بے شمار خواتین حاضر خدمت ہوتیں۔ اپنے مسائل عرض کرتیں۔ آپ بغور سماعت فرما کر مشورے دیتے، وظائف بتاتے۔ ظہر، عصر اور عشاء تاخیر سے مگر مستحب اوقات میں ادا فرماتے پھر مرد حضرات اپنی حاجت عرض کرتے اور آپ انہیں بابرکت مشورے دیتے۔

زجاجۃ المصابیح:

1951ء میں جب زجاجۃ المصابیح (عزل) کی طباعت کا کام شروع ہوا تو فجر کے بعد مراقبہ ختم ہوتے ہی اس عاجز کے مربی سیدی ومخدومی حضرت ابوالفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں رحمۃ اللہ علیہ کاپی اور پروف ریڈنگ کے مقابلے کے لیے حاضر ہوجاتے اور زجاجۃ المصابیح کے دو دور حضرت محدث دکن کو سنانے کی سعادت حاصل کی اور تیسرا دور فقیہ اعظم حضرت مولانا ابوالوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا۔

نورالمصابیح

نماز مغرب کے بعد اوابین و نوافل کے بعد زجاجۃ المصابیح کے اردو ترجمہ نورالمصابیح کے ترجمہ کا کام شروع ہوتا جو شام کے کھانے تک چلتا۔ ترجمہ میں حضرت مولانا حاجی محمد منیر الدین صاحبؒ، خطیب مکہ مسجد و شیخ الادب جامعہ نظامیہ اور اس عاجز کے مربی بے بدل مخدومی و مولائی حضرت ابوالفداء ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں شریک رہتے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خطوط کے جوابات

علماء ومریدین کے خطوط کے جوابات کا کام شام کے کھانے کے بعد آپ خطوط کے جوابات کا املاء کرواتے۔ اس کام کو آپ کے فرزند اکبر جانشین محدث دکن حضرت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہؒ اور حضرت ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہؒ انجام دیتے۔ اور عشاء کی نماز رات دیر گئے جماعت کے ساتھ ادا فرماتے اور صرف ونحو اور عربی زبان وادب پڑھاتے پھر مشکوۃ شریف کا درس دیتے جس میں بڑے بڑے نامور علماء شریک رہتے۔

مزارات پر حاضری

حضرت محدث دکنؒ حیدر آباد کے اولیاء کرام، حضرت بابا شرف الدینؒ، (پہاڑی شریف)، حضرات یوسفین شریفین (نامپلی)، حضرت سید احمد بادپاؒ (فرسٹ لانسر)، حضرت خواجہ بندہ نوازؒ گلبرگہ شریف وغیرہ کی مزارات پر حاضری دیتے اور مراقب رہا کرتے۔ (تذکرہ محدث دکن)

اہتمام ماہ صیام

حضرت محدث دکنؒ ماہ رمضان المبارک میں نماز تراویح میں قرآن پاک کا ایک دور اور نماز تہجد میں ایک دور اور آخری دہے میں اعتکاف زندگی بھر کا معمول رہا۔

اہتمام جمعہ

آپ جمعہ کے دن غسل فرما کر صاف کپڑے زیب تن فرما کر اول وقت مکہ مسجد تشریف لے جاتے۔ امام کے پیچھے پہلی صف میں تشریف رکھتے۔ سورہ کہف اور درود شریف کی کثرت کرتے۔

سفر حرمین شریفین

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

1910ء کے دوران آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت حافظ سید مظفر حسینؒ اور ارادت مندوں کی ایک جماعت کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی۔ آپ کا یہ سفر پانی کے جہاز سے انجام پایا۔ آپ کھانوں میں بجائے عام پانی کے زم زم ڈال لیا کرتے۔ اور سادہ پانی کے بجائے زم زم نوش فرماتے۔

غار ثور کا واقعہ

غار ثور کے دہانہ سے تبرک حاصل کرنے کے لیے آپ نے اپنے کرتے کو اتار دیا تا کہ برہنہ بدن پر دہانہ کا یہ حصہ حضرت کے بدن سے مس ہو جائے اور برکت مل جائے۔

دلائل الخیرات اور حزب اعظم

ہمارے دادا پیرؒ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران دلائل الخیرات اس وقت کے شیخ الدلائل حضرت سید محمد امین مدنیؒ سے اجازت حاصل فرمائی اور رمضان کے اعتکاف کے دوران دلائل الخیرات کا ورد ہوتا تو قاری اور سامع کو اجازت مرحمت فرماتے تھے۔مسجد نبوی میں مواجہ شریف میں جب مراقب رہتے تو گھنٹوں گذر جاتے۔

فقیہ ہرات نے حضرت محدث دکن کو مجددین میں شمار کیا

فقیہ ہرات (افغانستان) حضرت مولانا ابونصر محمد اعظم برنا بادیؒ نے آپ کو مجدد دین میں شمار کیا۔

محدث دکن کا لقب

آپ نے فقہ حنفی پر مشتمل زجاجۃ المصابیح (احادیث نبوی کو جمع کیا)،تصنیف کی جس میں آپ نے فقہ حنفی کے اعتراضات پر احادیث شریفہ کے ذریعہ دلائل اور براہین سے ثابت کیا ہے کہ احناف کا ہر عمل قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔اس معرکتہ الآرا کتاب کی تصنیف اور حدیث شریف کی عظیم الشان خدمت پر علمائے عرب وعجم آپ کو ''محدث دکن'' کے نام سے یاد کرتی ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

طریقت میں آپ اپنے زمانے کے رہبر اور امام تھے

سیدی مربی ومخدومی حضرت ابوالفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں نقشبندی قادریؒ جنہوں نے حضرت محدث دکنؒ کے شب وروز قریب سے دیکھے تھے فرماتے ہیں:

''بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت محدث دکن قدس سرہ' کو شریعت اور طریقت دونوں کی دولت نصیب ہوئی،جس طرح آپ علوم ظاہری میں تبحر رکھتے تھے اسی طرح طریقت میں آپ اپنے زمانے کے رہبر اور امام تھے۔شریعت غراء (روشن)

محمدی کا مبارک دامن اپنے ہاتھوں سے تھامے ہوئے راہ سلوک اپنے شاندار انداز میں طے فرمائی کہ دیکھنے والے حیران وششدر رہ گئے۔ ایک طرف شریعت کے آئین و دستور کا حد درجہ ادب اور احترام ہے تو دوسری طرف طریقت میں بے انتہا احتیاط اور پاس ہے۔''

آگے چل کر سیدی ومولائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بزم محدث دکن میں شریعت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور معرفت کا پر کیف جام بھی پلایا جاتا ہے، سبحان اللہ! حضرت محدث دکن کی حیات طیبہ میں ظاہر اور باطن کا کتنا حسین امتزاج ہے۔ اس حقیقت کی روشنی میں بھی عظیم البرکت حضرت محدث دکن قدس سرہٗ کی ذات پاک شمع محفل کی طرح جگمگاتی ہوئی نظر آرہی ہے لیکن کسی بھی روشنی کو دیکھنے کے لیے ظاہری روشنی کی نہیں، ایمان ویقین، محبت اور عقیدت کے نور کی ضرورت ہے''۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نوردل کا نور نہیں

(تذکرہ، ص197)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کرامات

حضرت علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ کرامات محمود ضرور ہیں مقصود نہیں۔ بے شمار کرامات آپ سے ظہور میں آئے۔ سب سے بڑی اور زندہ کرامت یہ ہے کہ جو بھی آپ سے بیعت کرتا وہ سنتوں کا پابند ہوجاتا، نمازیں قضاء نہیں کرتا، ذکر ومراقبہ کا پابند ہوجاتا، جماعت وتہجد کا پابند ہوجاتا، چہرہ پر گھنی داڑھی رکھتا، مونچھیں نہ رکھتا، ٹخنے سے اونچا پاجامہ پہنتا اور کان کی لو تک زلفیں بھی رکھتا۔ اجنبی دیکھنے والا سمجھ جاتا کہ یہ حضرت محدث دکن کا غلام ہے۔ تبرکاً وتیمناً ایک کرامت برادران طریقت کے لیے بیان کی جاتی ہے۔

کرامت محدث دکنؒ

حضرت ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

سیدی وسندی ومولائی حضرت ابوالفداءؒ نے محدث دکن کی ایک کرامت بیان فرمائی:

''ہمارے حضرت کے چھوٹے صاحبزادے حضرت سید شاہ رحمت اللہ' دام فضلہ سابق اکاؤنٹس آفیسر زرعی یونیورسٹی آندھراپردیش نے اس عاجز سے بیان کیا کہ جوانی کے عالم میں ان کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ہوگیا۔ اتفاقاً ان پائنچوں پر ہمارے حضرت کی نگاہ پڑگئی۔ جب دیکھا گیا تو دُھلے ہوئے اور نئے پائجامے سب کے سب خودبخود بغیر کترن کے ٹخنوں سے اوپر ہوگئے۔ میاں صاحب کو بڑی حیرانی ہوئی اور اس عاجز سے اس واقعہ کو بیان فرمایا۔'' (ص208)

حلقہ ارادت

آپ مسند رشد وہدایت پر جلوہ افروز رہ کر وعظ ونصیحت، درس وتدریس، اپنی توجہات، ظاہری وباطنی کمالات کے ذریعہ ذکراذکار ومراقبات کی تعلیم کے ذریعہ لاکھوں بندگان خدا کے مردہ دلوں کو زندہ کیا۔ مسجد علی آقا حسینی علم کو حضرت نے درسگاہ اور خانقاہ بنادیا اور لاکھوں اشخاص نے آپ کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ میں بیعت اور اپنے گناہوں سے توبہ کرکے بڑے درجات حاصل کئے۔

خلفائے کرام

حضرت محدث دکنؒ نے اپنے وصال سے دو سال قبل یعنی 1382ھ ر1962 میں حسب ذیل برادران طریقت کو فجر کی نماز کے بعد اپنے دولت خانہ پر حاضر ہونے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اورسلاسل میں تقریب منعقد کرکے خرقۂ خلافت سرفراز کیا جاتا

ہے لیکن ہمارے طریقہ میں ایسا اہتمام نہیں اور میرے پیرومرشد (حضرت پیر سید محمد بادشاہ بخاری شاہؒ) نے بھی سند خلافت، شایہ اور عمامہ بڑی سادگی کے ساتھ مرحمت فرمادیں اور یہ بھی فرمایا کہ میاں، سلسلہ طریقت جاری رہنا ہے۔ان حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(1) ہم شبیہ محدث دکن حضرت العلامہ پیر ابوالبرکات سید شاہ خلیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ (صاحبزادہ اکبرو جانشین حضرت محدث دکنؒ)

(2) مولانا سید عبدالروف مسافرؒ (خواہرزادہ وداماد)

(3) حضرت مولانا ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (صاحبزادہ خورد)

(4) حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر ابوالفداء محمد عبدالستار خاں رحمۃ اللہ علیہ، سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ

(5) قاضی مولوی محمد عبدالوہاب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (ساکن نلدرگ)، عثمان آباد (مہاراشٹرا)

(6) مولوی محمد جعفر علی رحمۃ اللہ علیہ، ساکن بیدر (کرناٹک)

(7) مولوی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ، ساکن عثمان آباد (مہاراشٹرا)

(8) مولوی حافظ صدیق حسین رحمۃ اللہ علیہ، امام وخطیب توپ خانہ گوشہ محل

(9) جناب عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ امام وخطیب مسجد شہامت جنگ موسیٰ باؤلی حیدرآباد

(10) جناب صاحبزادہ خواجہ لطف علی رحمۃ اللہ علیہ (ساکن کوکہ کی ٹٹی، حیدرآباد)

(11) مولوی سید غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سررشتہ دار عدالت

تصانیف وتالیف

آپ جہاں رہبر شریعت، پیر طریقت تھے وہیں باعمل جید عالم دین، محدث، فقیہ مفسر تھے اور اسی طرح آپ صاحب تصانیف وتالیف بھی تھے۔ان میں چند مشہور کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

(1) زجاجۃ المصابیح (عربی زبان میں)　(2) نورالمصابیح (اردو ترجمہ زجاجۃ المصابیح)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اردو تصانیف

(1) تفسیر سورہ یوسف (2) سلوک مجددیہ (3) علاج السالکین (4) کتاب المحبت (5) مواعظ حسنہ (6) قیامت نامہ (7) معراج نامہ (8) شہادت نامہ (9) میلاد نامہ (10) فضائل نماز (11) فضائل رمضان (12) جام جم (شجرہ انساب عالم ونسب نامہ فخر عالم و خلاصۂ نبی آدم، باعث ایجاد عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

اولاد امجاد

حضرت محدث دکن قدس سرہٗ کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔

حضرت محدث دکن علیہ الرحمہ کے صاحبزادے

(1) حضرت مولانا ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ

(2) حضرت مولانا ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ

(3) حضرت سید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(4) حضرت سید حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت مولانا ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: 1912ء سے قبل ہوئی

وفات: 8؍ جمادی الاولیٰ 1413ھ م 3؍ نومبر 1992ء

آپ کی تربیت محدث دکنؒ کے آغوش کرم میں ہوئی۔ جب حضرت محدث دکنؒ کی 1964ء میں جب وفات ہوئی آپ (28) سال تک بحیثیت جانشین وسجادہ نشین حضرت محدث دکنؒ مریدین، وابستگان کی سرپرستی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ کی ترویج واشاعت بحسن وخوبی انجام دیئے۔ آپ بحیثیت جانشین محدث دکنؒ مسلسل خلق خدا کو فیضیاب کرتے

رہے۔ ہزار ہا افراد نے آپ سے اکتساب فیض حاصل کیا۔ ملک و بیرون ملک آپ کے مریدین ومتوسلین کی کثیر تعداد ہے۔آپ کے دست حق پرست پر کئی علماء کرام وحفاظ کرام نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

آپ مجذوب سالک تھے لیکن جذب غالب رہتا تھا۔آپ بڑے اعلیٰ صفات کے حامل، بڑے متواضع اور حلیم الطبع بزرگ تھے۔شفقت، نرمی، سادگی، کم سخن آپ کی کرامت تھی۔آپ کبھی غصہ نہیں فرماتے تھے۔زہداور تقویٰ مثالی تھا۔آپ کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی رہنا دل کہتا تھا۔عاجز راقم السطور کو آپ کی خدمت وصحبت میں برسوں رہنے کی اللہ تعالیٰ نے سعادت عطا فرمائی۔ چہرہ انور پر انوار چمکتے تھے۔ایک حدیث شریف آپ پر صادق آتی تھی۔

خیارکم الذین اذارؤاذکراللہ

(نیک لوگ وہ ہیں جنہیں دیکھنے پر خدا یاد آجائے)

گنجینۂ علم ومعرفت آپ بڑے سخی، بلند اخلاق والے تھے۔جو بھی مرید ہوتا تو دریافت کرتے کہ کیا پڑھے ہیں تو اس اعتبار سے ایک بڑے عہدیداروں سے (جو آپ کے مرید ہوتے تھے) سفارش فرما کر سرکاری نوکری رکھوا دیتے تھے۔یا ٹیلی فون کرتے یا سفارشی خط تحریر فرماتے۔یہ عاجز ان سفارشات کے مبارک خطوط،آفیسرس کے پاس لے جایا کرتا جس کی بنا پر بے شمار مریدین سرکاری ملازمتوں پر فائز ہوئے۔اس شفقت کے ذریعہ بے شمار مریدوں کے گھر ہنڈی چولھا سلگھا دیا۔ایک جگہ تقرر نہ ہوتا تو دوسری جگہ کوشش فرماتے۔ایسا بہت کم دیکھا اور سنا گیا۔

حضرت ابوالبرکات کی کئی کرامتیں ہیں۔سب سے بڑی کرامت جو بھی بیعت سے مشرف ہوتا وہ متشرع ہوجاتا تھا۔ایک کرامت کہ، حدیث شریف کے ترجمہ کے کام کے وقت ایک فقہی مسئلہ پر اختلاف ہورہا تھا تو حضرت ابوالبرکات نے سیدھے جانب

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

رخ کر کے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ یہ مسئلہ ایسا ہے۔ آج بھی آپ کے وابستہ دامن مریدین کی مصیبت کے وقت خواب میں تشریف لاتے ہیں۔ مریدین کو اطمینان قلب حاصل ہوجاتا ہے اور دلجمعی پیدا ہوجاتی ہے۔ جید علماء کرام کو بھی آپ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ آپ کے رعب، جلال و دبدبہ کا یہ عالم ہوتا تھا کہ جب علماء و مشائخ کی محفل میں تشریف لاتے تو سکوت طاری ہوجاتا تھا۔ عاجز کے غریب خانہ پر ایک دعوت میں حضرت العلامہ شاہ ابوسعید مجددی رامپوریؒ، شیخ الاسلام حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زیدفاروقیؒ، حضرت پیرابوالبرکاتؒ، حضرت ابوالفداء پروفیسر عبدالستار خاںؒ، حضرت پیر تسکین شاہ ثانیؒ، وغیرہ جمع تھے تو حضرت شاہ ابوالحسن زید مجددیؒ نے حضرت پیرابوالبرکاتؒ کو دیکھ کر فرمایا کہ حضرت کو بس دیکھتے رہنا جی چاہتا ہے، کیا نورانی صورت ہے۔ عاجز جب دہلی خانقاہ میں حاضری دیا تو بھی فرمایا کہ حضرت ابوالبرکات کے چہرہ سے نور ٹپکتا نظر آتا ہے۔

پریشان حال اصحاب کی خبر گیری فرماتے اور ایسی مالی مدد فرماتے کہ کسی کو خبر بھی نہ ہوتی۔ بحیثیت سجادہ نشین (28) سال تک مسلسل خلق خدا کو علمی و روحانی طور پر فیضیاب کرتے رہے۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اولاد امجاد حضرت ابوالبرکاتؒ

آپ کے تین صاحبزادے ہیں۔

(1) حضرت مولانا ابوالخیرات سید شاہ انوار اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(2) حضرت سید شاہ ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

(3) حضرت ابوالفیض سید شاہ عطاء اللہ صاحب مدظلہ العالی

(1) **حضرت مولانا ابوالخیرات سیدشاہ انواراللہ رحمۃ اللہ علیہ**

آپ جانشین و نبیرہ محدث دکن کی حیثیت سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ کی ترویج اور مریدین و معتقدین کی سرپرستی فرماتے رہے۔ آپ بڑے بلند اخلاق والے، مہمان نواز، نقشبندی مجددی سلوک پر بڑے سختی سے عمل پیرا تھے۔ آپ کے اصلاحی کارناموں کا دائرہ بہت وسیع ہے اور بالخصوص ''نقشبندی چمن'' کو حقیقی معنوں میں نقشبندی چمن بنایا۔ زجاجۃ المصابیح کے ترجمہ کا کام بشکل نورالمصابیح اپنی خاص نگرانی میں ہر سال ایک جلد کی رسم اجرائی بموقع عرس شریف سیدنا محدث دکن قدس سرہ' انجام دیتے رہے۔ سلسلہ مبارکہ کے مریدین، معتقدین اور وابستگان کی ہر وقت رہنمائی کرتے رہے۔ حضرت محدث دکنؒ اور حضرت ابوالبرکات علیہ الرحمہ کی جانشینی کے فرائض بخوبی انجام دیئے۔ آپ کی وفات 24رذوالقعدہ 1425ھ مطابق 6رجنوری 2005ء کو ہوئی اور حضرت محدث دکن کے پائین مزار شریف ہے۔

قدس اللہ سرہ' ونوراللہ مضجعہ

(2) **حضرت سیدشاہ ثناءاللہ رحمۃ اللہ علیہ:**

حضرت ابوالبرکات کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ اپنے تیسرے چچا حضرت سید حبیب اللہ مرحوم کے داماد ہیں۔ آپ کو دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(3) **حضرت ابوالفیض سیدشاہ عطاءاللہ صاحب مدظلہ العالیٰ:**

آپ حضرت ابوالبرکاتؒ کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ امریکہ میں مقیم تھے۔ اب جانشین حضرت محدث دکنؒ، حضرت ابوالبرکاتؒ اور حضرت ابوالخیرات' سجادہ نشین نقشبندی چمن کے فرائض بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ وابستگان سلسلہ کو فیضیاب کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو تادیر سلامت رکھے اور سلسلہ عالیہ کے فیوض و برکات کو جاری رکھے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین

حضرت ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ حضرت محدث دکن قدس سرہٗ

وفات: 28/شوال المکرم 1432ھ م 27/ستمبر 2011ء

اسم مبارک: سید رحمت اللہ شاہ

کنیت: ابوالخیر

آپ محدث دکن قدس سرہٗ کے چھوٹے صاحبزادے اور خلیفہ ہیں۔ حضرت ابوالخیر کی ذات مبارکہ خلق کے لیے اسم بامسمیٰ تھی۔ آپ جامع صفات کاملین اور زہد و تقویٰ کے حاملین سے تھے۔ سلسلہ نقشبندیہ، مجددیہ کے رنگ میں رنگے ہوئے اپنے والد و پیر و مرشد حضرت محدث دکن ابوالحسنات قدس سرہٗ کے نقش قدم پر تھے۔ آپ نہایت کم گو تھے اور جب کبھی کلام فرماتے حاضرین ہمہ تن گوش ہوکر حضرت کی طرف متوجہ ہوجاتے۔ اکثر حضرت ابوالخیرؒ ہر ماہ کی اٹھارہ تاریخ کو حضرت محدث دکنؒ کی ماہانہ فاتحہ میں احاطہ درگاہ شریف نقشبندی چمن میں نہایت رقت انگیز وعظ فرماتے جو دلوں کے زنگ کو دور کرنے والا اور قلوب کو نرم کرنے والا اور خوف خدا اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا کرنے والا ہوتا۔

آپ خود پابند شریعت تھے اور اپنے مریدین و معتقدین کو بھی اس کی تعلیم فرماتے۔ آپ کی عبادات و ریاضت کمال درجہ کی تھی۔ اسی طرح آپ صاحب کشف و کرامات اور مستجاب الدعوات اولیاء اللہ میں سے تھے۔ آپ ہمیشہ اپنے مریدین و معتقدین کے احوال کی خبر رکھتے جب کبھی کوئی شخص حضرت کی خدمت بابرکت میں اپنے کسی مسئلہ کو لے کر حاضر ہوتا اسے اپنی زبان کو جنبش دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ حضرت اس سائل کے مسئلہ کا حل خود سے فرمادیتے۔ آپ کے جتنے مریدین ہیں سب نے کسی نہ کسی طرح اپنے حق میں حضرت کی کرامت کو صادر ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ عوام الناس کے علاوہ بے شمار علمائے کرام، حفاظ قرآن نے آپ کی ارادت میں داخل ہوکر اپنے لیے سرمایہ آخرت بنایا ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ مریدین کے ساتھ نہایت شفقت کے ساتھ پیش آتے۔ بسا اوقات آپ کچھ ایسی کیفیات میں رہتے کہ عوام کو دست بوسی سے روک دیتے اور صرف ان کے سروں پر دست شفقت رکھتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔ آپ کی ذات مبارکہ ہمیشہ سب کے لیے اسم با مسمیٰ رہی۔ آپ علوم شریعت وطریقت کے ساتھ ساتھ علوم ظاہری سے بھی آراستہ تھے۔ جیسا کہ تذکرۂ محدث دکن میں حضرت ابوالفداءؒ فرماتے ہیں:

''آپ حضرت محدث دکن قدس سرہٗ کے سب سے چھوٹے اور چوتھے صاحبزادے تھے۔ آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی سے عربی زبان اور ادب میں بدرجہ اولیٰ امتیازی کامیابی حاصل فرمائی۔ سلسلہ ملازمت میں زرعی یونیورسٹی میں صیغہ حساب وکتاب میں داخل ہو چکے تھے جس کی وجہ سے یونیورسٹی میں تدریسی خدمات پر فائز نہ ہو سکے۔ 1989ء میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے ہیں''۔

حضرت محدث دکنؒ نے آپ کو بھی اجازت اور خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اذکار اور اوراد کے پابند تھے۔ اور بے شمار ہزاروں صاحب ذوق اصحاب آپ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ **قدس اللہ سرہ' ونوراللہ مضجعہ**

آپ کو چار صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(1) حضرت **ڈاکٹر سید شاہ صبغۃ اللہ صاحب مدظلہ العالیٰ** MBBS,MD(OSM)

حکومت ایران نے آپ کی نمایاں خدمات سے استفادہ کیا۔ ابھی حیدرآباد میں آپ اپنی میڈیکل خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شہر کے کئی مشہور دواخانوں کے علاوہ اپنے دولت کدہ پر Clinic سے ہزاروں مریض آپ سے شفایاب ہوتے ہیں۔ آپ بڑے نیک، بااخلاق اور بہت قابل ہیں۔ والد بزرگوار سے خلافت حاصل ہے اور حضرت ابوالخیرؒ کے جانشین بھی ہیں۔ بے شمار طالبین آپ سے استفادہ کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے متعلقین کے ساتھ دارین میں عافیت سے رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

(2) جناب سیدشاہ نعمت اللہ صاحب انجینئر جو نیو یارک (امریکہ) میں مقیم ہیں۔

(3) جناب سیدشاہ سعداللہ صاحب یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں اور حیدرآباد ہی میں رہتے ہیں۔آپ کو مطالعہ کا بڑا شوق ہے۔اور گھر پر ہی رہتے ہیں۔

آپ کے صاحبزادے بڑے نیک، با اخلاق اور قابل ہیں۔ **سلمھم اللہ تعالیٰ**

بارگاہ حضرت سیدنا محدث دکن میں عاجز مرتب کا نذرانہ عقیدت

اللہ تعالیٰ کی جناب میں عاجزانہ دعا ہے کہ بارالہا سیدنا محدث دکن عارف باللہ فخر العلماءَ والمحدثین، واقف رموز شریعت و رہنمائے طریقت، چودھویں صدی ہجری کے مجدد، صاحب دعوت وعزیمت، بین الاقوامی عظیم علمی و روحانی شخصیت،صوفیٔ کامل، محقق العصر،نقیب اہل سنت والجماعت،سلاسل طریقت میں حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ کامل جن کو دنیا محدث دکن کے مبارک نام سے یاد کرتی ہے۔لاکھوں بندگان خدا کو علم ظاہر وعلم باطن سے منور کیا اور ہزاروں بندگان خدا کی روحانی تربیت کی اور اُن کے نفوس کا تزکیہ وتجلیہ فرمایا اور نہایت قابل قدر کتابیں بھی لکھیں۔اس کے ساتھ ساتھ آپ ایک صوفی باصفا بھی تھے۔اور سلوک نقشبندیہ کے اسرار ورموز کے ذریعہ طالبان حق کی رہنمائی فرمائی۔آج بھی اقطاع عالم میں آپ کا فیض جاری ہے۔ساری دنیا بالخصوص اہل دکن آپ کے تذکرہ سے اپنے قلوب کو منور کرتے رہتے ہیں اور آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا محدث دکن علیہ الرحمہ کے تمام خانوادے اور آپ کے تمام صاحبزادگان اور نبیرہ زادگان و مخدوم زادگان وشہزادوں کو سلامت باکرامت رکھے۔اور دنیا بھر میں آپ کے خانوادے، مریدین،متوسلین اور معتقدین جہاں جہاں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن تمام کو سلامتی کے ساتھ، صحت وعافیت کے ساتھ دین، دنیا اور آخرت میں شاد اور آباد رکھے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس

ہم سے کتنے ہی تیری راہ میں برباد ہوئے
تو سلامت رہے کوچہ تیرا آباد رہے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(35)

حضرت ابوالفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خان نقشبندی قادری مجددیؒ

ولادت: ربیع الاول 1343ھ م 28/اکٹوبر 1924ء

وفات: 7/ذوالحجہ 1433ھ م 23/اکٹوبر 2012ء بروز منگل

اسم مبارک: محمد عبدالستار خان نقشبندی قادری مجددی

کنیت: ابوالفداء

والد بزرگوار: حضرت محمد اسماعیل خاںؒ نقشبندی

ولادت: 28/اکٹوبر 1924ء ربیع الاول 1343ھ بمقام میسرم (حیدرآباد سے 8 میل دور)

سلسلہ نسب: ڈاکٹر محمد عبدالستار خان بن محمد اسماعیل خان بن محمد بسم اللہ خان بن ابراہیم خان بن بڑے خان۔

جداعلیٰ: آپ کے جداعلیٰ بڑے خان قندھار افغانستان سے سلطنت آصفیہ کے کچھ عرصہ بعد حیدرآباد دکن آکر میسرم گاؤں میں قیام پذیر ہوئے۔

قابلیت: ایم۔اے، پی ایچ ڈی (عثمانیہ) قاری سبعہ عشرہ۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اساتذہ کرام

(1) مولانا حافظ سید مقصود علی خیرآبادیؒ (شاگرد علامہ عبدالحق خیرآبادی)

(2) پروفیسر سید مناظر احسن گیلانیؒ

(3) مولانا محمد عبدالباری ندویؒ

(4) مولانا سید ابراہیم ادیبؒ

(5) پروفیسر محمد عبدالحقؒ صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ

(6) حضرت مولانا سید نبیؒ، مولف منہاج العربیہ

(7) حضرت مولانا سید عثمان جعفریؒ الہ آبادی

(8) پروفیسر محمد عبدالمعید خاں صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ

(9) مولانا سید فرید پاشاہ قادریؒ

(10) مولانا سعادت اللہ خاں مندوزیؒ

(11) جناب عبدالستار سبحانی پرنسپل فوقانیہ دارالعلوم حیدرآباد

(12) حضرت مولانا محمد حسام الدین فاضلؒ

(13) مولانا غوث الدین صاحبؒ

شیوخ طریقت

(1) عارف باللہ سیدنا ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ صاحب نقشبندی مجددی قادری (1292ھ۔1386ھ م1964ء)

(2) فقیہ اعظم وعمدۃ الفقہاء والمحدثین حضرت العلامہ حافظ سید محمود شاہ بن مبارک شاہ المعروف بہ علامہ ابوالوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ (1310۔1395ھ)

(3) حضرت مولانا جمیل الدین احمد بن حضرت غلام محمد چشتیؒ (وفات 1956ء)

(4) حضرت مولانا حافظ شاہ ابوسعید فاروقی مجددی رامپوری (1317۔1404ہجری)

(5) فاضل جامعہ ازہر حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی (1324ھ۔1414ھ)

(6) حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہؒ قادری قدس سرہٗ (1313ھ)

بیعت: 1939ء میں نویں جماعت میں حضرت محدث دکنؒ سے بیعت فرمائی۔

خرقہ خلافت وتفویض ارشاد:

محدث دکنؒ نے 1382ھ م1962ء میں خلافت واجازت سے سرفرازی فرمائی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مؤلفات:

(1) المحمدون من الشعراء (عربی) (2) الشعراء الدولۃ الآصفیہ (عربی) (3) کتاب الحج والزیارۃ (بموجب فقہ حنفی) (4) نورالمصابیح (ترجمہ آٹھ جلدیں) (5) تذکرۂ محدث دکنؒ (6) اوائل الخیرات (ترجمہ) (7) انوار نبوت کے نقوش تاباں (ترجمہ قسامت من النور النبوہ عربی) (8) اوائل الخیرات (ترجمہ) (9) عربی زبان کا ارتقاء (10) مولانا غلام علی آزاد بلگرامی حیات اور شاعری (11) مولانا سید ابراہیم ادیب کے قصیدہ لامیۃ الدکن کا تنقیدی جائزہ (12) لمعات دکن (13) تحفۃ الہندی (14) تذکرہ ابوالوفا افغانیؒ (15) تصوف وطریقت (16) فضائل درود شریف (17) الہامات غوثیہ۔

توصیفی ایوارڈ

عربی زبان وادب کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں صدر جمہوریہ ہند کا باوقار اعزاز 1986ء میں ملا۔

معروف تلامذہ

یوں تو آپ کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے اس کا احاطہ کرنا بے حد مشکل ہے۔ صرف چند معروف تلامذہ کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

(1) حضرت مولانا ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہ صاحب (فرزند وخلیفہ حضرت محدث دکنؒ)

(2) حضرت مولانا ڈاکٹر سید خسرو حسینی گیسودراز صاحب قبلہ
(سجادہ نشین آستانہ حضرت خواجہ دکن بندہ نوازؒ)

(3) حضرت مولانا مصباح القراء حافظ عبداللہ قریشی ازہریؒ
(خطیب مکہ مسجد ونائب شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ)

(4) حضرت العلامہ سید شاہ قبول پاشاہ شطاری صاحب، جانشین حضرت کاملؒ ومعتمد صدر علمائے دکن

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(5) مولانا پروفیسر ڈاکٹر سلطان محی الدین صاحبؒ سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ

(6) پروفیسر ڈاکٹر غلام محمد صاحبؒ سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ

(7) مولانا ڈاکٹر غوث ندوی صاحب

(8) مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالمجید صاحب، سابق صدر شعبہ عربی وڈائرکٹر دائرۃ المعارف

(9) پروفیسر ڈاکٹر قمر النساء بیگم صاحبہ، سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ

(10) ڈاکٹر محمد انوار اللہ خاں صاحب، فرزند حضرت ابوالفداءؒ

(11) حضرت مولانا ڈاکٹر سید شاہ غوث محی الدین قادری الموسوی المعروف بہ اعظم پاشاہ صاحب

(12) عاجز راقم السطور ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری (خلیفہ اول حضرت ابوالفداء)

(13) پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفی شریف صاحب سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ (خلیفہ ابوالفداء)

(14) حضرت مولانا مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی صاحب، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ (خلیفہ ابوالفداء)

(15) حضرت مولانا مفتی حافظ سید صغیر احمد صاحب، نائب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ (خلیفہ ابوالفداء)

(16) حضرت مولانا سید مرتضیٰ علی افسر پاشاہ صاحب عثمان آباد (خلیفہ ابوالفداء)

آپ کی سیرت، حیات وخدمات پر لکھی گئی چند کتابیں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

یوں تو بے شمار علماء کرام نے آپ کی سیرت، حیات اور خدمات پر بے شمار کتابیں اور مضامین لکھے، صرف چند کتابوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

(1) مقامات ابوالفداء
(حیات اور کارنامے، مرتب ومولف ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی)

(2) مکاتیب حضرت مولانا زید دہلویؒ بنام پروفیسر محمد عبدالستار خاںؒ مرتب ابورجاء غفرلہ

(3) معمولات حضرت ابوالفداءؒ

(4) شجرہ مبارکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ۔ مرتب ابورجاء غفرلہ

(5) A Brief Sketch of Hadhrat Abdul fida
Prof. M.A. Sattar Khan Naqsh Bandi Rh
(By Maulana Hafiz S.S. Khaleelullah Basheer Owais in English)

مولانا حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر بخاری نے شعبہ عربی میں ''پروفیسر عبدالستار خاں۔ حیات اور خدمات'' پر عربی زبان میں مقالہ پیش کر کے جامعہ عثمانیہ سے ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔

اولا د امجاد حضرت ابوالفدا ؒ

آپ کے آٹھ فرزندان اور دو دختران ہیں۔

فرزندان:

(1) ڈاکٹر محمد انوار اللہ خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
(2) جناب محمد احمد اللہ خان صاحب
(3) جناب محمد امان اللہ خان صاحب
(4) جناب حافظ محمد فضل اللہ خان صاحب
(5) جناب محمد عطاء اللہ خان صاحب
(6) جناب محمد سعد اللہ خان صاحب
(7) جناب محمد عبدالقہار خان صاحب
(8) جناب محمد عبدالحنان صاحب

صاحبزادیاں:

(1) محترمہ خدیجہ سلطانہ صاحبہ زوجہ محمد شوکت اللہ خان صاحب
(2) محترمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ (المعروف رضیہ سلمہا)
زوجہ جناب محمد عبدالبصیر خان ذاکر صاحب

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

شب وروز ابوالفدا ء

آپ سرما کے موسم میں 3.30 بجے صبح نیند سے بیدار ہوتے۔گرما کے موسم میں 3 بجے صبح بیدار ہوتے۔اس گنہگار راقم الحروف نے آپ کو کبھی تہجد ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔نماز تہجد میں یٰسین شریف کی تلاوت فرماتے۔نماز تہجد کے بعد مناجات بارگاہ رب العزت بڑے رقت انگیزی سے پڑھتے اور زار وقطار روتے تھے۔حضرت جامیؔ علیہ الرحمہ کی مناجات (بادشاہا جرم ماراد رگزار۔ ماگنہ کاریم توآمرزگار) روتے روتے پڑھتے جاتے اور حضرت شیخ الاسلام شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی علیہ الرحمہ کی مناجات بھی بادیدہ نم پڑھتے۔ چنداشعار ملاحظہ ہو:

الٰہی کہاں مشت خاک ذلیل — کہاں بارگاہ رفیع و جلیل
تری رحمتوں نے اٹھایا اسے — الیہ الوسیلہ سنایا جسے
وسیلہ نے پھر اس کو پرواز دی — کرے عرض تجھ سے وہ پرواز دی
وسیلہ نے پہنچایا اس کو وہاں — ملک کی رسائی نہیں ہے وہاں
ترے درپہ آیا وہ عبد ذلول — کرم سے تو اپنے کرلے قبول
توسل بہ اسمائے حسنیٰ تمام — توسل بہ اوصاف زیبا تمام
توسل بہ اسم جلیل و عظیم — دعاؤں کو سن لے بہ لطف عمیم
توسل بہ نور مقدس صفات — جناب محمد علیہ الصلوت
دعا مانگتا ہے بہ عجز و نیاز — سبھی پر تیرا باب رحمت ہے باز
سوا تیرے حد کے نہیں کوئی در — تیرا لطف سب پر ہے شام وسحر
تو ہے سب کا مولیٰ تو ہے کارساز — ہر ایک تیرا بندہ، تو بندہ نواز
غنی ہے تیری ذات سب ہیں فقیر — تیرے در کا سائل صغیر و کبیر

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جلی اور خفی کا نہ اٹھے سوال　　خطا اور عمد کا مٹے ہر وبال
ہو جس دم میری جان تن سے جدا　　زباں پر رہے نام جاری تیرا
تیرے ذکر سے قلب معمور ہو　　تیرے نور سے چشم مسرور ہو
میرا جسم جب ہو در آغوش خاک　　رہے ساتھ اس دم تیرا نور پاک
لحد میں مجھے پھر نہ تکلیف ہو　　جوابوں میں ہرگز نہ توقیف ہو
فناء الفنا ہو الٰہی نصیب　　مقام رضا ہو الٰہی نصیب
لطائف ہوں جاری تیرے نام سے　　ہر اک ذرہ تن کا لگے کام سے
رہے زندگی بھر یہی مشغلہ　　اسی پر ہو یارب میرا خاتمہ

حضرت علیہ الرحمہ کا یہ مبارک و مسعود وقت تہجد و سحر دیکھنے کے قابل ہوتا۔ اہل اللہ اپنے مولیٰ کو اس طرح یاد کرتے ہیں کہ دیکھنے والوں پر رقت طاری ہوجائے۔ لذت مناجات وہ دولت عظمیٰ ہے جو خاصان خدا کو اللہ تعالیٰ عنایت فرماتا ہے۔ **وبالاسحارھم یستغفرون** کا عملی نمونہ بن جاتے تھے۔ یہ شعر ہمارے حضرت پر صادق آتا تھا ؎

ایک ہک یہاں پر ہوتی ہے ایک درد یہاں پر ہوتا ہے
ہم رات کو اُٹھ کر روتے ہیں جب سارا عالم سوتا ہے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت ابوالفداءؒ کے سحر کے اوقات اس گنہگار راقم السطور کو اچھی طرح یاد ہیں۔ سفر و حضر میں حضرت کو دیکھتا۔ علامہ اقبال کا یہ شعر بھی حضرت پر صادق آتا ہے:

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

تہجد کی نماز کے بعد تلاوت کلام پاک، دلائل الخیرات، بشائر الخیرات، اوائل الخیرات کا پابندی کے ساتھ ورد، پھر چائے بسکٹ یا میوہ نوش فرما کر مسجد کو نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے، امامت فرماتے۔ طوال مفصل کی سورتیں تلاوت فرماتے۔ بعد نماز فجر

دو ڈھائی گھنٹے مریدین کے ساتھ مراقبہ رہتے۔ زجاجۃ المصابیح کا اردو ترجمہ، اشراق کے بعد ملفوظات اولیاء ومکتوبات امام ربانی پڑھتے۔ ہر نماز جماعت کے ساتھ ادا فرماتے۔ سفر حضر تقریب ہو کبھی بھی جماعت کی نماز کو ترک نہیں کیا۔ حتیٰ کہ وصال کے وقت زندگی کی آخری نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھی۔ سنت مؤکدہ تو دور کی بات ہے سنت غیر موکدہ بھی ناغہ نہیں کی۔

اخلاق

حسن الخلق نصف الدین کے جلوے آپ میں نظر آتے تھے، آپ کی طبیعت بہت نرم اور میٹھی زبان تھی۔ نرم دلی کی یہ حالت تھی کہ کبھی غصہ نہیں فرماتے۔ ہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام کی گستاخی پر سخت برہم ہو جاتے۔ آپ میں ایک مقناطیسیت اور جاذبیت تھی کہ ہزاروں معتقدین آپ کی طرف رجوع ہوتے۔ کسی سے اختلاف نہیں رکھتے تھے۔ ایک شعر جو آپ پر صادق آتا ہے

کام رکھتے نہیں کسی نیک و بد سے ہم
تیرے ملنے کے لیے ملتے ہیں ہر ایک سے ہم

تواضع وانکساری کمال کو تھی۔ شاگرد اور خادم کا تعارف ''میرے پیر بھائی'' سے کرتے۔ جو بھی بلندیاں اور مقامات ملنے پر فرماتے تھے ''یہ میرے پیر کا صدقہ ہے''۔ ہر ترقی وعروج کو اپنے پیر کی طرف جوڑ دیتے تھے۔ باوجود خلیفہ حضرت محدث دکن ہونے کے اپنے صاحبزادوں کو حضرت ابوالحسنات محدث دکنؒ، حضرت ابوالبرکاتؒ، حضرت ابوالخیرؒ سے بیعت کروایا۔ ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ اپنی بڑائی کبھی نہیں چاہتے۔ اساتذہ اور شیوخ طریقت کا ادب تو درکجا ان کے پیرزادوں اور استادزادوں کا بھی احترام فرماتے۔ آپ نے اپنے بلند اخلاق کا لوہا اپنے تو اپنے ہی ہیں غیر مسلم حضرات سے منوایا تھا۔ اولیاء اللہ کے اخلاق سے آپ کی زندگی بھرپور تھی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سنجیدگی، بردباری، صبروتحمل آپ کی پہچان تھی۔ معافی ودرگذر ایسی تھی کہ آپ کا نفس مرچکا تھا۔ للّٰہیت ہی للّٰہیت تھی۔

آپ کا مبارک گھر مہمانوں کی ضیافت کے لیے ہمیشہ تیار رہتا تھا اور آپ رشتہ داروں کے حقوق کی حفاظت فرماتے تھے، ضرورت مند کی سفارش فرماتے تھے، سادات کرام کی خبر گیری، پوشیدہ امداد، ادب اور تعظیم حد درجہ فرماتے۔ نومسلمین، غریب طلباء، مدارس اور طلبا کا ہر لحاظ سے خیال فرماتے، اپنے اسلاف کے عرس شریف میں اپنا نذرانہ بھجواتے، ہندوستان کے اولیاءکرام کے اعراس شریفہ بالخصوص اجمیر شریف، سرہند شریف، گلبرگہ شریف، دہلی میں تمامی اولیاء کے آستانوں پر حاضری دیتے، مراقب رہتے وہاں کے فقراء وغرباء پر خرچ فرماتے۔ طالب علم جس نوعیت کا بھی ہوتا اس کو باوجود بے پناہ مصروفیتوں کے اس کی علمی پیاس بجھاتے۔ درس قرآن کریم، درس حدیث شریف و درس تصوف سے طالبین کو دور دراز مقامات سفر فرما کر دین کی خدمت انجام دیتے۔ وغیرہ وغیرہ۔

حضرت کے کارنامے، عبادات، حیات وخدمات کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ قارئین کے لیے نہایت مفید رہے گا جس کو عاجز مرتب نے ترتیب دیا ہے۔

(1) مقامات ابوالفداءؒ (2) مکاتیب
(3) معمولات ابوالفداءؒ (4) قصیدہ بردہ شریف
(5) تذکرہ خلیفہ محدث دکن وغیرہ۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

وفات:

الموت جسرٌ یوصل الحبیب الی الحبیب

(موت ایک پل ہے دوست کو دوست سے ملاتی ہے)۔

امریکہ میں مختصر سی علالت اور آپریشن کے بعد یہ آفتاب ولایت اپنے مولیٰ سے ملنے کے لیے داعی اجل کو لبیک کہا۔ 7/ذوالحجہ 1433 ہجری مطابق 23/اکٹوبر 2012ء

بروز منگل بمقام شکاگو روح مبارک پرواز ہوگئی۔ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی۔ آخری سانس تک وارکعو مع الراکعین پر عمل رہا۔اور آخری نماز بھی جماعت سے پڑھی اور آپریشن تھیٹر میں جاتے وقت فرمایا مجھے شایہ پہناؤاور عمامہ لاؤاور عصالاؤ۔

نماز جنازہ:

نماز جنازہ شکاگو امریکہ M.C.C میں ہزاروں محبین ومریدین نے پڑھی۔ امریکہ سے انڈیا آپ کے جسد مبارک کو لایا گیا۔ 9رذوالحجہ 1433ھ (یوم عرفہ) 26راکٹوبر 2012ء بروز جمعہ شمس آباد ایرپورٹ لایا گیا۔ پھر ہزاروں سوگواروں نے حضرت علیہ الرحمہ کے در دولت کدہ پر بادیدہ نم دیدار کیا اور مکہ مسجد حیدرآباد میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔

تدفین

مکہ مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد جنازہ آپ کے آبائی مقام میسرم لے جایا گیا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ، جلوس جنازہ، تدفین میں ہزاروں علماء کرام، مشائخ عظام، تلامذہ، مریدین ومعتقدین کی ایک کثیر تعداد شریک رہی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عرس شریف وماہانہ فاتحہ

ہر سال حضرت علیہ الرحمہ کا عرس شریف 7رذوالحجہ کو بڑے اہتمام سے منعقد ہوتا ہے۔اور ہر ماہ ہلالی کی 7 تاریخ کو ماہانہ فاتحہ منعقد ہوتی ہے۔آپ کا آستانہ ابوالفداء مرجع خاص وعام ہے۔

قدس اللہ سرہ ٗونور اللہ مضجعہ

اشغال نقشبندی مجددیہ

(1) ذکر

(2) مراقبہ

(3) رابطہ شیخ (تصورشیخ اور صحبت شیخ) (اول رفیق ثم الطریق)

سلسلہ نقشبندیہ میں دوقسم کا ذکر ہے۔ایک ذکراسم ذات، دوسراذکرنفی اثبات

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ذکراسم ذات کے دوطریقے ہیں:

پہلاطریقہ: اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، کھڑے، لیٹے، کروٹ کے وقت، وضو بے وضو، طہارت بے طہارت ذکراسم ذات لطیفہ قلب سے کرایا جاتا ہے۔

دوسراطریقہ: ضروریات بشری سے فارغ ہوکرفرصت کے وقت، تنہائی میں مراقبہ کرے، زبان کوتارک سے لگاکرشیخ کی صورت کوروبروخیال کرے آنکھ بندکرے طریق نشست یہ ہے کہ چارزانو (جلسہ مربع) قبلہ روبیٹھ جائے دونوں ہاتھ دونوں زانوں پررہیں اور دھیرے دھیرے قلب سے اسم ذات (اللہُ، اللہ) میں مشغول ہوجائے (اللہُ، اللہ) دل سے کہے یہ ایک بارہوااس کے ساتھ تسبیح کاایک ایک دانہ چھوڑتا جائے ابتداءً دوہزار سے ذکرشروع کرے۔اوررات دن میں ((24ہزار بارذکرکیاجائے یاجسقدرہوسکے یا((6ہزار سے کم نہ ہو۔ یہ پہلاسبق ہے جس میں لطیفہ قلب سے ذکرکرایاجاتا ہے۔ انسان کادل بائیں پستان سے دوانگل نیچے ترچھابغل کی طرف واقع ہے۔اوروقت ذکرکسی عضوکوقصداحرکت نہ دے۔ جب یہ پختہ ہوجائے تودوسراسبق دیاجاتا ہے۔ یہ ذکرکسی بھی وقت کیاجاسکتا ہے لیکن بزرگوں نے کہاہے کہ رات میں زیادہ موثرہوتا ہے۔ پیران کبارکی ارواح کوفاتحہ پڑھ کرتوبہ واستغفار اورموت کو یادکرتے ہوئے عاجزی وانکساری کے ساتھ دھیرے دھیرے ذکرکاآغاز کرے۔ذکرمیں جلدی نہ کرے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

واضح رہے کہ ذاکر (یعنی طالب) کو پہلے اپنے قلب کو تمام خطرات سے اور نفس کے خیال سے خالی کر دینا چاہئے۔ گذرے ہوئے اور آنے والے خیال کو بھی دل سے نکال دینا چاہئے۔ جس بزرگ سے تلقین ذکر ہوئی ہے اسکی صورت کا تصور اپنے دل میں کرے۔

اللہ کے مبارک نام کو شایان شان کہنے کا طریقہ صرف حضور ﷺ کو معلوم تھا:

حضرت محدث دکن قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اسم ذات ''اللہ اللہ'' کو ہم نے اپنی حیثیت کے موافق کہا ہے اس اسم مبارک کی قدر و منزلت کے موافق نہ کہا۔ اس پیارے اور با عظمت نام کے شایان شان کہنے کا طریقہ تو صرف حضور ﷺ کو معلوم تھا۔ مگر جسقدر پیران کبار کے طفیل میں ہمیں معلوم ہو سکا وہ یہ ہے کہ ذاکر بوقت ذکر یہ سمجھے کہ اللہ تعالی میرے اس ذکر کو سن رہے ہیں کہ میں کسطرح انھیں یاد کر رہا ہوں شوق سے یا بدشوقی و بے دلی سے اور یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ وہ بھی مجھ کو یاد کر رہے ہیں اور اسطرح کہ جیسے میں انھیں یاد کروں گا تو وہ بھی مجھے محبت سے یاد کریں گے۔ دوران ذکر وقفہ وقفہ سے یہ مناجات بھی کیا کرے۔

الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو

محبت و معرفت خود بدہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

شغل دوم: مراقبہ Muraqaba:

مراقبہ رقوبت سے ماخوذ ہے جس کے لغوی معنی محافظت و انتظار کے ہیں۔ طریقت میں اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کو زبان تصور سے پڑھنا یا قرآنی آیت کو زبان تصور سے پڑھنا اور اس لفظ کو مفہوم میں مستغرق ہونے کو مراقبہ کہتے ہیں۔ نیز مراقبہ اپنے مورد پر اس فیض کے وارد ہونے کا خیال رکھنے کو بھی کہتے ہیں جو حق سبحانہ و تعالی کی طرف سے سالک کے لطائف میں سے کسی لطیفہ پر وارد ہوتا ہے اور اس لطیفہ کو مورد فیض کہتے ہیں۔ مراقبہ ذکر کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے اور بغیر ذکر کے بھی کیا جاتا ہے۔ البتہ حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے پاس ذکر کے ساتھ مراقبہ کا

معمول ہے تا کہ بہ یک وقت تکمیل اسباق کے ساتھ مذکورہ فیوض و برکات بھی حاصل کرسکیں۔ اسلئے کہ موجودہ مصروف حالات زندگی میں نہ اتنا وقت ملتا ہےاور نہ اتنی ہمت کہ ان دونوں امور کی علیحدہ علیحدہ تکمیل ہوسکے۔ مراقبہ کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، **الاحسان ان تعبداللہ کانک تراہُ فان لم تکن تراہ فانہ یراک**۔ (یعنی کہ تو اپنے رب کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے، اگر تو اسے نہ دیکھ سکے تو سمجھ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔

شغل سوم: رابطہء شیخ: Rabita - e - Shaik
(Association with shaik)

ربط یا رابطہ دونوں ہم معنی الفاظ ہیں یعنی نگاہ تعلق صوفیائے کرام نے شیخ کی صورت کو باطنی نگاہ سے دل میں جمانے کا نام رابطہ رکھا ہے۔ ذکر رابطہ کی کئی صورتیں ہیں یعنی ایک یہ کہ اپنے شیخ کی صورت وشکل کو اپنی قوت ادراک (ذہن) میں رکھنا۔ یا اپنے دل کے اندر خیال میں رکھنا یا اپنی صورت کو شیخ کی صورت سمجھنا اور جب یہ رابطہ مرید پر غالب آجاتا ہے تو ہر چیز میں اسکو شیخ کی صورت نظر آنے لگتی ہے اس حالت کو فنافی الشیخ کہتے ہیں۔ (ہدایت الطالبین)

حضرت خواجہ محمد معصوم نقشبندی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ''بغیر رابطہ و بغیر فنا فی الشیخ کے تنہا ذکر وصل تک نہیں پہنچا تا لیکن تنہا رابطہ آداب صحبت کی رعایت کے ساتھ ہوتا ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہمارے دادا پیر حضرت سیدنا محدث دکنؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ رابطہ سے مراد یہ ہے کہ بکمال محبت، اطاعت اور ادب کے ساتھ شیخ کے حضور میں رہنا اور غیاب میں اُن کا تصور قائم رکھنا اور یقین کے ساتھ یہ ذہن نشین کرلینا کہ شیخ کے واسطہ سے اپنے مورد فیض پر فیضان الٰہی وارد ہورہا ہے۔ بزرگان طریقت کا قول ہے کہ فنافی الشیخ فنائے حقیقی کا مقدمہ ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مرید کو بلا تکلّف رابطۂ شیخ حاصل ہوجائے تو پیر و مرید کے لئے افادہ و استفادہ کا سبب بن جاتا ہے۔ وصول الی اللہ کے

لئے رابطہ شیخ سے بہتر کوئی طریق نہیں ہے۔کامیابی کا دارومدار مرید کے اس یقین پر ہے کہ میرے شیخ اللہ تعالی تک پہونچانے کا راستہ خوب جانتے ہیں۔اور مجھے وہاں تک پہونچا سکتے ہیں۔جس کو شیخ پر اعتماد نہیں وہ محروم ہی رہتا ہے۔

مراقبات نقشبندیہ مجددیہ

(1)مراقبہ احدیت (2)مراقبہ معیت (3)مراقبہ لطائف خمسہ عالم امر۔مراقبہ لطیفہ قلبی (4) مراقبہ لطیفہ روحی (5) مراقبہ لطیفہ سرّی (6) لطیفہ خفی (7) لطیفہ اخفی (8) مراقبہ اقربیت (9) مراقبہ محبت (10) مراقبہ محبت (11) قوس مراقبہ محبت (12) مراقبہ اسم ظاہری (13) مراقبہ اسم باطن (14) مراقبہ کمالات تصرف (15) مراقبہ کمالات رسالت (16) مراقبہ کمالات اولوالعزم (17) مراقبہ حقیقت کعبہ (18) مراقبہ حقیقت قرآن (19) مراقبہ حقیقت صلوۃ (20) مراقبہ معبودیت صرفہ (21) مراقبہ حقیقت ابراہیمی (22) مراقبہ حقیقت موسوی (23) مراقبہ حقیقت محمدی (24) مراقبہ حقیقت احمدی (25) مراقبہ حب صرفہ (26) مراقبہ لاتعین۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(تفصیلات کے لیے کتاب معمولات ابوالفدا ملاحظہ فرمائیں)

ذکرنفی اثبات

ان سات لطائف (قلب، روح، سرّ خفی، اخفی نفس اورقالب) کے جاری ہونے کے بعدذکرنفی اثبات کا کرایا جاتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ دم ناف میں بند کرکے کلمہ''لَا'' کوناف سے اٹھا کرلطیفۂ نفسی تک پہونچائے اور''اِلٰہ'' سیدھے بازو پرخیال کرکے''اِلاّ اللّٰہ'' کے تئیں لطیفۂ روح وغیرہ (خفی، اخفی اورسر) سے گذارتے ہوئے لطیفۂ قلب پرضرب لگاتے ہیں اور اس مجموعی عمل سے صورت معکوس ظاہرہوتی ہے۔اورقوت کے ساتھ کہ اسکا اثرمعلوم ہوجائے۔

اوراس کے معنی یہ خیال رکھے کہ **لا مقصود الا اللہ** کے ہے۔تین، پانچ یا سات پر یا زائداس سے طاق عدد پردَم چھوڑے اورمحمد رسول اللہ کہے۔ پھرتھوڑے تھوڑے ذکر کے بعد کہے:

''الٰہی مقصودمن توئی رضائے تو،ومحبت ومعرفت خودِبدِہ''

اگرحبس دم نہ ہوسکے توبلاحبس دم کرے۔یہ ذکرروزآنہ ایک ہزار بارکرے نہ ہوسکے توجس قدرہوسکے کرے۔(۳۱۳)بار سے کم نہ کرے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کلمات نقشبندیہ
اصطلاحات وطریقۂ خواجگان نقشبندیہ کی بناء

(1) ہوش دردم (2) نظر برقدم (3) سفردروطن (4) خلوت درانجمن (5) یادکرد (6) بازگشت (7) نگہداشت (8) یادداشت (9) وقوف زمانی (10) وقوف عددی (11) وقوف قلبی۔

مقامات عشرہ

(1) توبہ (2) زہد (3)توکل
(4) قناعت (5) تنہائی (6)ذکر کی پابندی
(7) توجہ (8) صبر (9)مراقبہ (10)رضا

سیدالاستغفار
Syed-Ul-Isthighfar

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہمارے حضرت مولانا قدس سرہٗ سیدالاستغفار کی بڑی فضیلت بیان فرماتے تھے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی شخص پورے یقین کے ساتھ سیدالاستغفار کو دن میں پڑھے اور شام تک مرجائے اور کوئی رات کو پڑھے صبح سے پہلے مرجائے تو وہ جنت میں جائے گا۔

روزآنہ ذکرومراقبہ کی مجلس سے پہلے((25بار استغفار پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔

چھوٹا اور آسان استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

مسبعات عشر

سات سات بار سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے پڑھی جانے والی دس چیزیں ہیں۔ ہمارے مولانا علیہ الرحمہ پابندی کے ساتھ مسبعات عشر پڑھا کرتے تھے۔ مسبعات عشر کی ترتیب یہ ہے:

۱) سورہ فاتحہ مع بسملہ سات بار

۲) سورہ ناس مع بسملہ سات بار

۳) سورہ فلق مع بسملہ سات بار

۴) سورہ اخلاص مع بسملہ سات بار

۵) سورہ کٰفرون مع بسملہ سات بار

۶) آیت الکرسی مع بسملہ سات بار

۷) تیسرا کلمہ (سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ وَاللہُ أَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ) سات بار

۸) استغفار سات بار (اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ)

۹) درود شریف سات بار (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ)

۱۰) اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّآجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ۔ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ۔ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ (مقامات ابوالفداء ص115)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ (القرآن)

مَنۡ صَافَحَنِیۡ وَمَنۡ صَافَحَ مَنۡ صَافَحَنِیۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ دَخَلَ الۡجَنَّۃَ (الحدیث)

شجرہ حضرات نقشبندیہ

رضی اللّٰہ عنھم اجمعین

یافتاح

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین سید الکونین رسول الثقلین وسیلتنا فی الدارین

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفہء رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ

الٰہی بحرمت مصاحب رسول اللہ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ

الٰہی بحرمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت سلطان العارفین قطب العاشقین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ جہاں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد عارف ریوکری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید السادات حضرت خواجہ سید امیر کُلال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان پیر پیراں امام الطریقت حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ناصر الدین عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد شرف الدین زاہد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا خواجگی محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت محبوب صمدانی امام ربانی مجدد الف ثانی امام الطریقت
حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت عروۃ الوثقٰی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت ایشان حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید السادات حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زماں قطب جہاں حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ واصل مرشد کامل عارف باللہ حضرت شاہ سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ وقت قطب دوراں عارف باللہ حضرت سید محمد پاشاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ واصل مرشد کامل حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ واصل حضرت ابوالفدا محمد عبدالستار خان رحمۃ اللہ علیہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہر شیخ ہے سلسلہ کی کڑی
پیمبر سے جا کر ہے ملتی لڑی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

منظوم شجرہ طیبہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

رحم کر یا رب جناب مصطفےٰ کے واسطے
حضرت صدیق و سلمان با صفا کے واسطے
حضرت قاسم امام جعفر صادق ولی
بایزید اس بادشاہ اولیاء کے واسطے
خرقان کے بوالحسن اور فارمد کے بو علی
یوسف ہمدانی غوث وریٰ کے واسطے
عبد خالق قطب عالم خواجہ عارف محو ذات
خواجہ محمود محبوب خدا کے واسطے
شہ عزیزاں خواجہ بابا خواجہ میر کلال
اور بہاء الدین شہ مشکل کشا کے واسطے
خواجہ یعقوب و عبید اللہ احرار ولی
خواجہ زاہد اور درویش خدا کے واسطے
خواجگی عارف و شاہ باقی باللہ امام
اور مجدد الف ثانی رہنما کے واسطے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خواجہ معصوم وسیف الدین ومحسن ونور احمدی
جان جاں مظہر حبیب کبریا کے واسطے
شاہ عبداللہ شہ بوسعید قطب وقت
حضرت سعداللہ نور ہدی کے واسطے
گوہر درج ولایت شہ بخاری شہ بوالحسنات
بوالفداء کامل ولی باخدا کے واسطے
یا الٰہی شہیداللہ کی دعا کرلے قبول
عشق دے اپنا مجھے ان اولیاء کے واسطے
دین و دنیا میں مجھ کو رکھ عزت کے ساتھ
آل و اصحاب جناب مصطفٰے کے واسطے
استقامت اور ایمان حقیقی دے مجھے
پنجتن اور چار یار باوفا کے واسطے
دل کی ظلمت دور کر انوار سے معمور کر
سب فرشتوں اور جملہ انبیاء کے واسطے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(**لآلئ منظومہ:** حضرت شیخ الاسلام مولانا شاہ زید ابوالحسن فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتب کردہ ہے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ شامل کیا گیا ہے)

ختم خواجگان نقشبندیہ مجددیہ

رضوان اللّٰہ تعالی علیهم اجمعین

میرے پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مقصد براری کے لیے ختم خواجگان نقشبند پڑھا کریں۔جس مقصد کے لیے بھی پڑھا جائے گا انشاءاللہ پورا ہوگا۔

سب سے پہلے بارواح پاک حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنھم اجمعین فاتحہ گذران کر ختم شریف کو شروع کریں۔

1) سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ الرحمن الرحیم	(7)بار
2) درود شریف	(101)بار
3) سورہ الم نشرح معہ بسم اللہ الرحمن الرحیم	(79)بار
4) سورہ اخلاص (قل ھواللہ احد) معہ بسم اللہ الرحمن الرحیم	(1001)بار
5) سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ الرحمن الرحیم	(7)بار
6) درود شریف	(101)بار
7) یاقاضی الحاجات	(101)بار
8) یاکافی المهمات	(101)بار
9) یادافع البلیّات	(101)بار
10) یارافع الدّرجات	(101)بار
11) یاشافی الامراض	(101)بار
12) یاحلّ المشکلات	(101)بار
13) یاغیاث المستغیثین	(101)بار

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

14) **یامجیب الدّعوات** (101)بار

15) **یاارحم الراحمین** (101)بار

16) درودشریف (101)بار

17) **لاحول ولا قوّۃ الا باللہ العلی العظیم** (500)بار

18) درودشریف (101)بار

اس کے بعد حسب سابق فاتحہ گذران کر اپنے مقصد کے لئے دعا کریں۔جس نیت ومقصد کے لئے بھی یہ ختم شریف پڑھا جائے مجرب ہے اس ختم شریف کو ایک شخص تنہا یا کئی اشخاص مل کر بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن پڑھنے والوں کی تعداد ہر حالت میں طاق ہونی چاہیئے۔

☆☆☆

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

درُودِتاج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ٥ دَافِعِ
الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ٥
اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ مَّشْفُوْعٌ فِي
اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ٥ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ٥
جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ
وَالْحَرَمِ ٥ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى
نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ٥
جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ ٥ صَاحِبِ الْجُوْدِ
وَالْكَرَمِ ٥ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ ٥ وَ جِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ ٥
وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ ٥ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ سِدْرَةُ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اَلْمُنْتَہٰی مَقَامُہٗ ٥ وَ قَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ ٥ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ ٥ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ٥ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ٥ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍلِّلْعَالَمِیْنَ ٥ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ٥ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ ٥ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ ٥ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ ٥ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ٥ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ٥ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ ٥ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ ٥ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ٥ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِاللّٰہِ یَاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا٥

❁❁❁

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حصہ دوم

تذکرۂ اولیائے

سلسلہ عالیہ قادریہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدّام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرع چشت بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کِشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تاج فرقِ عرفا کس کے قدم کو کہیے
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا' تیرا

فہرست حصہ دوم

تذکرۂ اولیائے سلسلہ عالیہ قادریہ

افضل الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	155
امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ	156
حضرت شیخ اجل مرشد اکمل حضرت شیخ حسن بصری قدس سرہ	161
حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سرہ	163
حضرت شیخ داؤد طائی قدس سرہ	164
حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ	165
حضرت شیخ عبداللہ سری سقطی قدس سرہ	167
حضرت سید الطائفہ حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس سرہ	169
حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی قدس سرہ	171
حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی قدس سرہ	173
حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سرہ	174
حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی الہکاری قدس سرہ	175
حضرت شیخ ابوسعید المبارک المخزومی قدس سرہ	176
حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ	177
حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق قدس سرہ	188
حضرت شیخ عمادالدین ابی صالح نصر قدس سرہ	189
حضرت شیخ شہاب الدین احمد قدس سرہ	190
حضرت شیخ شرف الدین یحیی قدس سرہ	190
حضرت شیخ شمس الدین محمد قدس سرہ	191

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت شیخ علاؤالدین علی قدس سرہ 191
حضرت شیخ بدرالدین قدس سرہ 192
حضرت شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد قدس سرہ 193
حضرت شیخ عبدالباسط قدس سرہ 193
حضرت شیخ قاسم قدس سرہ 194
حضرت شیخ محمد قدس سرہ ✪ حضرت شیخ احمد قدس سرہ 195
حضرت سیدالابدال سیدشاہ عبداللطیف قادری لاابالی قدس سرہ 197
شیخ الشیوخ حضرت شیخ علی صوفی قدس سرہ 201
حضرت شیخ فریدالدین صوفی قدس سرہ 203
حضرت سیدعلی صوفی بخاری قدس سرہ 204
حضرت سیدفریدالدین بخاری قدس سرہ 206
حضرت سیدعلی بخاری قدس سرہ 206
حضرت سیدمحی الدین بادشاہ بخاری قدس سرہ 206
حضرت سیدحسین بخاری قدس سرہ 207
حضرت سیدخواجہ احمد بخاری قدس سرہ 207
حضرت سیدمحمد بادشاہ بخاری قدس سرہ 208
حضرت ابوالحسنات سیدعبداللہ شاہ قدس سرہ 209
حضرت ابوالفدا ءمحمد عبدالستار خان رحمۃ اللہ علیہ 212
شجرہ حضرات قادریہ 215
منظوم شجرہ 218
سلسلہ قادریہ کے آداب 220
کتابیات رمصادر ومراجع 221
Tasawwuf Tareeqat's Place in Quran and Sunnah
By: Syed Shah Khaleelullah Basheer Owais Bukhari 231

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

1

سیدالانبیاء والمرسلین، وجہ تخلیق کائنات رحمۃ للعالمین

حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ولادت مبارکہ: دوشنبہ 12/ربیع الاول، مکہ معظمہ

رحلت شریف: 12/ربیع الاول 11/ہجری، 20/ستمبر، حجرہ عائشہ مدینہ منورہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فرزند، اگر تجھے اس بات پر قدرت ہو کہ تو صبح اور شام اس حال میں بسر کرے کہ تیرے دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو تو ایسا کر، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے فرزند، یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ رکھا اس نے گویا مجھے زندہ رکھا اور جس نے مجھے زندہ رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں گیا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضور اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرے اور اُن سے نہ ملا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: المرء مع من احب۔ انسان اُس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔

(بخاری ومسلم)

2

امیر المومنین امام المشارق والمغارب

حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہ

ولادت شریف: 5/اکتوبر 599ء، جمعہ 10 یا 13 رجب المرجب

یوم شہادت: 20/رمضان المبارک 40ھ 4 Feb 661

اسم مبارک: علی

کنیت: ابوالحسن، ابوتراب

لقب: مرتضیٰ، اسد اللہ الغالب، حیدر کرار، امیر النحل، بیضۃ البلد، یعسوب الدین،

والد ماجد: حضرت ابوطالب (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا)

دادا: حضرت عبدالمطلب

والدہ ماجدہ: حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف

ولادت باسعادت: رجب المرجب کی 13/تاریخ بروز جمعہ کعبۃ اللہ شریف کے اندر ہوئی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سب سے پہلے اسلام لانے والے

بچوں میں چھوٹی عمر یعنی (10) سال میں ایمان والے حضرت سید علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو اعلان نبوت فرمائے اور حضرت علیؓ سہ شنبہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔

اسم مبارک کی برکت

آپ کا نام مبارک منہ کا مقصود، زبان کی زینت، دل کو آرام دینے والا اور جان کو راحت دینے والا۔

فضائل و مناقب

آپ کا شمار اہل بیت اطہار میں، عشرۂ مبشرہ میں، مواخات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی، عالم ربانی، مشہور بہادر، بے مثل زاہد، مشہور و معروف خطیب، قرآن کریم کو جمع کرنے کی سعادت، بنی ہاشم میں سب سے پہلے خلیفہ، ہجرت کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر مبارک پر آرام فرمایا، تمام غزوات میں (سوائے غزوۂ تبوک) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

قرآن مجید میں فضائل:

بے شمار آیات قرآن مجید حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں آئیں۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جس جگہ قرآن شریف میں ''یا ایھا الذین اٰمنوا'' ہے وہاں سمجھنا چاہیے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُن کے امیر و سردار ہیں (طبرانی)

احادیث شریفہ میں فضائل:

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل میں اس قدر کثرت سے احادیث شریفہ وارد ہوئی ہیں کہ اس کا شمار مشکل ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ایک حدیث شریف میں آیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں''۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں علم کا شہر اور علی اس کے دروازہ ہیں''۔ (ترمذی، حاکم)

علم نحو کے موجد حضرت علیؓ ہیں:

علم نحو کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے موجد حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ علم نحو ایسا علم ہے کہ تمام علوم کے پہلے اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ جب مختلف لوگوں کے قرآن مجید

غلط پڑھنے کی اطلاع ملی تو آپ نے علم نحو کی تدوین کی طرف متوجہ ہوئے اور عربیت کے اصول میں کچھ قواعد منضبط کیا تا کہ زبان اپنی حیثیت سے نہ گرے۔

ازواج:

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ازواج کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ پہلی زوجہ محترمہ حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں۔ جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں آپ نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔

حضرت فاطمہؓ اوران کی اولاد اطہار

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تین صاحبزادے (1) حضرت سیدنا امام حسنؓ (2) حضرت سیدنا امام حُسینؓ (3) حضرت سیدنا محسنؓ اور تین صاحبزادیاں (1) حضرت ام کلثوم (2) حضرت زینب (3) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہن ہیں۔

منصب خلافت:

خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت کے دوسرے دن تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے دست مبارک پر بیعت فرمائی اور آپ نے 4 سال آٹھ مہینے اور نو دن خلافت کی ذمہ داری سنبھالی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خلفائے راشدین کی ترتیب

حضور سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین میں ارشاد فرماتے ہیں:

''عقیدۂ اہلسنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ چاروں خلفائے راشدین میں سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

خلفاءکرام

بتایا جاتا ہے کہ آپ کے خلفاءکرام میں چھ مشہور تھے جن میں (1) حضرت امام حسن (2) حضرت امام حُسین (3) حضرت خواجہ حسن بصری (4) حضرت خواجہ اویس قرنی (5) حضرت کمیل بن زیاد (6) حضرت ابوالمقدام رضی اللہ عنہم۔

شہادت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

جب 19؍رمضان کو رات تمام جاگتے رہے اور عبادت الٰہی میں گذاری اور 20رمضان کی نماز فجر کے لیے مسجد تشریف لے گئے اور اذان دی اتنے میں شقی ابن ملجم قسطام کے گھر سے نکلا، حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ جب کہ نماز میں پہلے سجدہ سے اٹھے تھے کہ زہر بھری تلوار سے آپ کے سر مبارک پر چلا دیا۔ زخم کھاتے ہی حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے نعرہ مارا اور کہنے لگے:

فزت برب الکعبۃ (رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا)

آپ کی شہادت کا واقعہ تاریخ اسلام کا دردناک واقعہ ہے۔

تاریخ وصال

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ جمعہ اور ہفتہ انہیں زخموں کے ساتھ زندہ رہے اور شب یکشنبہ 21؍رمضان 40ہجری (مطابق 4فروری 661ء) تیرسٹھ (63) سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

تجہیز وتکفین:

آپ کے دونوں شہزادے حضرات حسنین کریمین اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم نے آپ کو غسل دیا اور حضرت سیدنا امام حسنؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مشہور قول کے مطابق آپ کی قبر انور نجف اشرف میں ہے۔

آپ کے مواعظ ونصائح

آپ نے فرمایا کہ سات باتیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں۔

(1) بہت زیادہ غصہ

(2) بہت زیادہ پیاس

(3) جلدی جلدی جمائی کا آنا

(4) قے

(5) نکسیر

(6) بول وبراز

(7) یادالٰہی کے وقت نیند کا آنا

آپ نے فرمایا کہ انسان کی خوش بختی اورسعادت سے یہ ہے کہ اس کی بیوی مزاج کے موافق ہواوراس کے دوست بردار صلحاء ہوں اوراس کی اولاد ابراراور نیک بخت ہواور جس جگہ وہ رہتا ہے اسی جگہ اس کو رزق میسر آتا ہو۔صبر ایک ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ

(3) حضرت شیخ اجل مرشد اکمل

حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ'

وفات: یکم رجب المرجب 110ھ

وہ خاندان نبوت کے پرورش یافتہ وہ علم و عمل کے کعبہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ ہیں۔

آپ کی والدہ حضرت اُم سلمیٰؓ کی باندی تھیں

آپ کی والدہ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں۔ جب آپ کی والدہ کسی کام میں ہوتیں اور حضرت حسن بصری روتے تو حضرت ام سلمیٰؓ اپنا سینہ مبارکہ آپ کے منہ میں دے دیتی آپ چوسنے لگتے جس کی وجہ سے اتنی ہزار برکتیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ میں پیدا کی وہ حضرت خاتون مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اثر سے تھیں۔

حضرت خواجہ حسن بصری نے حضورؐ کے آب خورے سے پانی پیا

ابھی حضرت خواجہ حسن بصری چھوٹے بچے تھے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آب خورے سے پانی پی لیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ پانی کون پی گیا۔ حضرت ام سلمیٰ نے فرمایا حسن بصری، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر کہ اس آب خورے سے پانی پیا ہے اسی قدر میرا علم اس میں سرایت اور اثر کرے گا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

حضرت خواجہ حسن بصریؒ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گود میں

ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمیٰؓ کے گھر میں تشریف لائے۔ حضرت ام سلمیٰؓ نے حضرت حسن بصری کو آپ کی گود میں ڈال دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی جو کچھ کہ حضرت حسن بصری کو حاصل ہوا وہ سب حضور کی دعا کی برکت سے حاصل ہوا۔

حضرت ام سلمیٰؓ کی دعا

حضرت ام سلمیٰؓ آپ کی پرورش وکفالت کرتی تھیں اور ہمیشہ دعا کرتی تھیں کہ بارالہا حسن کو پیشوائے خلق کر۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تقریباً (130) صحابہ کرام سے فیض صحبت حاصل فرمایا۔ آپ حضرت سیدنا علیؓ کے مرید وخلیفہ مجاز تھے۔ اور حضرت سیدنا امام حسنؓ سے بھی فیضیاب ہوئے۔

حضرت رابعہ بصریؒ کو وعظ میں نہ دیکھتے تو وعظ نہ کرتے

آپ ہفتہ میں ایک بار وعظ فرماتے اور جب مجلس میں حضرت رابعہ کو نہ دیکھتے تو وعظ نہ فرماتے۔ لوگ کہتے کہ اتنے بزرگ اور خواجہ موجود ہیں ایک بوڑھی نہیں آئی تو کیا ہوا۔ فرماتے ہاں تم سچ کہتے ہو لیکن ایسا شربت جو ہم نے ہاتھیوں کے نشہ کے لیے بنایا ہے چیونٹیوں کے برتن میں نہیں بھر سکتے۔

خوف خدا

ایک مرتبہ بصرہ میں خشک سالی ہوگئی۔ دو لاکھ آدمی نماز استسقاء کے واسطے گئے اور ایک منبر رکھا گیا کہ حضرت خواجہ حسن بصری کو منبر پر بٹھا کر دعا کی درخواست کریں گے۔ حضرت خواجہ حسن بصری نے کہا اگر تم چاہتے ہو کہ مینھ برسے تو مجھے بصرہ سے نکال دو۔ جوں ہی یہ کلمات آپ کے زبان اقدس سے نکلے فوراً ابر رحمت چھا گیا اور اللہ کے کرم سے بارش شروع ہوگئی۔ اور آپ کو کسی نے کبھی ہنستا نہیں دیکھا آپ ہمیشہ رویا کرتے تھے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

گنہگار بندے کے آنکھ کے آنسو ہیں

ایک روزہ آپ عبادت خانہ کے بالا خانہ پر خوف خدا سے اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو پرنالے سے بہہ کر نکلے۔ ایک شخص وہاں سے گذر رہا تھا اس پر وہ قطرے گرے اس نے کہا یہ پانی پاک ہے ناپاک ہے۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ بھائی گنہگار بندے کے آنکھ کے آنسو ہیں دھوڈالو۔ (انوار الازکیا۔ تذکرۃ الاولیا)

قدس اللہ سرہ، ونور اللہ مضجعہ

(4) حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سرہ'

وفات: 171ھ بصرہ

وہ صاحب صدق و ہمت و یقین
وہ خلوت نشین حضرت شیخ حبیب عجمیؒ

آپ کے احوال میں لکھا ہے کہ آپ اہل بصرہ کو اپنا مال سود پر دیتے تھے اور جب تک مال نہ ملے ٹلتے نہ تھے یا کم از کم اتنا کہتے کہ میرے آنے کی مزدوری دے دو۔ ایک دن حضرت حبیب عجمیؒ کے گھر سائل آیا کہ راہ خدا میں کچھ دلاؤ۔ حضرت حبیب نے سائل کو برا بھلا کہہ کر واپس کر دیا اور بیوی نے ہانڈی میں ڈوئی ڈالی تو کیا دیکھتی ہے کہ خون ہی خون بھرا ہے۔ دل پر چوٹ لگی۔ قرضداروں سے سود نہ لینے کا عہد کیا اور توبہ کی۔ جمعہ کا دن تھا لڑکے کھیل رہے تھے کہ آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو حبیب عجمی سود خور آرہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی گرد ہم کو بھی نہ گھیر لے۔ حضرت حبیب عجمی کے کان میں جب یہ آواز پڑی تو بہت رنجیدہ ہوگئے۔ سیدھے حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی خدمت میں پہونچے۔ اپنے گناہوں سے توبہ کی اور جب واپس ہو رہے تھے تو وہی لڑکے آپس میں کہنے لگے کہ الگ ہٹ جاؤ کہ حبیب توبہ کر کے آرہا ہے کہیں ہماری گرد اس کو نہ لگ جائے۔ اور ہم اللہ کے پاس گنہگار نہ ٹھہریں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت حبیب عجمی نے اپنے دل میں کہا اے خدائے تعالیٰ تیری عجب قدرت ہے کہ اسی ایک روز میں کہ میں نے تجھ سے صلح کی تو نے اس کا اثر اپنے دوستوں کے دل میں پہونچایا اور میرا نام نیک نامی کے ساتھ مشہور کیا۔ پھر آپ نے ندا کی جس پر حبیب کا کچھ لینا ہے وہ آئے۔ سب لوگوں کو تمام مال بانٹ دیا۔ اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھا حتیٰ کہ اپنا پیراہن اور اپنی بیوی کی چادر تک دعویداروں کو دے دیا۔

حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی خدمت میں اپنی پوری زندگی گذاردی۔ مرید ہوئے خلافت سے سرفراز ہوئے۔ دن تمام حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی خدمت میں علم سیکھتے تھے اور رات کوعبادت کرتے تھے۔ ایسی عبادت کرے کہ مستجاب الدعوات بزرگوں سے ہوئے۔

امام عبداللہ یافعی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ نے چالیس (40) سال تک عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا کی۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

(5) حضرت شیخ داؤد طائی قدس سرہ'

وفات: 8/ربیع الاول 165ھ

آپ بڑے زاہد اور پرہیزگاری اور گوشہ نشینی میں بڑی شان کے مالک تھے۔ اور انواع علوم میں دسترس حاصل تھا۔ خاص کر فقہ میں (20) برس تک حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی شاگردی کی اور ہمیشہ امام اعظم کے درس میں شریک رہتے۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ اور حضرت ابراہیم ادھم کو دیکھا۔ آپ کے پیر طریقت حضرت حبیب عجمی تھے۔ بچپن ہی سے آپ کا باطن محبت الٰہی سے پُر تھا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قرآن مجید سے لگاؤ

آپ روٹی پانی میں بھگا کر پی جاتے تھے اور فرماتے تھے اتنی دیر میں کہ میں روٹی کے نوالے بنا بنا کر کھاؤں پچاس آیتیں قرآن مجید کے پڑھ سکتا ہوں۔

بیس سال سے اپنے گھر کی چھت نہیں دیکھی

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ کو ٹوٹی چھت کے نیچے بیٹھے دیکھا تو عرض کیا کہ چھت گرنے کو ہے کہیں آپ پر گر نہ جائے تو

حضرت داؤدطائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بھائی مجھ کوتو (20) برس ہو گئے کہ یہاں رہتا ہوں لیکن میں نے آج تک چھت کی طرف نظر تک نہیں کی ۔ یہ ایک بے فائدہ کام ہے کیوں کہ میں عبادت کروں کہ چھت کو دیکھوں ۔(انوارالاذکیا)

ملفوظات

آپ فرماتے تھے علم صرف عمل کے لیے حاصل کیا جاتا ہے۔جب طالب علم اپنی ساری زندگی علم جمع کرنے میں بسر کردے تواس پرعمل کب کرے گا۔

(طبقات امام شعرانی)

قدس اللہ سرہٗ ونوراللہ مضجعہ

(6) حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہٗ

وفات: 2 محرم الحرام 200ہجری

آپ کااسم مبارک اسدالدین اور معروف کرخی سے مشہور ہو گئے۔آپ ابتدامیں غیرمسلم تھےلیکن بچپن ہی سے آپ کے قلب میں اسلام کی تڑپ تھی۔عیسائی معلم کے پاس پڑھنے کے باوجود توحید کے دلدادہ تھے۔حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر اسلام لائے، بیعت فرمائی۔منازل سلوک ومعرفت بھی طے فرمائے اور خلافت سے سرفراز کئے گئے۔آپ نے حضرت داؤدطائیؒ کی خدمت میں برسہابرس رہ کرریاضت شاقہ کرتے رہے اورمنازل سلوک طے فرمائے۔آپ حضرت حبیب عجمیؒ کی صحبت بابرکت سے وافرحصہ پایا۔رات رات بھر مسجد میں عبادت کرتے ہوئے گزار دیتے تھے۔اس قدر صدق میں قدم رکھا کہ مشہور ہو گئے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ ہمیشہ باوضو رہا کرتے تھے

ایک روز آپ کا وضو جا تا رہا۔آپ نے اسی دم تیمم کیا۔لوگوں نے کہا حضرت دجلہ سامنے ہے، آپ تیمم کیوں کرتے ہو، آپ نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ میں وہاں تک پہونچتے پہونچتے راستہ ہی میں مرجاؤں۔

حضرت سری سقطی کو نصیحت

حضرت سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت معروف کرخیؒ نے مجھ سے کہا جب تجھ کو خدائے تعالیٰ سے کوئی حاجت ہوتو اس کو قسم دے کر ''یارب بحق معروف کرخی'' میری حاجت کو پوری کرفی الفور قبول ہوگی۔

فقیہہ اعظم حضرت ابوالوفا افغانیؒ کا ارشاد مبارک

فقیہہ اعظم حامل لواء شریعت، شیخ الفقہا، جلالۃ العلم والعمل والادب حضرت العلامہ سید محمود بن مبارک شاہ المعروف مولانا ابوالوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ قادری حنفی قدس اللہ سرہ' ایک مرتبہ درس حدیث شریف میں فرمایا: ''یہ کلمات لکھ کر گرتی دیوار پر کاغذ لٹکا دیں تو انشاءاللہ تعالیٰ دیوار نہ گرے گی اور آفات سے اللہ بچالے گا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

الٰہی بحرمۃ معروف کرخی
نگہدار ما راز آفت ہائے چرخی

وصال مبارک

آپ کا وصال مبارک 200 ہجری میں ہوا۔اور آپ کا مزار مبارک بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔مزار مبارک آج بھی حاجتیں پوری ہونے کے لیے مجرب ہے۔آپ کے نامور خلیفہ اعظم حضرت سری سقطی ہیں۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

(7) حضرت شیخ عبداللہ سری سقطی قدس سرہ

ولادت: 155ہجری

وفات: 253ہجری، رمضان المبارک

آپ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے اور ظاہری و باطنی علوم حضرت معروف کرخی ہی سے حاصل کیا۔ حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملاقاتیں تھیں۔ آپ اہل تصوف کے امام تھے اور اکثر علماء ومشائخ آپ کے مرید تھے۔ آپ حضرت جنید بغدادیؒ کے ماموں اور حضرت معروف کے مرید وخلیفہ تھے۔

آپ بغداد شریف میں ایک دکان میں رہتے تھے اور پردہ لگا لیتے تھے اور ہر دن ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے۔

آپ کا ورع وتقویٰ

آپ ہمیشہ خوف خدا سے لرزاں رہتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں تیس سال پہلے مجھ سے ایک گناہ ہوا تھا۔ اس کی معافی مانگ رہا ہوں۔ شہر بغداد میں سب دوکانیں جل گئیں۔ مگر میری دکان بچ گئی۔ زبان سے بے ساختہ الحمدللہ نکل گیا۔ جب سے رو رہا ہوں۔ یعنی میری دکان بچ گئی تو خوشی منایا۔ لوگوں کی دکانیں جلنے کا غم نہیں۔ اور اپنی دکان بچنے کی خوشی منایا۔ اللہ میرے اس گناہ کو معاف کیا ہے یا نہیں۔ اس پر تیس سال سے رو رہا ہوں۔

ملفوظات

جو بندہ نعمت کی قدر نہیں کرتا اس کی نعمت وہاں سے زوال پذیر ہونا شروع ہوتی ہے۔ جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ تصوف سے مراد تین امور ہیں۔ (1) اول یہ کہ اس کی معرفت اور زہد وورع کے نور کو بجھنے نہ دے۔ (2) دوم یہ کہ باطنی علوم کے متعلق کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالے جس سے کتاب ظاہر کا نقص ثابت ہو۔ (3) اور تیسرے یہ کہ اس

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کی کرامت وہ کام کرے کہ لوگ حرام سے محفوظ و مامون رہیں۔

صبر کے درس کے وقت بچھو کا کاٹنا

ایک روز آپ صبر کا ذکر فرمار ہے تھے۔اسی اثنا میں ایک بچھو نے کئی مرتبہ آپ کو ڈنک مارا لیکن آپ نے اُف تک نہیں کی جب لوگوں نے پوچھا آپ نے اس کو کیوں دفع نہیں کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی تھی کیونکہ میں اس وقت صبر کا ذکر کر رہا تھا۔

خلافت واجازت

آپ کے خلفائے کرام کی تعداد دس تک بتلائی جاتی ہے جن میں سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

وصال مبارک

آپ کا وصال مبارک رمضان المبارک 253 ہجری میں بغداد شریف میں ہوا اور مزار مبارک بھی بغداد شریف میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعه

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(8) سید الطائفہ
حضرت شیخ ابو القاسم جنید بغدادی قدس سرہ'

ولادت: 218ھ　　　وفات: رجب المرجب 297 ہجری

آپ کے والد بزرگوار شیشے کا کام کرتے تھے۔ اسی لیے انہیں قواریری کہا جاتا ہے۔ آپ کے آباء واجداد نہاوند سے ہیں۔ آپ کی ولادت عراق میں ہوئی۔ آپ اپنے وقت کے قطب' سلطان طریقت وارشاد، فقیہہ اور مفتی بھی تھے۔ آپ صوفیاء کے سردار اور تمام سلاسل اور جماعتوں میں مقبول تھے اور کسی نے بھی آپ کے ظاہر و باطن پر انگشت نمائی نہ کر سکا کیونکہ آپ شریعت وطریقت میں کمال رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف بہت زیادہ ہیں۔ علم اشارات کو آپ ہی نے سمجھایا اور پھیلا۔ آپ کو سید الطائفہ کہا جاتا ہے۔ اپنے دور کے تمام مشائخ کا رجوع آپ ہی کی طرف تھا۔ آپ اپنے ماموں حضرت سری سقطی، حضرت حارث محاسبی اور محمد بن علی القصاب رحمھم اللہ عنہم کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سری سقطی کا ارشاد مبارک

کسی نے حضرت سری سقطیؒ سے پوچھا کہ کسی مرید کا پیر سے بھی بلند درجہ ہوتا ہے تو فرمایا ہاں اس کی روشن دلیل یہی ہے کہ حضرت جنید کا درجہ میرے درجہ سے بلند تر ہے۔ معرفت، کشف توحید، مشاہدے اور مجاہدے میں بلند شان رکھتے تھے اور کرامات حد وشمار سے بالا ہیں۔

اللہُ اللہ کا ذکر شریف

ایک دن آپ اپنی مجلس میں بیٹھے، اللہُ اللہ کی کثرت کررہے تھے کہ ایک درویش

نے آپ سے کہا لا الہ الا اللہ۔ کیوں نہیں کہتے۔ یہ سن کر آپ نے نعرہ لگایا اور فرمایا میں خوف کرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں لا کہنے ہی میں رہ جاؤں اور اللہ تک پہنچنے سے پہلے ہی میرا دم نکل جائے اور اسی وحشت میں دنیا سے چلا جاؤں۔ اس بات سے درویش لرزہ براندام ہوگیا اور اپنی جان دے دی۔

آپ کے جلیل القدر خلفاء میں حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ اور حضرت منصور حلاجؒ شامل ہیں۔ آپ کا مزار شریف بغداد میں مرجع خلائق ہے۔

منکر نکیر کے سوال پر انوکھا جواب

آپ کی وفات کے بعد کسی بزرگ نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا نکیرین کے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہوا۔ فرمایا نکیرین نے مجھ سے پوچھا تمہارا رب کون ہے تو میں نے ہنس کر جواب دیا کہ میں نے روز میثاق میں بادشاہ کو 'بلیٰ' کہہ کر بندگی کا اقرار کرلیا ہے تو اب تم غلاموں کو جواب دینا کیا مشکل۔ جب میں نے یہ کہا تو نکیرین چلے گئے اور کہنے لگے یہ تو ابھی تک محبت کے سکر میں ہے اور اسی مستی میں پڑا ہے۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(9) حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی قدس سرہٗ

ولادت : 247ہجری/861عیسوی

وفات: 27ذی الحجہ 334ہجری/955عیسوی

آپ امیر نہاوند تھے۔آپ کا اسم مبارک جعفر اور کنیت ابوبکر اور آپ موضع شبلیہ کی وجہ سے شبلی ہے۔آپ تیس (30) سال تک علوم اسلامیہ،علم تفسیر،علم حدیث وفقہ حاصل کیا۔بغداد میں آپ کو مدینۃ الاسلام کہتے ہیں۔آپ امام مالکؒ کے مقلد تھے اور موطاامام مالک آپ کو زبانی یادتھی۔طریقت میں بھی بڑے دبدبے کے صوفی تھے اوراہل تصوف کے امام اور معتبر مانے جاتے تھے۔اپنے زمانے کے تمامی مشائخ کی صحبت اور فیض حاصل کئے تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضری

تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ آپ اپنے شیخ جنید بغدادیؒ کی خدمت میں پہونچے توفرمایاایک سال گندھک فروشی کرواور کسی شخص نے کچھ نہ دیا توفرمایااب تم اپنی حقیقت کو سمجھ گئے ہوگے کہ لوگوں کے پاس تمہاری کوئی قدروقیمت نہیں۔اگرچہ کہ تم نے شہر نہاوند میں امیری وحاکمی کی ہے۔جاؤاہل نہاوند سے معافی طلب کرکے آؤتونہاوند کے ہرگھر جاکر لوگوں سے معافی چاہی۔چارسال تک حضرت جنید بغدادیؒ کی حکم کی تعمیل کی پھرشیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے توشیخ نے کہا کہ ابھی تمہارے میں جاہ طلبی باقی ہے۔پھرحکم دیا کہ ایک سال گدائی کرو۔آپ نے ایک سال تک گدائی کیااور جوبھی ملتاحضرت شیخ کی خدمت میں پیش کردیتے کہ شیخ درویشوں میں تقسیم کردیتے تھےاور مجھے ہررات بھوکا رکھتے۔اس کٹھن مجاہدہ کے بعد حضرت سیدنا جنید بغدادیؒ نے فرمایا:اب تم ہماری صحبت کے لائق ہو۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اور پوچھا اب تمہارے نفس کا درجہ کتنا ہے تو کہا میں ساری مخلوق سے اپنا ادنیٰ درجہ جانتا ہوں تو یہ سن کر حضرت جنید رحمۃ اللہ نے کہا اب تمہارا ایمان درست ہوا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شبلیؒ کی پیشانی کو چوما

حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس حضرت شبلیؒ آئے۔ حضرت ابوبکر نے حضرت شبلی کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت شبلیؒ کی پیشانی کو بوسہ لیا۔ وہاں موجود اولیاء نے بوسہ لینے کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت شبلی کی پیشانی کو بوسہ لے رہے ہیں تو میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وجہ دریافت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیوں نہ پیش آؤں وہ ہر نماز کے بعد ''**لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم .... رب العرش العظیم**(سورہ توبہ' آخری 2 آیت) پڑھتے ہیں۔

ملفوظات

آپ نے فرمایا کہ شکر یہ ہے کہ نعمت کو نہ دیکھے بلکہ منعم کو دیکھے اور جو سانس اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ہو وہ سب عابدوں کی عبادت سے افضل و بہتر ہے جو وہ قیامت تک کریں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ کا وصال ذوالحجہ 334 ہجری میں ہوا اور آپ کا مزار اقدس بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعه

(10) حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد قدس سرہ' بن عبدالعزیز التمیمی قدس سرہ'

وفات:26/ جمادی الثانی 425ہجری/ 1033عیسوی

آپ حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ کے مرید وخلیفہ ہیں۔جن کے فیض صحبت سے آپ نے طریقت میں کمال حاصل کیا۔صاحب قلائدالجواہر نے بھی آپ کو حضرت ابوبکر شبلیؒ کے خلفاء میں شمار کیا ہے۔اولاً آپ اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالعزیز تمیمیؒ کے مرید ہوچکے تھے۔آپ کے والد بھی حضرت ابوبکر شبلیؒ کے مرید اور خلیفہ تھے لیکن وہ اپنے شیخ کی مبارک حیات ہی میں چل بسے۔آپ حنفی مسلک پر چلتے تھے۔آپ کا شمار ممتاز اولیاء کبار میں ہوتا ہے۔آپ اپنے شیخ کی حیات میں برسوں عبادت وریاضت کرتے رہے۔آپ کے اخلاق، عادات وصفات بڑے بلند تھے۔علماء کی ایک بڑی جماعت آپ سے فیض حاصل کی اور بے شمار طالبان طریقت ظاہری وباطنی علوم سے استفادہ کیا اور کمال کو پہنچے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ کی وفات 425ہجری میں ہوئی اور آپ کا مزار بغداد شریف میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مقبرہ میں ہے۔

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

(11)　حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سرہ‘

وفات:3 شعبان المعظم 447ہجری/1055عیسوی

آپ کا اسم مبارک محمد یوسف اور کنیت ابوالفرح اور طرطوسی ملک شام کا ایک عمدہ شہر ہے۔ جہاں آپ اپنے قیام کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ آپ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی قدس سرہ‘ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ آپ ظاہری و باطنی علوم میں کمال رکھتے تھے۔ اپنے زمانے کے علماء و مشائخ میں مقبول تھے۔ آپ صاحب کرامات، ولی کامل، شیخ طریقت اور سنت نبوی پر سختی سے عمل پیرا تھے۔ اپنے پیرومرشد کی خوب خدمت فرمائی اور آپ کے علم وفضل اور اخلاق مبارکہ اور دین اسلام کی عظیم خدمات نے آپ کو اپنے پیرومرشد کا نورنظر بنادیا۔ آپ بے شمار طالبان طریقت کو اخلاص، طریقت و معرفت کے رموز سکھلا کر 3/شعبان 447ہجری کو دارفانی سے چل بسے اور آپ کا مزار مبارک شہر طرطوس میں آج بھی مرجع خلائق ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قدس اللہ سرہ‘ و نور اللہ مضجعہ

(12) حضرت شیخ ابوالحسن علی قدس سرہٗ
بن محمد یوسف القرشی ھکاری قدس سرہٗ

ولادت: 409ہجری 1017عیسوی

وفات: یکم محرم الحرام 486ہجری 1093عیسوی

آپ کا اسم شریف علی بن محمد بن یوسف ہے۔آپ کی کنیت ابوالحسن اور لقب شیخ الاسلام ہے۔آپ نے اپنے وقت کے ممتاز علماء ومشائخ کی صحبت بابرکت میں رہ کر علم ظاہری وباطنی، علوم قرآن وحدیث وفقہ حاصل کیا۔آپ اپنے دور کے عالم ربانی اور ولی کامل جانے جاتے تھے۔آپ اپنے زمانہ کے غوث وقطب حضرت ابوالفرح طرطوسی سے شرف بیعت وخلافت حاصل کی۔آپ کے تقویٰ کے بارے میں لکھا کہ آپ ہمیشہ دائم الصوم اور قائم اللیل تھے۔اورروزآنہ نمازعشاء کے بعد کلام شریف شروع کرتے اوررات میں دوقرآن مجید ختم کرلیتے تھے۔اوررات تمام کلام مجید کی تلاوت سے لذتیں حاصل کرتے تھے۔آپ حضرت ابوالفرح کے اجلہ خلفاء میں تھے بلکہ خلیفہ اول بھی مقرر ہوئے۔آپ نے اپنی پوری زندگی قرآن وحدیث کی خدمت میں گزاردی۔آپ کے خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومیؒ ہے۔آپ کا مزارشریف بغدادشریف کے ہکار گاؤں میں مرجع خلائق ہے۔

قدس اللہ سرہ ٗ ونوراللہ مضجعه

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(13) حضرت شیخ ابوسعید المبارک المخزومی قدس سرہ'

وفات: 27 شعبان المعظم 513 ہجری / 1123 عیسوی

آپ کا اسم شریف مبارک بن علی بن حسین مخزومی ہے۔ اور کنیت ابوسعید ہے۔ آپ سلطان الاولیاء برہان الاتقیاء، پیر طریقت، واقف اسرار حقیقت، جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت میں رہتے تھے۔ حنبلی مذہب رکھتے تھے۔ حضرت خواجہ شیخ ابراہیم ابوالحسن علی ہکاریؒ کے مرید اور خلیفہ خاص تھے۔ آپ ہمیشہ یاد الٰہی، عبادت الٰہی اور ذکر اللہ میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کی توجہ خاص اور یہ کرامت تھی کہ جس سے بھی معانقہ فرماتے وہ دنیا و مافیھا سے بیزار ہوجاتا تھا۔ آپ کے کمالات، کرامات، خوارق عادات، علوم ظاہری و باطنی میں منفرد تھے۔ بغداد شریف کا مشہور و معروف تاریخ ساز مدرسہ ''باب الازج'' آپ ہی نے قائم فرمایا اور تعمیر فرمائی۔ جس میں آپ درس دیا کرتے تھے۔ اس سے بڑھ کر آپ کی فضیلت اور کیا ہوسکتی ہے کہ آپ غوث الثقلین، قطب الاقطاب، محبوب سبحانی، غوث اعظم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی نے مجھ سے خرقہ پہنا اور میں نے ان سے تبرکاً خرقہ پہنا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ نے حضور غوث اعظم سیدنا محی الدین محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی کو خلافت عظمٰی عطا فرمائی۔

آپ کا وصال 27 / شعبان المعظم بروز دوشنبہ 513 ہجری میں بغداد شریف میں ہوا اور آپ کا مزار مبارک بغداد شریف میں آپ کے مدرسہ ''باب الازج'' میں مرجع خلائق ہے۔

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعہ

14

محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی پیران پیر

سید ابو محمد محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی حسنی والحسینی رضی اللہ عنہ

ولادت: یکم رمضان المبارک 470ہجری　　　　وفات: 11 ربیع الثانی 561ہجری

اسم مبارک	:	سید الاولیاء کا اسم شریف عبد القادر رضی اللہ عنہ
لقب	:	محی الدین، محبوب سبحانی
کنیت	:	ابو محمد
عرف	:	غوث اعظم
پیدائش	:	جیلان، گیلان
والد بزرگوار	:	حضرت سید ابو صالح جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ
والدہ ماجدہ	:	حضرت سیدتنا ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ رحمۃ اللہ علیھا
نانا محترم	:	حضرت سید عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ
پھوپی	:	حضرت سیدہ عائشہ اور کنیت اُم محمد۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

پدری نسب شریف:

آپ کا نسب نامہ شریف حسنی منجانب والد بزرگوار اس طرح ہے۔

(1) حضرت سید محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی (2) بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن (3) سید ابو عبد اللہ بن (4) سید یحییٰ الزاہد بن (5) سید محمد بن (6) سید داؤد بن (7) سید موسیٰ ثانی بن (8) سید موسیٰ بن (9) سید عبد اللہ ثانی بن (10) سید عبد اللہ محض بن (11) سید حسن المثنیٰ بن (12) سیدنا امام حسن بن (13) امیر المومنین حضرت اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہم۔　　　　(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ)

مادری نسب شریف

آپ کا نسب نامہ شریف حسینی منجانب والدہ ماجدہ یوں ہے۔

(1) سیدتنا ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت (2) سید عبداللہ الصومعی زاہد بن (3) ابو جمال الدین بن (4) سید محمد بن (5) سید ابوالعطاء عبداللہ بن (6) سید کمال الدین عیسیٰ بن (7) سید ابو علاؤ الدین محمد الجواد بن (8) سید علی الرضاء بن (9) سید موسیٰ کاظم بن (10) سیدنا امام جعفر صادق بن (11) سیدنا امام محمد باقر بن (12) سیدنا امام زین العابدین بن (13) سیدنا امام حسین بن (14) امیر المومنین حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہم۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ)

مشہور اساتذہ کرام

(1) حضرت ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی۔

(2) حضرت ابوالحسن قاضی ابویعلی۔

(3) قاضی ابوسعید مبارک بن علی مخرمی حنبلی

(4) حضرت ابوغالب محمد بن حسن الباقلانی

(5) ابوالبرکات ھبۃ اللہ بن المبارک

(6) علامہ ابوذکریا یحییٰ بن علی التبریزی وغیرھم رحمھم اللہ علیہم اجمعین۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اساتذہ طریقت

(1) علم طریقت کی ابتدائی تعلیم وتربیت حضرت شیخ حماد دباسؒ سے حاصل کی۔

(2) بیعت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی سے حاصل ہوئی اور خرقہ خلافت پایا۔

(3) تلقین کلمہ اور وراثتاً خرقہ والد بزرگوار حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست سے حاصل کیا۔

اس کے علاوہ دیگر اہل اللہ اور ممتاز مشائخ طریقت سے بھی فیض حاصل فرمایا۔

حضور بڑے پیر رضی اللہ عنہ کی تصانیف

آپ کی بے شمار تصنیفات میں مشہور حسب ذیل ہیں۔

(1) غنیۃ الطالبین (شریعت وطریقت کے مسائل پر مبنی)

(2) فتوح الغیب (علم تصوف ومعرفت پر مبنی کئی مقالات)

(3) فتح ربانی (آپ کے مواعظ وارشادات کا خلاصہ ہے)

(4) قصیدہ غوثیہ (محبت الٰہی پر مبنی قصیدہ جس کو آپ نے جذب کی حالت میں لکھا۔

(5) اصطلاحات صوفیہ

(6) دیوان حضرت غوث اعظم

(7) مکتوبات حضرت محبوب سبحانی

اولاد امجاد

آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاقؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کو انچاس (49) اولادیں ہوئیں ان میں (27) لڑکے اور باقی لڑکیاں تھیں۔ایک اور روایت میں ہے کہ جملہ اولاد (27) میں (20) لڑکے اور باقی لڑکیاں تھیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بھجۃ الاسرار میں آپ کے شہزادوں کی تعداد دس (10 لکھی ہے۔جن کے اسماء مبارکہ بیان کئے جاتے ہیں۔

(1) حضرت شیخ عبدالوہابؒ (523ھ۔611ھ)

(2) حضرت شیخ حافظ عبدالرزاقؒ (528ھ۔603ھ)

(3) حضرت شیخ ابوبکر عبدالعزیزؒ (532ھ۔602ھ)

(4) حضرت شیخ عیسیٰؒ (۔ 573ھ)

(5) حضرت شیخ عبدالجبارؒ (۔ 575ھ)

(6) حضرت شیخ یحییٰؒ (550ھ۔600ھ)

(7) حضرت شیخ موسیٰؒ (535ھ۔618ھ)

(8) حضرت شیخ ابراہیمؒ (۔592ھ)

(9) حضرت شیخ محمدؒ (۔ 600ھ)

(10) حضرت شیخ عبداللہؒ (508ھ۔589ھ)

مشاہیر خلفاء کرام

آپ کے خلفاء کرام کی صحیح تعداد کا علم مشکل ہے۔ البتہ صرف چند مشاہیر خلفاء کرام کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں۔

(1) حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاقؒ بن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) اور حضور محبوب سبحانیؒ کے اکثر صاحبزادگان کو بھی خلافت و اجازت حاصل تھی۔

(2) حضرت ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردیؒ

(3) حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (بانی سلسلہ سہروردیہ)

اور بے شمار علماء کرام نے حضور غوثیت مآب رضی اللہ عنہ سے شریعت وطریقت کا خرقہ پہنا اور سب کے سب اولیاء کاملین سے ہوئے اور عالم اسلام میں سلسلہ کی ترویج فرمائی۔ (رحمھم اللہ اجمعین)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ کے ازواج

آپ کی چار بیویاں تھیں جو ہر ایک باکمال تھیں۔ آپ کے روحانی کمالات و فیوض و برکات سے مالا مال تھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری ہر ایک بیوی میری مرضی و منشاء کے مطابق تھی۔

تذکرۂ غوث اعظم

آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی اولیاء کاملین و عارفین نے بشارت دے دی تھیں۔ آپ یکم رمضان المبارک 471ہجری کو اس عالم میں تشریف فرما ہوئے۔

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

آپ کے والد ماجد حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ شب ولادت حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کرام واولیائے کرام خواب میں تشریف لاکر مبارکباد دیئے اور فرمایا اے ابوصالح، اللہ نے تمہیں فرزند صالح عطا فرمایا ہے جو اللہ کا محبوب، اولیاء و اقطاب میں بلند مقام والا ہوگا۔

مادرزادولی

آپ جب تولد ہوئے تو یکم رمضان تھا۔ اپنی والدہ ماجدہ کی چھاتی سے پورے رمضان المبارک میں دن کے اوقات دودھ نہیں پیا۔ بچپن ہی سے ولایت کے آثار نمودار تھے۔ مکتب میں داخل کئے گئے۔ استاد کے روبرو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سترہ (17) پارے سنادیے۔ مدرسہ جاتے تو فرشتے آگے پیچھے چلتے اور لوگوں کو کہتے ہٹو، راستہ دو۔ اللہ کا ولی آرہا ہے۔ ابتدائی تعلیم والد بزرگوار ہی سے حاصل کی اور جیلان کے علماء ومشائخ سے قرآن حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی۔

بغداد جانے کی والدہ سے اجازت

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جب 18 سال کی عمر شریف ہوئی تو والدہ سے اجازت مانگی کہ بغداد جاؤں گا تاکہ علم حاصل کروں اور بزرگوں سے ملوں۔

والدہ کی نصیحت

والدہ ماجدہ نے آپ کو چالیس دینار دیئے اور نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔

ڈاکوؤں نے آپ کے دست مبارک پر توبہ کرلی

آپ کے سچ بولنے پر ڈاکوؤں نے آپ کے دست مبارک پر توبہ کرلی اور کہا جاتا ہے کہ وہ سب کے سب اولیاء سے ہوگئے۔

چالیس دینار آپ نے اللہ کی راہ میں غرباء کو تقسیم کردیئے

بغداد پہنچنے پر آپ نے چالیس دینار جو والدہ نے دیئے تھے سب اللہ کی راہ میں خرچ کردیا اور کئی دن فاقے میں گزارے۔ خود حضور بڑے پیر فرماتے تھے کہ میں نے بڑی بڑی مصیبتیں برداشت کیں کہ اگر پہاڑ پر گذرتیں تو وہ بھی پھٹ جاتا۔ حضرت بڑے پیر رضی اللہ عنہ نے تحصیل علم اور تکمیل علم میں کمی نہیں کی اور (25) سال تک عراق کے جنگلوں میں فقر و فاقے کی حالت میں علوم کی تکمیل کی۔

عبادات

آپ کا ہر فعل، ہر عمل، ہر قول خدا کی خوشنودی کے لیے ہوتا تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ **ان صلاتی و نسلی و محیای و مماتی للہ رب العالمین۔**

(ترجمہ: میری نماز، میری عبادت، میرا مرنا، میرا جینا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے عالموں کا پروردگار ہے۔ دائم الصوم اور قائم اللیل، نفس کشی آپ کے مرغوب معمولات تھے۔

تقریباً 25 سال تک کھانے پینے سے دور تنہائی میں عراق کے جنگلوں اور پہاڑوں میں عبادات میں گزار دیئے۔ لکھا ہے کہ (40) سال تک آپ عشاء کے وضو سے فجر کی نمازیں پڑھیں۔ یہ بھی آپ کے عبادات میں آیا ہے کہ ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر دو رکعت میں قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔ ہر رات دو دو سو رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ باوضو رہا کرتے۔ رات تمام تلاوت قرآن مجید میں بسر کرتے پھر فجر کے بعد علماء اور طلباء کو شریعت و طریقت کا درس دیتے۔

آپ کے اخلاق کریمانہ

آپ ہر روز لباس تبدیل فرماتے اور اتارا ہوا لباس فقراء و مساکین میں تقسیم فرمادیتے۔ آپ ہمیشہ عبادت کے وقت عطر استعمال فرماتے تھے۔ آپ اکثر خاموش رہا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کرتے تھے۔ برسرمنبرحق بات کہتے، بادشاہ کو بھی اپنے مواعظ میں ہزاروں کے روبرو ٹوک دیتے تھے۔ امرأوسلاطین سے دور رہتے، غرباء، فقراء کے ساتھ رہنے کو پسند فرماتے تھے۔ مساکین پر شفقت سے پیش آتے۔ بڑی عمر کے بزرگوں کا احترام فرماتے۔ شاگردوں اور مریدوں کا خیال فرماتے۔ جو شاگرد بیمار ہوجاتا اس کی عیادت کرتے۔ ایک مرتبہ ایک لڑکے نے آپ سے کہا کہ ایک پیسے کی مٹھائی لا دیجئے تو آپ نے بازار جاکر بچے کو شیرینی لاکر دی۔ لوگوں کو اچھے القاب سے پکارتے، ان کے بداخلاقیوں پر صبر فرماتے۔ آپ بے انتہا سخی تھے۔ آپ کے دسترخوان پر روزآنہ ہزاروں علماء، طلباء، فقرأ، مساکین جمع ہوتے۔

کرامات

آپ کے کرامات بے حد و بے شمار ہیں۔ ایسی کرامات کسی اور ولی میں نظر نہ آئیں۔ اور تمام کرامات تواتر کے ساتھ اتنی ہیں کہ ان کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اہل علم، اہل دل اور عوام وخواص اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کی کرامات بے شمار ہیں۔ قلائدالجواہر، بھجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ جو کوئی جس وقت چاہتا دیکھ لیتا تھا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ''اخبار الاخیار'' میں فرماتے ہیں، آپ سے لاتعداد کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ مخلوق کے ظاہر و باطن میں تصرف کرنا، انسان اور اجنات پر آپ کی حکومت، لوگوں کے راز اور پوشیدہ امور سے واقفیت، مواہب غیبیہ کی عطا، باذن اللہ حوادث زمانہ کا تصرف و انقلاب، باذن اللہ مارنے اور جلانے کے ساتھ متصف ہونا، اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا، مریضوں کی صحت، بیماروں کی شفاء، باذن اللہ زمین و آسمان پر حکم، پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، غیب کی اشیاء کا منگانا، ماضی و مستقبل کی باتوں کا بتلانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ حضرت غوث اعظمؒ کے کرامات کے لیے بے شمار کتابیں دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرسکتے ہیں اور مقام غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کو جانیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضورغوث اعظمؒ کا عظیم الشان اعلان

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ

میرا قدم ہرولی اللہ کی گردن پر ہے

ایک دفعہ آپ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ اس میں یہ اعلان فرمایا جس مجلس پاک میں بے شماراولیاء موجود تھے۔ یہ سن کرحضرت شیخ علی بن ابی نصرالہیتیؒ اٹھے اور منبر کے پاس جاکرآپ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھ لیا اس کے بعد تمام اولیاء ومشائخ نے اپنی اپنی گردنیں جھکالیں۔ بتایا جاتا ہے کہ مختلف ممالک کے (313) اولیاء اللہ نے حضورغوث اعظمؒ کے اس ارشاد پراپنی گردنیں جھکادیں۔ حضورغوث اعظمؒ کے اس اعلان کے بعد سارے ابدال واولیاء نے اپنے اپنے سرجھکادیئے۔

مسندرشدوہدایت' مواعظ غوث اعظم

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے وعظ کہنے کا حکم فرمایا۔ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مرتبہ اپنا لعاب دہن ڈالا اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے چھ مرتبہ لعاب دہن ڈالا۔ آپ کے مجلس وعظ میں لوگوں کی تعداد بڑھنے لگی اورعلماء وصلحاء شریک ہوکراستفادہ کرنے لگے۔ پھرآپ عیدگاہ میں وعظ کہنے لگے۔ بتایا جاتا ہے کہ آپ کے مجلس وعظ میں (70) ہزار سے زائد لوگ شرکت فرماتے، جن میں ملائکہ، رجال الغیب، حضرت خضرعلیہ السلام، اولیاء کبار وغیرہ ہوتے۔ یہود ونصاری وعظ میں شریک ہوکر اسلام لاتے۔ چورڈاکوآتے تائب ہوتے۔ (400) سے زائد اشخاص قلم دوات لے کر بیٹھتے اورآپ کا وعظ لکھتے تھے۔ رجال الغیب صفیں کی صفیں سرجھکائے وعظ مبارک سنتے تھے۔ لوگ کپڑے پھاڑ لیتے۔ وعظ کے ختم پر کئی جنازہ اٹھائے جاتے تھے۔ دورنزدیک والے آپ کے وعظ کو یکساں سن لیتے تھے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حل مشکلات وحاجات کے لیے عمل

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ ''غوث الوریٰ'' میں فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظمؓ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو تو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کرو۔ جو کوئی شخص مصائب اور مشکلات میں مجھے پکارتا ہے اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور کردی جاتی ہے۔ جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ میرے وسیلہ سے اس کی مشکل حل کردیتا ہے۔

دو رکعت کی تفصیل

اور جو شخص اس طریقہ پر دو رکعت نفل ادا کردے گا اس کی حاجت پوری ہوگی۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص (11) بار پڑھے اور اس کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر (11) بار درود وسلام پڑھے اور پھر (11) قدم بغداد شریف کی طرف چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے۔ مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ وہ سائل کی حاجت پوری کرے گا۔

(غوث الوریٰ ص115)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

درود غوثیہ

میرے آقا و مولیٰ ہم شبیہ محدث دکن حضرت پیر ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر سحر، اجنات کے اثرات سے بچنے کے لیے بعد نماز عشاء درود غوثیہ (121) بار پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے اور اس کے تاثیرات بھی بیان فرماتے تھے۔ بے شمار پریشان حال مریدین ومعتقدین اس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

درودغوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَعَلٰی وَارِثِ کَمَالِہٖ غَوْثِنَا غَوْثِ الْأَعْظَمِ أَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِالْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ۔ أَغِثْنِیْ وَاُمْدُدْنِیْ بِإِذْنِ اللّٰہِ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

(بعد نماز عشاء 121 مرتبہ)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اسمائے مبارکہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ

آپ کے گیارہ اسمائے مبارکہ بہت ہی مشہور اور مجرب ہیں کہ چاند کی پہلی جمعرات بعد نماز مغرب ان اسماء مبارکہ کو پڑھنے کے بعد (11) مرتبہ درود شریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے متعلق دعا مانگ کر سو جائے۔

(1)　الٰہی بحرمت سید محی الدین

(2)　الٰہی بحرمت درویش محی الدین

(3)　الٰہی بحرمت شیخ محی الدین

(4)　الٰہی بحرمت قطب محی الدین

(5)　الٰہی بحرمت مخدوم محی الدین

(6)　الٰہی بحرمت غریب محی الدین

(7)　الٰہی بحرمت مسکین محی الدین

(8) الٰہی بحرمت سلطان محی الدین

(9) الٰہی بحرمت خواجہ محی الدین

(10) الٰہی بحرمت ولی محی الدین

(11) الٰہی بحرمت غوث محی الدین

ذکر وصال مبارک اور وصیت نامہ

مرض الموت میں جب آپ بیمار ہوئے تو فرزند اکبر شیخ سیف الدین عبدالوہابؒ نے عرض کیا کہ ہمارے لیے وصیت فرمایئے تو حضرت محبوب سبحانیؒ نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ اس کے سوا کسی کا خوف نہ کرو۔ اپنی امیدیں اسی سے وابستہ رکھو، اپنی ضرورتیں اسی سے طلب کرو۔ اس کے سوا کوئی لائق اعتماد نہیں۔ توحید پر قائم رہو''۔

تاریخ وصال

آپ کے وصال کا مہینہ ربیع الثانی 561 ہجری ہے۔ البتہ تاریخ میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے 11 ربیع الثانی۔ بعضوں نے 17 ربیع الثانی کہا ہے۔

نماز جنازہ حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب نے پڑھائی۔ اور آپ کا مزار اقدس مدرسہ باب الازج بغداد شریف میں واقع ہے۔ ہر دن زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(15) حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق قدس سرہٗ

بن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

ولادت: 14رجب 528ھ　　　　وفات: 6رشوال المکرم 623ھ

آپ کا اسم شریف عبدالرزاق اور کنیت ابوبکرؒ ابوالفرح ہے۔ بے مثال علمی خدمات کی وجہ سے ''تاج الدین'' لقب سے مشہور زمانہ ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت والد ماجد حضرت غوث صمدانیؒ کی آغوش میں ہوئی اور حضور غوثیت مآبؒ ہی سے بیعت و خلافت حاصل ہے۔ آپ حافظ حدیث، جید فقیہ تھے۔ آپ کی صداقت وثقاہت تواضع و انکساری، عبادات وریاضات، صبر وشکر اور اخلاق کریمانہ کی بڑی شہرت تھی۔ آپ حضور غوث پاک کے پانچویں صاحبزادے ہیں۔ آپ جید حافظ قرآن و حافظ حدیث کے علاوہ تصوف وطریقت میں بڑا اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ گوشہ نشین رہتے۔ سوائے نماز جمعہ و جماعت کے گھر کے باہر نہیں نکلتے تھے۔ آپ دائم الصوم وقائم اللیل تھے۔ زہد و تقویٰ میں کمال رکھتے۔ بے شمار علماء کرام نے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ کے خلفاء میں آپ کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابوصالح نصرؒ اور حضرت سیدنا شیخ جمالؒ کے نام بتائے جاتے ہیں۔

وصال مبارک:

آپ کی نماز جنازہ میں خلقت کا ہجوم اتنا تھا کہ نماز جنازہ بار بار پڑھی گئی۔ آپ کا مزار شریف حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مقبرہ بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

قدس اللہ سرہٗ ونور اللہ مضجعه

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(16)　حضرت شیخ عمادالدین ابوصالح نصر قدس سرہ،

بن حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق قدس سرہ،

ولادت: 24رربیع الثانی 562ہجری

وفات: 27ررجب المرجب 632ہجری

آپ کا اسم مبارک عبداللہ نصر، کنیت ابوصالح، لقب عمادالدین ہے۔آپ کے والد بزرگوار حضرت سیدنا عبدالرزاقؒ اور دادا حضرت غوث صمدانیؒ ہیں۔آپ ابتدائی تعلیم اور علوم ظاہری وباطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور دیگر علوم حدیث وفقہ اپنے عم محترم حضرت شیخ عبدالوہابؒ سے حاصل کئے۔حافظ ابن رجب حنبلی نے لکھا ہے کہ آپ قاضی القضاۃ، عظیم فقیہ، محدث مفسر اور محدث تھے۔آپ خطیب الاسلام کے لقب سے جانے جاتے تھے۔آپ بڑے حق پرست تھے اور حق گوئی اور قضاۃ کے عظیم الشان عہدہ پر فائز ہونے کے کسی کی پرواہ نہ کرتے۔آپ کے اخلاق کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ تواضع و انکساری کے پیکر تھے۔آپ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے تھے۔آپ کے بے شمار تلامذہ حدیث وفقہ میں تھے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

وصال:

آپ کا وصال مبارک 27ررجب المرجب 632ہجری کو ہوا اور بغداد شریف میں حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مقبرہ میں دفن ہوئے

قدس اللہ سرہ، ونور اللہ مضجعہ

(17) حضرت شیخ شہاب الدین احمد قدس سرہ
بن شیخ عماد الدین ابو صالح نصر قدس سرہ

آپ حضرت شیخ عماد الدین ابو صالح نصر رحمۃ اللہ کے صاحبزادے اور خلیفہ اعظم ہیں۔سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ ہیں۔

آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت اپنے صاحبزادے شیخ شرف الدین یحییٰؒ کو عطا فرمائی اور فیوضات و برکات سے مالا مال کیا۔

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعہ

(18) حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ قدس سرہ
بن شیخ شہاب الدین احمد قدس سرہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ کی پیدائش 1452ء سے پہلے کی بتائی جاتی ہے۔آپ کے والد کا نام حضرت شہاب الدین احمد قادری ہے۔جن کی خدمت میں آپ نے سلوک کے منازل طے فرمائے اور خلافت و اجازت سے سرفراز کئے گئے۔

آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت شمس الدین محمدؒ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی تعلیمات اور خرقہ خلافت سے سرفراز کیا۔

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعہ

(19) حضرت شیخ شمس الدین محمد قدس سرہٗ
بن شیخ شرف الدین یحییٰ قدس سرہٗ

صاحب تحفۃ الابرار فرماتے ہیں آپ کا وطن خیر البلاد بغداد تھا۔ آپ نے علم فقہ، حدیث، اذکار اور اشغال اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ شرف الدینؒ سے حاصل کیا۔ دیگر علوم ظاہری و باطنی اپنے والد کے علاوہ اپنے چچا حضرت ابو موسیٰ یحییٰ سے حاصل کیا۔

آپ اپنے جد اعلیٰ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ہم شبیہ تھے۔ آپ بڑے عالم باعمل، زاہد اور عارف تھے۔ اپنے جد امجد حضور غوث پاکؓ کے مدرسہ میں درس دیا کرتے تھے۔ اپنے والد کے ساتھ ہمیشہ باب الازج میں رہتے تھے۔ آپ صاحب کرامات بھی تھے۔ آپ کی کرامات و خوارق عادات احاطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ آپ کی مزار شریف حضور غوث پاکؓ کی مزار کے بازو ہے۔ (مشکوۃ النبوہ۔ ص180)

قدس اللہ سرہٗ و نور اللہ مضجعہ

(20) حضرت شیخ علاؤ الدین علی بن شیخ شمس الدین محمد قدس سرہٗ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ولادت: 392 ہجری اور 1452 کے درمیان

آپ حضرت شیخ شمس الدین محمد قادری کے صاحبزادے خلیفہ اجل ہیں۔ آپ کی ولادت 1392 اور 1452 عیسوی کے درمیان ہوئی۔

آپ نے اپنے والد بزرگوار سے سلوک سلسلہ عالیہ قادریہ کی تکمیل فرمائی اور خلافت و اجازت بھی والد ہی سے حاصل فرمائی۔ آپ نے اپنے صاحبزادے شیخ بدر الدین حسن قادری بغدادی کو خرقہ خلافت عطا فرمائی اور سلسلہ قادریہ کی تعلیمات سے سرفراز فرمایا۔

قدس اللہ سرہٗ و نور اللہ مضجعہ

(21) حضرت شیخ بدرالدین بن شیخ علاؤالدین علی قدس سرہٗ

آپ کا نام حضرت سید بدرالدین جیلانی قادری بغدادی ہے۔آپ حسنی، حسینی، رزاقی ہیں۔

آپ کی پیدائش 7/نومبر 1457ء بروز دوشنبہ بغداد بتائی جاتی ہے۔آپ 1493ء میں گھر کو خیر باد کہا۔اور آپ لاہور تشریف لائے اور (5) سال تک لاہور میں تبلیغ اسلام فرماتے رہے۔آپ (40) دن تک لاہور میں چھلہ کیا اور مراقبات کی تعلیم دیتے رہے۔اکبر بادشاہ نے اس چھلہ پر ایک خانقاہ بنوادی اور آج یہ مقام چھلہ شاہ بدر دیوان مثانین سے مشہور ہے۔اور آج مثانی نام سے مشہور ہے۔آپ بی بی مرصع سے نکاح فرمایا جو حضرت داؤد بخاری کی دختر ہوتی ہیں جو سہیل گرداسپور میں واقع ہے۔آپ کے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں۔

(1) حضرت سید علی صابر جیلانی قادریؒ

(2) حضرت سید حبیب اللہ جیلانی قادریؒ

(3) حضرت سید عبداللطیف جیلانی قادریؒ

(4) حضرت سید محمد صادق جیلانی قادریؒ

اور بیٹی

(5) سیدہ بی بی اللہ بندی (فاطمہ) جو بی بی پاکدامن سے جانی جاتی ہیں۔

آپ کی وفات 12/اگست 1570ء مثانین (ہندوستان) میں ہوئی۔آپ کے نبیرہ حضرت شاہ عبدالشکور جیلانی قادری نے ایک خوبصورت گنبد تعمیر فرمائی۔

قدس اللہ سرہ‘ ونور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(22) حضرت شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد قدس سرہٗ
بن شیخ بدرالدین حسن قدس سرہٗ

آپ کی پیدائش غالباً 1462 عیسوی اور وفات 1522 عیسوی کے درمیان ہوئی۔

آپ حضرت شیخ بدرالدین حسنؒ کے صاحبزادے اور خلیفہ اجل ہیں۔ آپ نے ظاہری و باطنی علوم اپنے والد بزرگوار ہی سے حاصل کیا۔ آپ نے اپنے صاحبزادے شیخ عبدالباسط رحمۃ اللہ علیہ کوسلسلہ عالیہ قادریہ کی تعلیمات سلوک وخلافت واجازت مرحمت فرمائی۔

قدس اللہ سرہٗ ونوراللہ مضجعہ

(23) حضرت شیخ عبدالباسط قدس سرہٗ
بن شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد قدس سرہٗ

آپ حضرت شیخ شہاب الدین ابی العباس قدس سرہٗ کے لخت جگر اور خلیفہ اعظم ہیں۔ظاہری علوم کے علاوہ سلسلہ عالیہ قادریہ کی تعلیمات اپنے والد بزرگوار سے ہی حاصل کیں اوراپنے صاحبزادے حضرت شیخ قاسمؒ کوخرقۂ خلافت واجازت عطافرمایا۔

صاحب مشکٰوۃ النبوہ جلد ششم ص 3 پر ارشاد فرماتے ہیں کہ

''صاحب تحفۃ الابرار'' رقم طراز ہیں کہ سیدنا عبدالباسط بن سید شہاب الدین احمد بن سید بدرالدین حسن بن سید علاءالدین علی المتقدم ،حماہ شریف میں شرفائے قادریہ کے پیشوا تھے۔آپ چندسال بعدقاہرہ کی جانب روانہ ہوئے۔ایک مدت تک وہاں مقیم رہنے کے بعد پھرحماہ لوٹے۔ چنددن وہاں رہے اورحماہ ہی میں اپنے چچا حضرت سیدنا عبدالرزاق بن

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

شمس الدین محمد بن بدرالدین المذکور کی وفات کے دوسال بعد عالم فانی کوخیر باد کہا اوراپنے آبا واجداد کے مقبرہ ''باب الناعورہ'' میں مدفون ہوئے۔

ایک صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں۔تاریخ قادریہ میں مذکور ہے کہ سید شہاب الدین احمد کے دو صاحبزادے تھے۔ایک قطب الدین محمد جو پانچ واسطوں سے حضرت سیدالابدال شاہ عبداللطیف لاأبالی الحمویؒ کے جداعلیٰ تھے۔دوسرے سیدعبدالباسط تھے جو چارواسطوں سے حضرت سیداحمد الحموی کے جداعلیٰ تھے جن سے حضرت سیدالابدال نے خرقۂ خلافت حاصل فرمایا تھا۔ **قدس اللہ سرہ' ونوراللہ مضجعہ**

(24) حضرت شیخ قاسم بن شیخ عبدالباسط قدس سرہ'

وفات: 18ر جمادی الاول 1016ھ

آپ کے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالباسطؒ ہیں جن کی مبارک صحبت میں آپ نے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے اور سلسلہ قادریہ کے سلوک کے تمام مراحل والد بزرگوار ہی کی فیض صحبت میں طے کئے اوراپنے فرزند دلبند حضرت شیخ محمد قدس سرہ' کوسلوک قادریہ کی تمام تعلیمات سے سرفراز فرمایا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سید شاہ غلام علی قادریؒ اپنی مایہ ناز کتاب ''مشکوٰۃ النبوہ'' جلد ششم (بستوہفتم) ص 111 پر رقمطراز ہیں:

''حضرت شاہ قاسم واصلین وقت سے تھے۔صاحب تصرف وکمالات تھے اور سرحلقۂ گروہ قاسم سلیمانی تھے۔آپ کے سلسلہ کے فقراء خود کو دیوانہ کہتے ہیں۔صاحب رسالتہ الوصال جوآپ کے مریدین سے تھے کہتے ہیں کہ آپ کی وفات چہارشنبہ کی صبح بوقت اذاں فجر بتاریخ 18ر جمادی الاولیٰ 1016ھ واقع ہوئی۔ (مشکوٰۃ النبوہ جلد ششم ص 111)

قدس اللہ سرہ' ونوراللہ مضجعہ

(25) حضرت شیخ محمد بن شیخ قاسم قدس سرہٗ

آپ کے والد بزرگوار حضرت شیخ قاسم ہیں۔آپ نے علوم ظاہری اور باطنی والد بزرگوار ہی سے حاصل کیا۔ریاضت ومجاہدہ کے بعد والد بزرگوار نے آپ کو سلسلہ قادریہ میں خلافت و اجازت عطا فرمائی۔آپ نے اپنے فرزند حضرت شیخ احمد کو سلسلہ قادری میں تعلیمات سے سرفراز فرمایا۔

قدس اللہ سرہ ٗ ونور اللہ مضجعہ

(26) حضرت شیخ احمد بن شیخ محمد الحموی قدس سرہٗ

وفات: 14/ذوالحجہ 1011ھ

صاحب مکاشفہ رقمطراز ہیں کہ آپ سید محمد الحموی کے فرزند ارجمند ہیں جن کا سلسلہ نسب یوں ہے۔

سید محمد الحموی (بن) قاسم حموی (بن) زین عبدالباسط حموی (بن) شہاب الدین احمد حموی (بن) بدرالدین حسن حموی (بن) علاؤالدین علی حموی (بن) شمس الدین محمد حموی (بن) سیف الدین حموی (بن) ظہیرالدین (بن) ابوالسعود احمد بغدادی (بن) شمس الدین ابونصر بغدادی (بن) عماد الدین ابی صالح نصر بغدادی (بن) بدر الآفاق تاج الدین عبدالرزاق بغدادی (بن) غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہم

(مشکوۃ النبوہ جلد ششم۔ص112)

حضرت سید الابدال لااُبالیؒ آپ کے دست حق پرست سے خرقہ خلافت زیب تن فرمایا تھا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

صاحب رسالۃ الوصال فرماتے ہیں کہ زین الدین عبدالباسط کو دو صاحبزادے تھے۔ایک سید قاسم اور دوسرے شرف الدین حسین۔آپ اپنے والد حضرت قاسم حموی سے بیعت وخلافت حاصل فرمایا۔

حضرت شیخ علیؒ فرماتے ہیں کہ فیضان الٰہی اور خرقۂ خلافت ہمارے پیر دستگیر سیدنا عبداللطیف لااُبالیؒ کو پہونچا۔اور یہی نعمت خاصہ اور عطیہ عظمٰی مجھے نصیب ہوئیں۔

یہ بھی منقول ہے کہ حضرت کی اولا دامجاد میں 1211ھ تک سارے افراد بڑے اہل اللہ تھے۔اوران میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جو صاحب ولایت نہ ہو۔

وصال مبارک:

آپ کا وصال 14/ذوالحجہ 1011ھ میں ہوئی اور آپ کی مزار مبارک حماہ شریف میں باب الناعورہ کے متصل واقع ہے۔

(مشکوٰۃ النبوۃ،جلد ششم،ص113/112)

قدس اللہ سرہ‘ ونور اللہ مضجعه

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(27)　حضرت سلطان العارفین قطب العاشقین سیدالابدال

سیدشاہ عبداللطیف قادری لااُبالی قدس سرہٗ

وفات: 7رذی الحجہ جمعرات

آپ کا اسم گرامی حضرت سیدشاہ عبداللطیف قادری ہے۔حماہ میں تولد ہوئے اس لیے''حموی'' کہلاتے ہیں۔حضرت سیدنا مولاعلی کرم اللہ وجہہ کے وارث حال ہونے کی وجہ سے''حیدری'' بھی کہا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو''سیدالابدال''اور''لااُبالی'' کالقب عطاہوا۔

نسب مبارک

آپ پندرھویں (15ویں) پشت میں حضورغوث اعظم دستگیرؒ کے صاحبزادے اور(27)ویں پشت میں حضرت سیدناعلی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فرزندہوتے ہیں۔

والدماجد

آپ کے والدبزرگوار کا اسم گرامی حضرت سیدشاہ طاہرقادری قدس اللہ سرہٗ ہے۔ جوبڑے عالم تھے۔آپ کے کشف کی کیفیت یہ تھی کہ کسی قبر سے گذرتے توقبر کے اندر کا حال نظر آجاتا اور اگرعذاب ہوتا ہوا دیکھتے تو رفع عذاب کے لیے دعا کرتے۔آپ حماہ (دمشق سے قریب، ملک شام) میں رہتے تھے۔آپ کا مزار شریف وہیں ہے۔آپ 20رشعبان 1010ھ ہفتہ کو دنیا سے رحلت فرمائی۔

سبعۂ قادریہ

دکن کے علاقوں میں حضورغوث پاکؒ کی اولاد امجاد میں سے سات بزرگ ایسے ہیں جن کو''سبعۂ قادریہ'' کہا جاتا ہے۔سبعۂ قادریہ کو''سبعۂ سیارہ'' بھی کہتے ہیں۔جن کے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مبارک اسماء حسب ذیل ہیں۔

(1) سیدالسادات حضرت سیدشاہ عبداللطیف قادری حموی لااُبالیؒ (کرنول)

(2) سیدالسادات حضرت سیدشاہ اسحاق ثناءاللہ قادریؒ (کرنول)

(3) سیدالسادات حضرت سیدشاہ میراں حسین قادری بغدادیؒ (لنگرحوض' حیدرآباد)

(4) سیدالسادات حضرت سیدشاہ رفیع الدین قادریؒ (شیخ پیٹھ، حیدرآباد)

(5) سیدالسادات حضرت سیدشاہ جمال البحر معشوق ربانی (ورنگل)

(6) سیدالسادات حضرت سیدشاہ اسماعیل قادریؒ (نیلور، گلبرگہ)

(7) سیدالسادات حضرت سیدشاہ ابوالحسن قادریؒ (بیجاپور)

(تذکرہ سرکارلااُبالیؒ، ص20)

سبعۂ قادری عالیہ کے لقب سے جوسات بزرگ مشہور ہیں وہ سب حضور پیران پیر کے پوتے حضرت سیدشاہ عمادالدین ابوصالح نصرقادری رحمۃ اللہ علیہ کی اولادامجاد سے ہیں جوعراق وشام سے ہندوستان تشریف لائے۔

بیعت وخلافت

حضرت سیدالابدالؒ نے اپنے والد بزرگوار کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی اورسلسلہ عالیہ قادریہ میں والد صاحب ہی سے خلافت کا خرقہ مبارک پہنا۔اورآپ نے اپنے ہم جد بزرگ حضرت سیدشاہ احمد قادری حمویؒ سے بھی اکتساب فیض کیا اورسلسلہ قادریہ میں خلافت واجازت حاصل کی۔

حضرت سیدالابدالؒ کے اجداد میں حضرت سیدسیف الدین ابوزکریا یحیٰی قادریؒ بغداد سے ہجرت فرما کرحماہ تشریف لائے۔حضرت سیدالابدالؒ کی پیدائش چونکہ حماہ میں ہوئی اس لیے ابتدائی زندگی اورتعلیم وتربیت بیعت وخلافت یہیں ہوئی اوریہیں سے ہجرت فرماکر ہندوستان تشریف لائے۔آپ پیدائشی ولی تھے۔بچپن ہی سے کشف حاصل تھا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حماہ جیسے ٹھنڈی آب و ہوا چھوڑ کر کرنول جیسے گرم اور پتھریلے مقام پر زندگی گذاری۔ آپ نے اللہ کے حکم سے دین اسلام کی تبلیغ، دعوت سلسلہ عالیہ قادریہ کی ترویج و اقامت کے لیے ہجرت فرمائی۔ کرنول میں تشریف آوری کے بعد آپ نے کفر و شرک کا خاتمہ کیا۔ ایک کثیر تعداد نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔ آپ صاحب کشف و کرامات بھی تھے۔ آپ کی خانقاہ میں ہر وقت مہمان نوازی کا انتظام رہتا تھا۔ کمزوروں کی دستگیری فرماتے تھے۔ ضعیف کمزور لوگوں کا سامان خود اٹھاتے۔

کافر لکڑ ہارا مسلمان ہوگیا

آپ کی بے شمار کرامات ہیں۔ تبرکاً و تیمناً صرف ایک کرامت کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ایک کافر لکڑ ہارے نے بیل کو کوڑے مار رہا تھا۔ آپ جانور پر تکلیف سے بے قرار ہو گئے۔ پوچھنے پر آپ نے پشت اقدس سے کپڑا ہٹا کر دکھلائے کہ بیل کو مارے گئے نشانات آپ کی پشت پر دیکھے گئے۔ یہ دیکھ کر لکڑ ہارا مسلمان ہو گیا۔

(لطائف اللطیف۔ ص20، تذکرہ سرکار لاُاُبالیؒ)

حضرت سید الابدالؒ، شریعت کے سخت ترین پابند تھے۔ حضور غوث پاکؓ کے سچے عاشق تھے۔ آپ اکثر آدھی رات کے بعد جنگل کی طرف چلے جاتے اور صبح تک یاد الٰہی میں مصروف رہتے۔ اپنے خلیفۂ خاص حضرت شیخ علی صوفی کے سوا کسی کو ساتھ نہ رکھتے۔ بحکم الٰہی آپ نے چالیس سال کی عمر شریف میں آپ نے ایک ہی مجلس میں دو نکاح فرمائے۔

(تذکرہ سرکار لاُاُبالیؒ)

صاحبزادگان حضرت

آپ کے پانچ صاحبزادے ہیں جو سب کے سب پیدائشی ولی تھے۔

(1) حضرت سید شاہ عبداللہ ابدال قادری رحمۃ اللہ علیہ (مدفن، کرنول)

(2) حضرت سید شاہ موسیٰ قادری قدس سرہٗ (مدفن، بیجاپور)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(3) حضرت سید پیر شاہ محی الدین ثانی قادریؒ (مدفن حیدر آباد)

(4) حضرت سید شاہ طاہر قادری ثانیؒ (مدفن ادونی)

(5) حضرت سید شاہ عیسیٰ قادریؒ (مدفن، کرنول)

وصال مبارک

آپ کا وصال 7/ذوالحجہ 1040ھ یا 1047ھ یا 1049ہجری یا 1050ہجری کو ہوا۔ قطعی سن ہجری کے بارے میں فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے۔ البتہ روضۂ مبارک کی دیوار پر تاریخ وصال مبارک اس طرح ہے۔

خرد گفت تاریخ ایں دستگیر

بہ پنج آہ و ھو اللطیف الخبیر

1050ہجری

مزار اقدس کرنول کے محلہ کھڑک پورہ میں واقع ہے جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔
(تذکرہ سرکار لاأُبالیؒ ص 47)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

(28) حضرت شیخ الشیوخ حضرت شیخ علی صوفی قدس سرہٗ

وفات: 22 ربیع الاول 1080ھ

حضرت شیخ المشائخ شیخ علی صوفیؒ، سیدالابدال سلطان العارفین قطب العاشقین حضرت سید شاہ عبداللطیف قادری لااُبالیؒ کے خلیفہ کامل تھے۔ حضرت سیدالابدال کی خدمت میں (18) سال رہ کر فیوضات ظاہری و باطنی حاصل کر کے عرفان الٰہی کے بہت بلند مقامات طے فرمائے۔ توحید کا عملی نمونہ تھے۔ صوفی مشہور ہوئے۔

ملفوظات محمد بادشاہ صاحب میں آپ کا نسب نامہ مرقوم ہے:

حضرت شیخ علی صوفی (بن) شیخ فریدالدین (بن) شیخ محمد (بن) شیخ سالار (بن) شیخ محمد عرف مخدوم (بن) شیخ میاں (بن) شیخ یحییٰ (بن) شیخ سالار (بن) شیخ محمود اودہی الملقب نصیرالدین چراغ دہلوی (بن) شیخ یحییٰ (بن) شیخ لطیف (بن) شیخ مبارک جہاں کشائی (بن) شیخ ابوالحسن سالیہ (بن) شیخ ابوالفتح المنصور (بن) شیخ ابی نصیر (بن) عبدالرحمن (بن) شیخ علی (بن) شیخ ربیعہ (بن) شیخ محمد (بن) شیخ عبدالرحمن (بن) شیخ عبداللہ (بن) شیخ عبدالعزیز (بن) شیخ عبداللہ (بن) حضرت امیرالمومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

صاحب مشکوٰۃ النبوہ (جلد ششم ص 158 پر) لکھا ہے کہ آپ عاشق کامل اور طالب صادق تھے۔ حضرت سیدالابدال لااُبالیؒ کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل آپ کئی اہل اللہ سے مل چکے تھے۔ لیکن آپ کو دل جمعی حاصل نہ ہوئی۔ پھر جب حضرت سیدالابدال کرنول میں رونق افروز ہوئے تو آپ کی خدمت کو لازم کر لیا اور دیکھا کہ آپ کی ذات ایک بحر مواج ہے تو آپ کے مسلک ارادت میں منسلک ہوگئے۔ حضرت لااُبالیؒ نے آپ کو

طالب صادق پا کر آپ کی ایسی تعلیم وتربیت فرمائی کہ قلیل عرصہ میں آپ اپنے معاصرین پر فائق ہو گئے۔ بعد ازاں حضرت سید الابدال لا اُبالیؒ نے آپ کو خرقہ خلافت اور طریقۂ قادری کی تمام نعمتیں عطا فرمائیں اور اجازت مطلقہ سے سرفراز کیا‘‘۔

صرف حضرت شیخ علیؒ کو عطائے خلافت

حضرت سید الابدالؒ نے صرف ایک ہی خوش نصیب یعنی شیخ المصاحب، واسع المواہب شیخنا حضرت شیخ علیؒ کو خلافت و اجازت اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی تمام نعمتوں سے سرفراز فرمادیا۔ (تذکرہ سرکار لا اُبالیؒ، ص 39)

حضرت سید الابدالؒ ہمیشہ حضرت شیخ علی کو ساتھ رکھتے تھے

صاحب لطائف اللطیف فرماتے ہیں:

’’اکثر اوقات حضرت لا اُبالیؒ آپ کو اپنے ہمراہ لے کر صحرا کی جانب نکل جاتے۔ ساری رات وہیں بسر کرتے اور علی الصبح گھر لوٹتے۔ حضرت لا اُبالیؒ اپنا مقام سکونت جو آج کل دہلیز کے نام سے مشہور ہے آپ کو مرحمت فرمادیا تھا۔ (مشکٰوۃ النبوہ، جلد ششم۔ص 159)

حضرت شیخ علیؒ کا ارشاد مبارک

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت شیخ علیؒ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ سترہ (17) سال حضرت کی خدمت میں نہ گذارتا تو مسلمان کہلانے کا مستحق نہ ہوتا۔ جو کچھ میں نے پایا ہے وہ حضرت ہی کی توجہ کے مرہین منت ہے۔ ورنہ میں کہاں اور میرا مجاہدہ کہاں۔ جبکہ حضرت شیخ علیؒ کا یہ حال تھا کہ آپ بڑے عابد وزاہد بھی تھے۔ آپ کبھی سنت غیر موکدہ بھی ترک نہ فرماتے تھے۔

پیرو مرشد کی محبت

حضرت سید شاہ غلام علی قادریؒ ’’لطائف اللطیف‘‘ میں فرماتے ہیں کہ آپ اپنے پیرو مرشد کے آداب کا اس درجہ خیال تھا کہ حضرت عالی لا اُبالیؒ کے گھر کے تمام چیزوں کا بھی

ادب واحترام کرتے یہاں تک کہ حضرت کے غلاموں کو بھی عزیز و محترم رکھتے۔

آپ کے خلفاء

حضرت نے تین حضرات کو خلافت عطا فرمائی۔

(1)　حضرت سید شاہ عبداللہ ابدال قادریؒ،
خلف اکبر حضرت سید الابدالؒ (مدفن کرنول)

(2)　حضرت سید پیر شاہ محی الدین ثانی قادریؒ
فرزند سوم سرکار لا اُبالیؒ (مدفن حیدرآباد)

(3)　حضرت شیخ فرید صوفی، فرزند حضرت شیخ علی صوفیؒ (مدفن ادونی)
(تذکرہ سرکار لا اُبالیؒ، ص40)

حضرت شیخ علی صوفیؒ، حضرت سید الابدالؒ کے (12) سال تک مسند ارشاد پر جلوہ آرا رہے اور 2/ربیع الاول 1080ھ کو وفات پائی۔ آپ کا مزار مبارک قمر نگر عرف کرنول میں واقع ہے۔ **قدس اللہ سرہٗ ونور اللہ مضجعہ**

(29)　حضرت شیخ فرید صوفی قدس سرہٗ

وفات: 13/محرم الحرام 1090ھ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ حضرت شیخ علی صوفیؒ کے صاحبزادے، خلیفہ اور مرید تھے۔ والد بزرگوار کی وفات کے بعد مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔ آپ ہمیشہ مخلوق کی ہدایت و رہنمائی میں مشغول رہتے تھے۔ اور ایک عالم کو فیض یاب فرمایا۔ آپ ایک عرصہ دراز تک قمر نگر کرنول میں مقیم رہے۔ بعد ازاں شاہ حضرت قادری صاحب کی وجہ سے ادونی میں مقیم ہوئے۔ حضرت شاہ حضرت کو بھی آپ سے کمال محبت تھی اور وہ آپ کا بہت احترام بھی کرتے تھے۔ آپ صاحب خوارق وکرامات تھے۔ آپ صاحب خلق، کریم، حلیم الطبع اور سلیم الوضع، متقی ومتشرع تھے۔

حضرت کے کمالات کی کوئی حد نہیں ہے۔آپ کے بے شمار مریدین تھے۔آپ کو نرینہ اولاد نہیں تھی۔صرف ایک لڑکی تھی۔اس لیے آپ نے دونوں ہمشیرزادوں یعنی حضرت سید علی صاحب اور شاہ علی صاحب کو بیعت سے سرفراز فرمایا۔اورحضرت سید علی صاحب کو اپنا قائم مقام بنایا اورحضرت شاہ علیؒ کو نعمت وخلافت کے ساتھ سرحد ارکاٹ رشد و ہدایت کے لیے بھیجا۔آپ بتاریخ 13 رمحرم الحرام 1093ھ کو پردہ فرمایا۔آپ کی مزارادونی میں ہے۔

(محبوب ذی المنن ،تذکرہ اولیاء۔جلددوم)

قدس اللہ سرہ ونور اللہ مضجعه

(30) حضرت سیدعلی صوفی بخاری قدس سرہٗ

وفات: 13 رجمادی الاولیٰ

آپ حضرت شیخ فریدؒ کے بھانجے تھے۔آپ کو حضرت شیخ فرید صوفی سے بیعت، نعمت، فیض اور خلافت حاصل تھی بلکہ حضرت شیخ فریدؒ کے قائم مقام تھے۔آپ صاحب تصرف وخوارق تھے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سیدعلی صوفی بخاری کرنولی (مدفن بیرون قلعہ کرنول) محلہ نئ پیٹھ جو سید محمد ابن مخدوم جہانیان کی بیسویں پشت میں تھے۔تفصیل درج ذیل ہے۔

سیدعلی صوفی بخاریؒ (مدفن بیرون قلعہ کرنول، محلہ نئ پیٹھ) (بن) سیددادل بخاری (بن) سید جمال بخاری (بن) سیدمحمود بخاری (بن) سید میاں بخاری (بن) سید سالار بخاری (بن) سید بدرالدین بخاری (بن) سیدسراج الدین بخاری (بن) سیدحسام الدین بخاری (بن) سید یوسف ثانی بخاری (بن) سیدفرید بخاری (بن) باباجی محمود بخاری (بن)

سیدعبداللہ بخاری (بن) سید منجن بخاری (بن) سید یوسف بخاری (بن) سید احمد کبیر بخاری (بن) سید حسن بخاری (بن) سید علی بخاری (بن) عبدالرحمن بخاری (بن) سید حسین بخاری (بن) سید محمد بخاری (بن) حضرت مخدوم جہانیانؒ۔

حضرت سید علی صوفی بخاریؒ کے دوفرزند تھے۔

(1) حضرت سید محمد بخاریؒ

(2) حضرت سید فریدالدین بخاریؒ

حضرت مولانا محمد عبدالجبار خاںؒ ''محبوب التواریخ''میں فرماتے ہیں کہ: ایک روز سید علی صاحب کو سترہ (17) مریدوں نے دعوت دی اور وقت سب نے ایک ہی رکھا۔ آپ ہر ایک کی دعوت میں حاضر ہوئے۔ اتفاقاً دوسرے دن آپس میں تذکرہ ہوا کہ آج رات کو حضرت میرے مکان پر مدعو تھے۔ دوسرے نے کہا میرے مکان پر۔ رفتہ رفتہ یہ تذکرہ حضرت تک پہونچا۔ آپ نے فرمایا، صاحبو! خدائے تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ زمانہ متوالیہ کو ایسا کشادہ کرسکتا ہے کہ قیامت کا دورہ بھی اسی میں قائم ہوسکے۔ وہ عالم مثال کا دور کثیر الامثال ہے۔ صور غیر محصورہ ظاہر کرتا ہے، تعجب نہیں کرنا چاہیے۔ غرض حضرت کے کمال بے شمار ہیں۔ آپ کی وفات 14/ جمادی الاول 1124ھ میں واقع ہوئی۔ حیدرآباد میں مدفون ہوئے۔''

(محبوب ذوالمنن، تذکرہ اولیائے دکن، جلد اول۔ص593)

قدس اللہ سرہ' و نور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(31) حضرت سیدفریدالدین بخاری قدس سرہٗ

حضرت سیدفریدالدین بخاریؒ کے والد کا نام حضرت سیدعلی صوفی بخاری کرنولی ہے۔آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کی تعلیمات سلوک اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیں۔ آپ بڑے اخلاق والے،نرم دل اور نیک تھے۔آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کی تعلیمات حضرت سیدعلی بخاریؒ کوعطافرمائیں اورخرقہ خلافت واجازت سے سرفرازکیا۔

قدس اللہ سرہ‘ ونوراللہ مضجعہ

(32) حضرت سیدعلی بخاری قدس سرہٗ

آپ حضرت سیدفریدالدین بخاریؒ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت وخلافت حاصل کی۔آپ سلوک قادریہ کی تعلیمات سے تشنگان علم کوسیراب فرماتے رہے۔آپ نے حضرت سیدمحی الدین بادشاہ بخاریؒ کوخلافت واجازت سے سرفرازفرمایا۔

قدس اللہ سرہ‘ ونوراللہ مضجعہ

(33) حضرت سیدمحی الدین بادشاہ بخاری قدس سرہٗ

حضرت سیدمحی الدین بخاری کے دوفرزند تھے۔

(1) حضرت سیدحسین بخاری (2) حضرت سیدعبدالقادربخاری۔

آپ کے والد کا نام حضرت سیدعلی بخاری ہے۔آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کی تعلیمات اورخلافت واجازت اپنے والد بزرگوار سے حاصل فرمائی۔اپنی زندگی ہی میں اپنے صاحبزادے حضرت سیدحسین بخاریؒ کوخلافت اوراجازت مرحمت فرمائی۔

قدس اللہ سرہ‘ ونوراللہ مضجعہ

(34)　حضرت سید حسین بخاری قدس سرہٗ

آپ کے والد کا نام حضرت سید محی الدین بخاری ہے۔آپ اپنے والد بزرگوار حضرت سید محی الدین بادشاہ بخاری قدس سرہٗ سے بیعت وخرقۂ خلافت حاصل فرمایا۔

آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت سید خواجہ احمد بخاری (قاضی) کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت،اذکار فیوض وبرکات عطا فرمایا۔

قدس اللہ سرہٗ ونور اللہ مضجعہ

(35)　حضرت سید خواجہ احمد بخاری قدس سرہٗ

قاضی سید خواجہ احمد بخاری اول کے پانچ فرزند تھے۔

(1) حضرت سید محمد بادشاہ بخاری (2) سید عبداللہ بخاری (3) سید عبدالرحمن بخاری (4) سید مصطفی بخاری (5) سید بخاری ۔جن میں مشہور حضرت سید محمد بادشاہ بخاری (مدفن درگاہ اجالے شاہؒ، محلہ سعید آباد،قریب حضرت حاجی مستان قالین والے، حیدرآباد دکن) ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ نے ظاہری وباطنی کمالات وخرقہ خلافت اپنے والد بزرگوار حضرت سید حسین بخاریؒ سے حاصل فرمایا۔

آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت وتعلیمات اپنے صاحبزادے حضرت سید محمد بادشاہ بخاری کو عطا فرمایا۔

قدس اللہ سرہٗ ونور اللہ مضجعہ

(36) حضرت مولانا سید محمد بادشاہ بخاری شاہ قدس سرہٗ

(وفات: شب جمعہ 10 ر جمادی الاول 1328 ہجری، حیدر آباد)

آپ سادات بخارا سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہٗ سے ملتا ہے۔ نسبت قادریہ اپنے ہی خاندان میں حاصل کی اور نقشبندیہ طریق عارف باللہ نقشبند دکن حضرت شاہ سعداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ آپ عدالت کے اعلیٰ عہدہ پر فائز رہ کر ملازمت سے جو وقت بچ جاتا حضرت حاجی مستان شاہ مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گذارتے تھے۔ پیر طریقت حضرت شاہ سعداللہ رحمۃ اللہ علیہ تھے تو پیر صحبت حضرت حاجی مستان مجذوب تھے۔ آپ نے مجذوب صاحب کی خدمت میں صبح و شام حاضر رہتے تھے۔ مجذوب صاحب کے پردہ فرمانے کے بعد آخر دم تک حضرت کی قبر کے پاس بیٹھے رہتے۔ آپ پر جذب طاری رہتا تھا۔ نہ دنیا کا خیال نہ اہل وعیال کا۔ صرف پنجوقتہ نمازیں باجماعت ادا فرماتے پھر کوئی سدھ بدھ نہیں صرف حجرہ میں عبادت، مسجد میں نماز اور گوشہ نشینی اختیار کی تھی۔ کوئی (40) سال تک مجذوب صاحب کے مزار اقدس کو چھوڑ کر ایک لمحہ بھی نہ ہٹے۔ قائم اللیل و دائم الصوم تھے۔ سینکڑوں تشنگان طریقت کو سیراب کیا۔ مردہ دل زندہ ہوجاتے۔ بادشاہ وقت، امراء خدمت کے لیے آتے اور نذرانہ پیش کرتے۔ آپ قبول نہ فرماتے۔ بعض مریدین کے اصرار پر نذرانے قبول فرماتے اور غرباء میں تقسیم فرمادیتے۔

قدس اللہ سرہ‘ و نور اللہ مضجعہ

سجادگان حضرت پیر بخاری شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(1) حضرت پیر سید شاہ غوث محی الدین بخاری نقشبندی مجددی قادریؒ

(2) حضرت پیر بادشاہ بخاری نقشبندی مجددی قادریؒ

(3) حضرت پیرسید شاہ قادر محی الدین بخاری نقشبندی مجددی قادریؒ

(4) حضرت مولانا سید شاہ غوث محی الدین بخاری نقشبندی قادری صاحب مدظلہ المعروف سہیل بابا۔

موجودہ سجادہ نشین و جانشین اپنے اسلاف اور بارگاہ بخاریؒ کی امور سجادگی اپنے بزرگوں کی طرح بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تادیر سلامت باکرامت رکھے۔آمین۔

عرس شریف کے موقع پر سیرت اولیاء کا جلسہ، ماہ ربیع الاول میں جشن میلادالنبی کا عظیم الشان طور پر انعقاد اور سلسلہ ہائے کی ترویج وترقی وغیرہ۔

(37) عارف باللہ محدث دکن حضرت ابوالحسنات **سید عبداللہ شاہ** قدس سرہ‘

(وفات:18/ربیع الثانی 1384ہجری/27/اگست 1964ء بروز جمعہ)

آپ حضرت مولانا حافظ سید مظفر حسین رحمۃ اللہ علیہ (مرید وخلیفہ حضرت مسکین شاہ نقشبندی‘ متوفی 1314ھ) کے فرزند ارجمند تھے۔ نجیب الطرفین سادات حسینی اور (45) واسطوں سے سلسلہ نسب حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے۔آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں اس دن پیدا ہوا جس دن دکن کے مایہ ناز عالم ربانی حضرت مولانا محمد زماں خاں شہید رحمۃ اللہ علیہ شاہجہاں پوری کو ان کی مسجد میں شہید کردیا گیا۔آپ کے چہرہ مبارک پر بچپن ہی سے بزرگی کے آثار وانوار جھلکتے تھے۔ظاہری علوم شریعت اپنے وقت کے مایہ ناز علماء وفضلاء سے حاصل کیا جن میں بانی جامعہ نظامیہ شیخ الاسلام مولانا انوار اللہ خاں فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (1264ھ/1336ھ) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔آپ ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد زمانہ طالب علمی میں حضرت مسکین شاہ نقشبندی (متوفی 1314ھ) سے بیعت فرمائی۔لیکن علوم ظاہرہ کی تکمیل تک حضرت مسکین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہو چکا تھا۔ تو حضرت سید محمد باشاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس وقت کے غوث قطب وابدال تھے حاضر خدمت ہو کر بیعت کا شرف حاصل کیا اور حضرت کے زیر تربیت انتہائی بصیرت کے ساتھ سلوک طے فرمایا۔ آپ کی فطری صلاحیت، استقامت علی الشریعت اور اتباع سنت کے اعتبار سے حضرت ممدوح کی آپ پر خاص نظر کرم تھی۔ (20) سال تک پاپیادہ چل کر نماز فجر پیر و مرشد کی مسجد میں بلالحاظ موسم پابندی کے ساتھ ادا فرماتے۔ بعد فجر ذکر و شغل وحصول توجہ میں رہتے۔ اشراق و چاشت کے بعد پیدل دولت خانہ واپس آتے۔ ہمیشہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے۔ بعد عشاء آدھی آدھی رات تک ذکر ومراقبہ میں مصروف رہتے۔ (2) بجے رات تہجد، تلاوت کلام پاک، دعا و مناجات میں مشغول رہتے۔ آپ کی حاضر باشی وکمالات کو دیکھ کر پیر و مرشد نے آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا، عباء وعمامہ زیب تن فرما کر گھر تشریف لائے تو مجذوبانہ کیفیات پیدا ہوگئی تھیں۔ نماز کے علاوہ کسی کا خیال نہ رہتا۔ پیر و مرشد کی خاص توجہات سے پھر اصلی حالت پر لوٹ آئے۔ آپ کا ظاہر اس حدیث پاک کے مصداق ''خیار کم الذین اذارُؤا ذکر اللہ'' اور باطن کمالات کا مرکز بن چکا تھا۔ ''زجاجۃ المصابیح'' معرکتہ الآراء کتاب لکھنے کے بعد دنیا محدث دکن کے نام سے یاد کرتی ہے تو دوسری طرف آپ رہبر شریعت وطریقت بھی تھے، واقف رموز حقیقت بھی تھے، مرشد کامل بھی تھے، داعیٔ سنت بھی تھے، فخر العلماء والمحدثین بھی تھے۔ عارف باللہ بھی تھے۔ بے شمار کتابوں کے مصنف، واعظ بے بدل، لاکھوں بندگان خدا آپ کے دست حق پرست پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ مواعظ کا یہ حال تھا کہ حال و قال میں ڈوبے ہوئے ہوتے۔ آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی ترویج میں خاص دلچسپی لیتے تھے۔ اور نماز فجر کے بعد دو دو تین تین گھنٹے ذکر ومراقبہ وتوجہ میں مصروف رہتے۔ کوئی کام خلاف سنت نہ فرماتے جس طرح تمام مشائخ نقشبندیہ سنت نبوی ﷺ پر سختی سے نہ صرف عمل پیرا تھے بلکہ اپنے مریدین ومتوسلین کو بھی سنتوں میں ڈوبا ہوا دیکھنا پسند کرتے تھے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

غیر موکدہ سنتوں کے بھی آپ سختی سے پابند تھے بلکہ کوئی مستحب عمل بھی نہ چھوٹتا تھا۔ یہ تجربہ و مشاہدہ تھا بلکہ آپ کی کرامت تھی کہ جو بھی آپ سے بیعت کرتا وہ نہ صرف فرائض کا پابند ہوجاتا بلکہ سنتوں کا ادا کرنے والا بھی ہوجاتا تھا۔ آپ صاحب کرامات بھی تھے مگر فرماتے تھے کہ کرامات محمود ضرور ہیں مقصود نہیں۔

آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد ہمیشہ جاری رکھو۔ وضو، بے وضو، پاک و ناپاک، ہر حالت میں اللہ اللہ کیا کرو۔ دل لگے یا نہ لگے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ زبان تروتازہ رہے۔ انوار و کشف نہیں بلکہ اس کا ثمرہ یہ ہے کہ آپ خدائے تعالے کے ہوجاؤ گے اور خدائے تعالیٰ آپ کا۔ اس میں دنیا کے مشاغل چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر وقت زبان و دل سے یادالٰہی میں رہے۔ (مواعظ حسنہ)

فرمایا: آغاز ذکر کے وقت اگر ذاکر کے گناہ پہاڑوں جیسے بھی ہوں تو جب وہ ذکر کر کے اٹھتا ہے تو ان گناہوں میں سے ایک بھی باقی نہیں رہتا۔ (مواعظ حسنہ)

قدس اللہ سرہ' ونور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(38) رہبر شریعت پیر طریقت حضرت ابوالفداء پروفیسر
ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں نقشبندی مجددی قادری قدس سرہٗ
(وفات: 7 ذوالحجہ 1433 ہجری / 23 اکتوبر 2012ء بروز منگل، حیدرآباد)

آپ حضرت محمد اسماعیل خاں رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند دلبند ہیں۔ مشاہیر علماء و اولیاء وفقہاء وصوفیاء سے فیض حاصل کیا۔ 1939ء کی بات ہے کہ آپ ابھی نویں جماعت میں تھے حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت کا شرف حاصل کیا اور اس دن سے سر پر عمامہ باندھا تو آخری لمحات تک عمامہ نہیں اتارا۔ اپنی ساری عمر پیر ومرشد علیہ الرحمہ کی زندگی میں صرف کردی۔ تہجد کو پیر ومرشد کی خدمت میں حاضر ہوتے تو رات دیر گئے واپس ہوتے، پیر ومرشد کے عینی جلوؤں سے فیض حاصل کرتے۔ سفر، حضر، خلوت، جلوت میں بس حضرت ہی کے ہو رہے۔ حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے دو سال قبل یعنی 1382 ہجری 1962 عیسوی میں آپ کو اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ آپ رہبر طریق نقشبند، عاشق رسول، نقیب اہلسنت والجماعت، ملک میں بھی دیار غیر میں بھی تبلیغ دین حنیف اور تعلیمات صوفیہ کرام سے اغیار کو اسلام کے دائرہ میں داخل فرمایا تو اپنوں کو تصوف کی تعلیم سے اور علم وعرفان کے پیاسوں کو سیراب کیا۔ عاجز مرتب نے حضرت علیہ الرحمہ کو کبھی تہجد ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔ اور کوئی نماز جماعت کے بغیر نہیں پڑھتے تھے۔ آپ روزآنہ بعد فجر سالکین طریقت کو گھنٹوں توجہ دیتے۔ ذکر ومراقبہ، دلائل الخیرات، اوائل الخیرات، حزب اعظم کا ورد فرماتے۔ اولیاء کرام وعلماء کی صحبت، حاضری اور خدمت اور حصول فیض آپ کی خصوصیات تھیں۔ حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی میں ہر وقت سرشار رہتے۔ ہزاروں بندگان خدا نے شرف بیعت حاصل کر کے اور ہزاروں تلامذہ بالخصوص آپ کے خلفاء آپ کی تعلیمات کو عام کرنے میں شبانہ روز مصروف ہیں۔ آپ نے اپنے پیر ومرشد

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کے پردہ فرمانے کے بعد بھی حصول فیض کے لیے جن بزرگان دین، شیوخ طریقت کی طرف رجوع ہوئے اور استفادہ فرمایا ان میں قابل ذکر عمدۃ الفقہاء والمحدثین حضرت حافظ سید محمود شاہ بن مبارک شاہ المعروف بہ علامہ ابوالوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہ (1310۔1395 ہجری)، حضرت مولانا جمیل الدین احمد بن حضرت غلام محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1956ء)، حضرت مولانا حافظ شاہ ابوسعید فاروقی مجددی رامپوری (1317۔1404 ہجری)، فاضل جامعہ ازہر حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی (1324ھ۔1414 ہجری) وغیرہم ہیں۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ سلسلہ شجرۂ مبارک ہردن پڑھا کرے کہ اس سے سلسلہ کے اولیاء اللہ کی ارواحیں متوجہ ہوجاتی ہیں۔

- آپ فرماتے تھے کہ مرید جماعت کی نماز نہ چھوڑے کہ یہ بندگی کی نشانی ہے، دن میں کم ازکم 200 مرتبہ درود شریف پڑھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غلامی کی نشانی ہے۔ روزانہ 2000 مرتبہ قلبی ذکر کرے۔ کم ازکم روز آنہ پاؤ پارہ قرآن مجید کی تلاوت کرے۔ ایک تسبیح استغفار اور ایک تسبیح درود شریف پڑھے۔
- حضرت ابوالفداء رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

"جو مستحب کو ہلکا جانے وہ سنت سے محروم ہوجاتا ہے۔ جو سنت کو ہلکا جانے وہ فرض سے محروم ہوجاتا ہے۔ جو فرض کو ہلکا جانے وہ معرفت سے محروم ہوجاتا ہے۔ جس سے معرفت چھوٹی اس سے محبت چھوٹی، جس سے محبت چھوٹی بدعقیدگی پیدا ہوگی۔ اسی لیے مستحبات کی عزت اور عادت ڈالو"

- حضرت ابوالفداء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اللہ کا ذکر ہر آن کرتے رہو۔ اللہ فرماتے ہیں: جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں "انا جلیس، من ذکرنی" بادشاہ کے جلیس کو سب لوگ سلام کرتے ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ بارالہا تیرے لاڈلے اور پیارے نبی محترم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن تمام تیرے دوستوں کا صدقہ عطا فرما۔ ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرمادے اور تو ہم سے راضی ہو جا۔ ان اولیاء کی محبت عطا فرما۔ ہمارے لطائف کو جاری وساری فرما، تیرے دوستوں کی دوستی عطا فرما۔ اوران کے ساتھ ہمارا حشر فرما۔

ملفوظات حضرت ابوالفداؒ :

- آپ فرمایا کرتے تھے، مریدین سے بوقت بیعت جو توبہ کرائی جاتی ہے اس سے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جیسے وہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔
- اولیاء اللہ کی قدر کرو، اُن سے فیض حاصل کرو۔ یادرکھو اولیا اللہ کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ اولیا کی وجہ سے آفات وبلائیات دور ہوتی ہیں۔
- فرمایا، تم غلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو، تم سفیر ہو، سفارت کا کام صحیح کرواور اپنی حیثیت کو سمجھو۔
- فرمایا، اللہ کا ذکر، صحبت اور توجہ شیخ کی برکت سے دل میں جمتا ہے کیونکہ آدمی اپنے دوست کے دل پر رہتا ہے۔
- فرمایا مشائخ وصوفیا کی ضرورت تین چیزوں کے لیے ہے،

(۱)　اعمال صالحہ میں سہولت اور ہمت قوی ہو۔

(۲)　قلب ریا سے پاک ہو۔

(۳)　اخلاص میسر آئے۔

قدس اللہ سرہ، ونور اللہ مضجعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ط یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ (القرآن)

مَنۡ صَافَحَنِیۡ وَمَنۡ صَافَحَ مَنۡ صَافَحَنِیۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَةِ دَخَلَ الۡجَنَّةَ (الحدیث)

شجرۂ حضرات قادریہ

رضی اللّٰہ عنہم اجمعین

یافتاح

ذکر المولی من کل اولی

الٰہی بعجز وانکسار عبدک الضعیف ابوالفدا ءمحمد عبدالستار خان قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سید محمد بادشاہ بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سید خواجہ احمد بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سید حسین بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سید محی الدین بادشاہ بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سید علی بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سید فرید الدین بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت سید علی صوفی بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز حضرت شیخ فرید الدین صوفی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز ونیاز شیخ الشیوخ حضرت شیخ علی صوفی قدس سرہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ حضرت سلطان العارفین قطب العاشقین سید شاہ عبداللطیف قادری لاابالی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ احمد بن شیخ محمد الحموی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ محمد بن شیخ قاسم قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ قاسم بن شیخ عبدالباسط قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ عبدالباسط بن شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد بن شیخ بدرالدین حسن قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ بدرالدین بن شیخ علاؤالدین علی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ علاؤالدین علی بن شیخ شمس الدین محمد قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شمس الدین محمد بن شیخ شرف الدین یحیی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شرف الدین یحیی بن شیخ شہاب الدین احمد قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن شیخ عمادالدین ابی صالح نصر قدس سرہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ عمادالدین ابی صالح نصر بن شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوسعید المبارک المخزومی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد بن یوسف القرشی الھنکاری قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز التمیمی قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدالطائفہ حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ عبداللہ سری سقطی قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ داؤد طائی قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ اجل مرشد اکمل حضرت شیخ حسن بصری قدس سرہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت امیر المؤمنین امام المشارق والمغارب اسداللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الہٰی بحرمت راز و نیاز حضرت سیدالاولین والآخرین افضل الانبیاء والمرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما مبارکا کثیرا کثیرا

ہر شیخ ہے سلسلہ کی کڑی
پیمبر سے جا کر ہے ملتی لڑی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

منظوم شجرہ طیبہ سلسلۂ عالیہ قادریہ

رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
سید کونین شہ دوسرا کے واسطے
والی ملک ولایت حضرت مولا علی
حضرت حسن آں آل عبا کے واسطے
حسن بصری پیر کامل اور شاہ حبیب عجمی ولی
پھر حضرت داود طائی باصفا کے واسطے
حضرت معروف کرخی سری سقطی شاہ جنید
شیخ شبلی شہ عبد واحد بے ریا کے واسطے
حضرت بو الفرح یوسف بو الحسن شیخ جہاں
پیر میراں بو سعید باوفا کے واسطے
شاہ جیلاں غوث اعظم پیر میراں محی الدین
اور سید عبدالرزاق باحیا کے واسطے
سید ابو صالح نصر و سید یحییٰ ولی
شمس دیں و بدر دیں پُر ضیاء کے واسطے
شیخ ابو العباس احمد شہ عبدالباسط ولی
بہر شہ قاسم اور شیخ محمد باوفا کے واسطے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

واسطہ شیخ داتا حموی شاہ لطیف لا اُبالی پیر
واسطہ شیخ علی کا اور شیخ فرید الدین کے واسطے

حُب اہل بیت دے آل علی بخاری کے لیے
کر شہید عشق محی الدین بادشاہ پیشوا کے واسطے

دل کو اچھا تن کو ستھرا جان کو پر نور کر
اچھے پیارے حُسین بخاری بدر لعلیٰ کے واسطے

دوجہاں میں خادم آل رسول اللہ کر
حضرت خواجہ احمد بخاری مقتدا کے واسطے

نور جاں و نور ایماں نور قبر و حشر دے
جد اعلیٰ سید محمد بادشاہ بخاری رہنما کے واسطے

یا الٰہی دے ضیاء احمد مرسل مجھے
میرے مولا بوالحسنات سید عبداللہ شاہ کے واسطے

اس محدث کے طفیل کر مجھے دیں کا فقیہ
اور مسرور کر مجھے سرور انبیاء کے واسطے

سایہ جملہ مشائخ بوالفداء پر رہے
رحم فرما شہیداللہ پر آل مصطفیٰ کے واسطے

صدقہ ان اعیان کا دے چھ عین
عز وعلم وعمل، عفو وعرفان عافیت اس بے نوا کے واسطے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سلسلہ عالیہ قادریہ کے آداب

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''غوث الوریٰ'' میں مع اسناد ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ نے چند نصیحتیں اور بعض معمولات کی اجازت عنایت فرمائی اس میں ظاہری شریعت کا احترام مقدم فرمایا اور کلام اللہ اور سنتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان بزرگانِ قادریہ نے ہمیشہ عقاید اہلسنت پر عمل کیا۔ ریاضتِ نفس، صبر جمیل، طلبِ مولیٰ، مصائب پر تحمل، لگاتار جدوجہد، علوم دینی کی پیاس، فقرأ کی مجلس، بادشاہوں سے اجتناب، اغنیأ سے دوری، اللہ سے ہر وقت دعا والتجا، شیطان کے مکر سے توبہ واستغفار، اللہ کی رحمت کا امیدوار، دل میں حزن ورقت، جولانیٔ فکر، اخوت ومودت، مساکین پر رحم، جود وسخا کا اختیار کرنا، بخل سے پرہیز، تمام اُمور میں میانہ روی، فواحشات سے اجتناب، الحب فی اللہ والبغض للہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، دین کے معاملات میں سختی سے پابندی، نزاعی امور کو چھوڑنا، طبیعت میں خوش مذاقی، احوال وکرامات کو ترک کردینا، حکم قضا پر سرِ تسلیم خم کرنا، محبت شیخ میں غرق رہنا، اپنی توجہ شیخ میں لگائے رکھنا، تمام احوال میں جمعیت قلب کا اختیار کرنا، تمام اشیاء میں مشاہدۂ حق کرنا۔

غوث اعظم در گروہِ اولیاء
چوں محمد در گروہِ انبیاء

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سلام بارگاہِ حضور خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(حضرت ابوالفداء رحمۃ اللہ علیہ کا پسندیدہ سلام جس کو حضرت ابوالفداءؒ اکثر پڑھا کرتے تھے)

وہ بزم خاص جو دربار عام ہوجائے　　اُمید ہے کہ ہمارا سلام ہوجائے
ادھر بھی اک نگہہ لطف و عام ہوجائے　　کہ عاشقوں میں ہمارا بھی نام ہوجائے
یہ آرزو ہے اک بار زندگانی میں　　درِ حضور پہ حاضر غلام ہوجائے
بلالو جلد مدینے میں ہم غلاموں کو　　کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہوجائے
مدینہ جاؤں پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں　　تمام عمر اسی میں تمام ہوجائے
طلب نہ باغِ ارم کی نہ خواہش جنت　　عطا مجھے درِ خیرالانام ہوجائے
طلب خدا سے کسی چیز کی نہیں ہم کو　　نیاز مندوں کا مقصد تمام ہوجائے
تیری جناب مقدس میں سرور عالم　　قبول سب کا درود و سلام ہوجائے
خدایا دیں کو دنیا میں یوں ترقی دے　　کہ ساری دنیا میں اسلام عام ہوجائے
نگاہِ ناز کا صدقہ نیاز مند ہیں ہم　　کبھی قبول ہمارا سلام ہوجائے
بلائیے ہمیں محشر میں حوض کوثر پر　　کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہوجائے

بلالو جلد مدینہ میں ہے امیرؔ کو خوف
کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہوجائے

(ماخوذ: ازگلزار سلام)

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کتابیات رمصادرومراجع

☆ قرآن مجید ☆ تفسیر ضیاء القرآن ☆ مرأة المناجیح ☆ عوارف المعارف ☆ مشکوٰة النبوة ☆ لطائف اللطیف ☆ تذکرہ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت ☆ مکاتیب حضرت مولانا زید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت مولانا عبدالستار خاں علیہ الرحمہ ☆ تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ ☆ تذکرۃ الاولیاء ☆ درّ المعارف ☆ مقامات مظہری ☆ طبقات امام شعرانیؒ ☆ مقامات مظہری ☆ مواعظ حسنہ ☆ جہان امام ربانی ☆ گلزار اولیاء ☆ شجرۂ مبارکہ ☆ گلزار نقشبند دکن ☆ تذکرہ سرکار لاُابالی ☆ محبوب ذوالمنن تذکرہ اولیائے دکن ☆ تذکرہ حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ ☆ مجدد الف ثانی ☆ رحمۃ للعالمین ☆ لذات مسکین ☆ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ☆ بزم صوفیہ ☆ تذکرۂ خلیفہ محدث دکن ☆ مقامات ابوالفداء ☆ معمولات ابوالفداء ☆ سیرت الرسول ☆ مواہب اللدنیہ ☆ سیرت النبی ☆ ہدایت الانسان

❁❁❁

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ابوالفدأ اسلامک ریسرچ سنٹر

اور

ادارہ قرآن فہمی کی مطبوعات و پیشکش

نمبر۔شمارہ	اسماء کتب	زبان
1۔	تذکرۂ حضرت محدث دکن علیہ الرحمہ دوسرا ایڈیشن	اردو
2۔	انوارِ نبوت کے نقوشِ تاباں	اردو
3۔	دربارِ نبوت کی حاضری	اردو
4۔	تصوف اور طریقت	اردو
5۔	قرآن فہمی۔آسان راستہ	عربی/اردو/انگریزی
6۔	الرسالۃ السنیہ (عقائد اہلسنت والجماعت)	عربی
7۔	منہاج العربیہ (اول تا پنجم)	عربی/انگریزی
8۔	الیواقیت الجواہر فی مسئلۃ الحاضر والناظر	عربی/اردو
9۔	مقامات ابوالفدأ (حیات اور کارنامے)	اردو
10۔	آداب المساجد فی ضوء الاحادیث	اردو
11۔	مکاتیب حضرت مولانا زیدؒ بنام پروفیسر عبدالستار خاںؒ	اردو
12۔	حیات شہید فی ذکر زماں خاں شہید قدس سرہٗ	اردو
13۔	آثار شریف (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	اردو

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

14۔	گلزارسلام (ببارگاہ حضور خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	اردو
15۔	نعتِ حبیب کبریا،فیض ہائے نعت (مجموعہ نعت)	اردو
16۔	علامہ ابن تیمیہ اوران کےہمعصر علماء (تنقیدی جائزہ)	اردو
17۔	فیوض وبرکات درودشریف	اردو
18۔	دینی تعلیمی نصاب (پانچ سالہ)	اردو
19۔	تذکرۂ مرادن (سوانح حیات)	اردو
20۔	تحسین القرآن (احکام تجوید بشکل کوئز)	اردو
21۔	دلائل الخیرات (درودوں کا مجموعہ) تیسراایڈیشن	عربی
22۔	A Brief Sketch of Hazrat Abul Fida	انگریزی
23۔	معمولات ابوالفدأ (تصوف)	اردو
24۔	الاربعین فی فضائل سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اردو
25۔	شجرہ مبارکہ ومختصر تذکرہ اولیاء نقشبند	اردو
26۔	A Brief Sketch of Hazrat Shaykh-ul - Islam (Founder of Jamia Nizamia)	انگریزی
27۔	سلام علی ابراھیم (سیرت سیدنا حضرت ابراھیم علیہ السلام)	اردو
28۔	عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (علامات اورتقاضے)	اردو
29۔	قصیدہ بردہ شریف (مع نعت ومنقبت)	اردو
30۔	النفحۃ العنبریہ فی مدح خیر البریہ (مجموعہ نعت)	عربی/فارسی/اردو
31۔	النکاح من سنتی	اردو
32	اساتذہ حضرت ابوالفدأ رحمۃ اللہ علیہ	اردو

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

Bukhara. The latter was responsible for coining certain terms with technical and spiritual meanings which are still in active use within the Naqshbandi tariqah to this day. He also made the teachings of the order accessible and relevant to the people of his era.

(Turning Toward the Heart: Awakening to the Sufi Way by Shaykh Azad Rasool)

The order of Naqshbandiah is considered by the majority of Muslim world to be a sober order because of its teachings and practices specially its way of silent Zikr (remembrance of Allah) rather than the vocalized forms of Zikr common in other orders.

May Allah gives us good knowledge that will lead us to success in this life and the life after and Guide us to the right path of life that will lead us all to Jannat Al Firdause.

Aameen bijahe Taha wa Yaseen
[sallalahu`alaihi wa sallam]

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

is widespread, particularly in the Arabic-speaking world, and can also be found in all over the world.

The School of Naqshbandiah:

The Naqshbandi tariqah takes its name from Hadhrat Khwaja Baha'uddin Naqshband Bukhari, May Allah have mercy on him, (1318 -1389 CE.) a very prominent Sufi Shaykh who continued the tradition of making the spiritual teachings and practices of Sufism more applicable to the changing times in which he lived. Hadhrath Khwaja Baha'uddin Naqshband was the student, and later the khalifa(successor) of Amir Kulal, May Allah have mercy on him, (d. 1363).However, he also received instruction from the Ruhaniya (or spiritual being) of Khwajah Abdul Khaliq Ghujdawani, May Allah have mercy on him, (1043-1179 CE.) who gave Baha'uddin Naqshband the practise of silent dhikr.

The Naqshbandi order stems from the Silsilah Khwajagan, which originally developed in Turkestan. The best known Shaykhs of the Khwajagan were Khwajah Ahmed Yasawi (1093-1166C.E.), a native of Sayram in Kazakhstan and Khwajah 'Abdul al-Khaliq Ghujdawani of

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

branches with the passage of time and are known by other names as well.

Among the four, we will mention below two famous and oldest orders of Sufism i.e. Naqshbandiah & Qadriyah

The School of Qadriyah :

The Qadri order is one of the oldest Sufi orders. It derives its name from Hadhrat Shaykh Al-Sayyid Muhiyudin Abu Muhammad Abdal Qadir Al-Jilani Al-Hasani Wal-Hussaini, May Allah have mercy on him, (1078–1166CE. 470–561A.H.)who was from al-Jilan, Iran. He became an important public figure, overseeing charitable trusts, issuing judicial decisions, and addressing audiences that included high government officials. Themes he stressed included virtue, ethical conduct and self-discipline. The popularity of his teachings continued after his death in 1166 ,inspiring his followers and subsequent generations of disciples to establish the Qadri order.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

The order relies strongly upon adherence to the fundamentals of Islam. The order, with its many offshoots,

The four great Imams of Fiqh, whose guidance was followed in all over the world, were known to have Sufi masters. Imam Malik May Allah have mercy on him (711-795CE/93-179A.H),Imam-e-Azam Abu Hanifa May Allah have mercy on him(699-767CE/80-150A. H),(whose teacher was Imam Ja'far as-Sadiq May Allah have mercy on him(83-148A. H)),Imam Shafi (767-820CE/150-204) who followed Shayban ar-Rai May Allah have mercy on him) and Imam ibn Hanbal May Allah have mercy on him (780-855CE/164-241A.H)(whose teacher was Bishr al-Hafi May Allah have mercy on him(767-850CE)) all embraced Tasawwuf.

The establishment of many schools of religious thought the Hanafi, the Hanbali, the Maliki, and the Shafa'i, all named after their founders. Similarly, in order to acquire, preserve and distribute his blessings, an organized effort was initiated by four schools of Sufism: The Naqshbandiah, the Qadriah, the Chishtiah, and the Suharwardiah. These schools were also named after their organizers and came to be known as Sufi Orders. All these Orders aim at purifying the hearts of sincere Muslims with Prophetic lights. These Sufi Orders also grew into many

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

The scholars have said that this authentic Hadeeth is the basis of Tasawwuf and another important aspect of the Hadeeth is that it illuminates that Ihsaan is very much part of Islamic Shari'ah. The sentence

"هذا جبريل أتاكم يعلمكم دينكم"

That was Jibreel who came to teach you, your Deen (religion)".close the mouth of all those who say that Sufism is not a part of the Religion.

All Sufi orders trace many of their original precepts from Prophet Muhammad (May Allah grant peace and honor on him) through the last caliph and son-in-law of the Prophet, Ali ibn Abi Talib (May Allah be pleased with him). with the notable exception of the Naqshbandi order who claim to trace their origins through the first Caliph, Abu Bakr (May Allah be pleased with him).

(Classical Islam and the Naqshbandi Sufi Tradition. By Muhammad Hisham Kabbani. P.557.)

In the different schools the ideal remained the same, although the methods are different. The main ideal of every Sufi school has been to attain that perfection which Prophet Mohammed (May Allah grant peace and honor on him) has taught his followers.

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

success in this life and hereafter. (ii) Satisfaction and comfort of the heart. (iii) Steadfastness in practicing Islam, obeying Allah and following the practice of the Prophet (May Allah grant peace and honor on him).

✪ In a Saheeh Hadeeth of the Prophet known as Hadeeth Jibreel, when Prophet Mohammad (May Allah grant peace and honor on him) was asked to define the category of Ihsaan, he replies: "It is to worship Allah as if you see Him, for though you do not see Him, surely He sees you." (Saheeh Bukhari, Kitab ul-Imaan, Chapter: 37)

The meaning of al-Ihsaan can be interpreted as "Sincerity",

"excellence", "righteousness" or "deeds of goodness and beauty." That's to say that Ihsaan has two stages: the highest one is to worship Allah as if you see Him. This category is known as "Mushahadah". If you cannot attain this status of worship, then worship Him being certain that He sees you and that He is All-Aware of your actions and deeds, this class is well-known as "Muraqibah".

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

and honor on him) himself. One cannot be a Sufi without following the true teachings of Prophet Mohammed (May Allah grant peace and honor on him).

The main theme of Sufism is, to purify ourselves from evil and bad conduct (Tazkiah-e-Nafs) and what we try to achieve by it is Ihsaan, Sincerity.

Tasawwuf or Tazkiah-e-Nafs in the Holy Qur'an and Hadeeth:

- In Surah al Shams Allah, the Almighty, says "قد أفلح من زكها " He Who Purifies it (his self) succeeds".(Chapter No: 91: Verse: 9 (This verse is talking about getting rid of your bad qualities, Tazkiah-e-Nafs, and the one who does it will be granted Jannah(heaven).
- Allah also said in Surah Aal-Imran, " Indeed Allah conferred a great favor on the believers when He sent among them a messenger from among themselves, reciting unto them His verses, and purifying them. (Chapter No: 3, Verse 164) one of the main purpose of sending our beloved and universal Prophet (May Allah grant peace and honor on him) is to purify us.

  The benefits of purifying our souls are, (i) to get

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Tasawwuf Tareeqat's Place in Quran and Sunnah

By:
Syed Shah Khaleelullah Basheer Owais Bukhari,
Fazil Jamia-e-Nizamia, M. A., M.Phil(Arabic) Osm.
Lect. Islamiyat, Cambridge Regional College, Jeddah. K.S.A

In The Name Of Allah, The Most High, The Most Gracious, The Most Merciful. O Allah, send salutations on our Prophet (May Allah bless him and grant him peace) who is the last and final Messenger. After him there will be no Prophets to come until the Day of Judgement. Allah The Most High has given Him the highest excellence.

'Islam' is the final and universal religion, its teachings are based upon the Holy Quran (the final Word of Allah, the Almighty) and the Sunnah (the teachings and attributes of our beloved Prophet, Prophet Muhammad (May Allah grant peace and honor on him).

Sufism is the spirituality or mysticism of the religion of Islam. In Arabic, Sufism is called Tasawwuf. Sufism is regarded as the 'spirit' or 'heart' of Islam (ruh al-islam or qalb al-Islam). The origin of Sufism goes to the Quran and Prophet Muhammad (May Allah grant peace

قصرعارفاں

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سینٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE